بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 5

شرح چندہ
سالانہ 800روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50پاؤنڈیا
80ڈالرامریکن
یا 60یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

1/رجب1443ہجری قمری • 3/تبلیغ1401ہجری شمسی • 3/فروری2022ء

ارشادباری تعالیٰ

وَیَوۡمَ نَحۡشُرُھُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡۤا اَیۡنَ شُرَکَآؤُکُمُ الَّذِیۡنَ کُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ (الانعام:23)

ترجمہ: اور (یادکرو) جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر ہم انہیں، جنہوں نے شرک کیا، پوچھیں گے کہ تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جنہیں تم (شریک) گمان کیا کرتے تھے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28/جنوری 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

جب آدمی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو سب اسکی نظروں میں ہیچ ہوجاتے ہیں اور وہ بہادری کے ساتھ کام کرتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

فرمایا: ’’یہ جو رات دن مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ بغیر اس کے کوئی شجاعت پیدا نہیں ہوسکتی۔ جب آدمی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہوکر انسان صرف اللہ کو دیکھتا ہے اور اسکے سوائے سب اسکی نظروں میں ہیچ ہوجاتے ہیں۔ پس وہ شجاعت اور بہادری کے ساتھ کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اس کو ڈرا نہیں سکتا۔‘‘

فراست

فرمایا: ’’فراست بھی ایک چیز ہے۔ جیسا کہ اس یہودی نے دیکھتے ہی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دیا کہ میں ان میں نبوت کے نشان پاتا ہوں اور ایسا ہی مباہلہ کے وقت عیسائی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر نہ آئے، کیونکہ ان کے مشیر نے ان کو کہہ دیا تھا کہ میں ایسے منہ دیکھتا ہوں کہ اگر وہ کہیں پہاڑ سے کہیں گے کہ یہاں سے ٹل جا، تو وہ ٹل جائے گا۔‘‘

فرمایا: ’’اگر کسی کے باطن میں کوئی حصہ روحانیت کا ہے، تو وہ مجھ کو قبول کرلے گا۔‘‘

کتاب تعلیم لکھنے کی خواہش

فرمایا: ’’میں چاہتا ہوں کہ ایک کتاب تعلیم کی لکھوں اور مولوی محمد علی صاحب اس کا ترجمہ کریں۔ اس کتاب کے تین حصے ہوں گے: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمارے کیا فرائض ہیں اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا کیا حقوق ہم پر ہیں اور تیسرے یہ کہ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔‘‘

اولیاء کی کرامات

فرمایا: ’’زمانۂ نبوت تو نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ تھا اور ایک آفتاب تھا لیکن اس کے بعد کے اولیاء کے جو خوارق و کرامات بتلائے جاتے ہیں وہ اپنے ساتھ انکشافات نہیں رکھتے اور ان کی تاریخ کا صحیح پتہ نہیں لگ سکتا، چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے کرامات ان کے دوسو سال بعد لکھے گئے اور علاوہ اسکے ان لوگوں کو یہ موقع مقابلہ دشمن کا نہیں ملا اور نہ ان کو ایسا فتنہ درپیش آیا جیسا کہ ہم کو۔‘‘ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 354، مطبوعہ 2018 قادیان)

جن کو تم پوجتے ہو وہ سب فوت ہوچکے ہیں پھر وہ ہادی کس طرح ہوسکتے ہیں

خالق ہونے کے علاوہ ہدایت دینے والے وجود کیلئے زندہ ہونا بھی ضروری ہے تاکہ جب کوئی خرابی ہو وہ اس کی اصلاح کرسکے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ نحل آیت 21، 22 وَالَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّھُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ ○ اَمۡوَاتٌ غَیۡرُ اَحۡیَآءٍ ۚ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ ○ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

علم غیب خالق ہونے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو خالق ہے وہی اپنی مخلوق کے اندر کی طاقتوں اور اسکے فعلوں سے آگاہ ہوسکتا ہے دوسرا واقف نہیں ہوسکتا اور اگر واقف ہو تو ویسا ہی خالق وہ بھی ہوجائے مگر جن کو تم معبود مانتے ہو وہ تو خالق نہیں بلکہ سب کے سب خود مخلوق ہیں۔

اس آیت سے کس لطیف پیرایہ میں خدا تعالیٰ کے سوا سب باقی ہستیوں کے علم غیب جاننے کے دعویٰ کو ردّ کیا گیا ہے مگر تعجب ہے کہ مسلمانوں میں اس تعلیم کی موجودگی میں ایک طبقہ ایسا موجود ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علم غیب بھی تھا اور وہ پرندے بھی پیدا کیا کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس جگہ صاف فرماتا ہے کہ جس قدر وجودوں کی اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کی جاتی ہے ان میں سے ایک بھی کسی چیز کے پیدا کرنے پر قادر نہیں اور حضرت عیسیٰؑ ان ہی وجودوں میں سے ہیں جن کی لاکھوں کروڑوں انسان پوجا کرتے ہیں۔

خالق ہونے کے علاوہ ہدایت دینے والے وجود کیلئے زندہ ہونا بھی ضروری ہے تاکہ جب کوئی خرابی ہو وہ اس کی اصلاح کرسکے۔ اس دلیل سے معبودان باطلہ کے ہدایت دینے کے قابل ہونے سے انکار کیا اور فرمایا کہ جن کو تم پوجتے ہو سب فوت ہوچکے ہیں پھر وہ ہادی کس طرح ہوسکتے ہیں۔ اگر اس زمانہ میں خرابی پیدا ہو تو وہ اسے کس طرح دُور کریں گے۔ تعجب ہے کہ مسلمانوں میں اس ارشاد کے خلاف بھی عقیدہ پیدا ہورہا ہے اور ایک کثیر جماعت حضرت عیسیٰؑ کو زندہ مان رہی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس قدر جھوٹے معبود قرآن مجید کے زمانہ میں تھے وہ سب فوت ہوچکے تھے۔ پس چونکہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو معبود مانتے تھے اس الٰہی شہادت کے ماتحت وہ قرآن کریم کے نزول سے پہلے فوت ہوچکے تھے اور اگر انہیں زندہ تسلیم کیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ وہ نعوذ باللہ معبودان باطلہ میں سے نہ تھے بلکہ فی الواقعہ خدا تھے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

ان دونوں آیات میں شرک کا ردّ بھی نہایت زبردست دلائل سے کیا گیا ہے اور اس کیلئے چار دلائل دئے ہیں:

(1) لَا یَخۡلُقُوۡنَ وہ پیدا نہیں کرتے، حالانکہ خدا ہونے کیلئے خالق ہونا ضروری ہے، کیونکہ کامل وجود ہی معبود ہوسکتا ہے۔ (2) وہ خود پیدا کئے گئے ہیں، یعنی ان میں احتیاج الی الغیر پائی جاتی ہے اور محتاج الی الغیر ناقص ہوتا ہے، معبود نہیں ہوسکتا۔ (3) وہ مردہ ہیں، زندہ نہیں، یعنی اس زمانہ میں وہ بے نفع اور بے ضرر ہیں، اور خدا وہی ہو سکتا ہے جو ہمیشہ نفع اور ضرر کی طاقت رکھتا ہو۔ (4) انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے، گویا ان کا انجام بھی دوسرے کے ہاتھ میں ہے۔ اس آخری دلیل کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ انہیں علم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے، سو اس کا جواب یہ ہے کہ سب سے زیادہ پوجا جانے والا وجود حضرت مسیح کا ہے، وہ یوم البعث کے متعلق خود کہتے ہیں کہ:

’’لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا، نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا، مگر باپ۔ خبردار! جاگتے اور دعا مانگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئیگا۔‘‘ (مرقس، باب 13، آیت 32، 33)

پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس اقرار پر باقی خدا مانے جانیوالے انسانوں کے متعلق بھی قیاس کیا جاسکتا ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 151، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ حرم ہے

(1867) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: مدینہ حرم ہے۔ یہاں سے لے کر وہاں تک اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی بدعت کی جائے۔ جس نے اس میں کوئی بدعت کی، اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔

(1868) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں آئے اور مسجد بنانے کا حکم دیا اور فرمایا: بنی نجار! مجھ سے (اس جگہ کی) قیمت ٹھہرالو۔ تو انہوں نے کہا: ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ تو آپؐ نے مشرکوں کی قبروں کی نسبت فرمایا اور وہ کھود کر ہڈیاں وغیرہ نکالی گئیں پھر کھنڈرات کی نسبت فرمایا جو برابر کئے گئے اور کھجور کے درختوں سے متعلق فرمایا جو کاٹے گئے اور مسجد کی آخری حد میں ان کھجوروں کے تنے ترتیب سے رکھ لئے گئے۔

(صحیح بخاری، جلد 3، کتاب فضائل المدینۃ، مطبوعہ 2008)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ فرمودہ 14/جنوری 2022ء (مکمل متن)
خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یو.کے 2021
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
اہم سوالات کے جوابات : از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
اطفال الاحمدیہ برطانیہ سے حضور انور کی ورچوئل ملاقات
پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2021
قرآن مجید کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے: اعتراضات کے جوابات
اعلان نکاح: فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال وجواب
نماز جنازہ غائب | اعلانات
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی الْعَالَمِ ✡ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

کسوف وخسوف کی حدیث کو کسی محدّث نے موضوع قرار نہیں دیا اگر اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کرسکو تو ایک سو روپیہ بطور انعام

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب تحفہ گولڑویہ رُوحانی خزائن جلد 17 سے پیش کررہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے کی ہوئی کسوف وخسوف کی عظیم الشان پیشگوئی 1894 میں پوری فرمادی تو علماء نے اس حدیث پر اعتراضات لگانے شروع کئے۔ ایک اعتراض یہ تھا کہ یہ حدیث موضوع ہے یعنی یہ انسان کا افتراء ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث نہیں ہے۔ اس ضمن میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ دلچسپ اور ایمان افروز ارشادات ہم گزشتہ شمارہ میں پیش کرچکے ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اور مختلف پیرایوں میں یہ سمجھایا کہ جب اس حدیث میں بیان فرمودہ پیشگوئی ہر پہلو سے اپنے وقت پر پوری ہوگئی تو تمام اعتراضات خود بخود باطل ہوگئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کی صداقت ظاہر فرمادی اور ثابت ہوگیا کہ یہ پیشگوئی اصدق الصادقین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے تھی۔ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ وہ ایسی پیشگوئیاں صرف اپنے رسول کو ہی دیتا ہے۔

پھر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا امام دارقطنی نے ایک موضوع حدیث کو اپنی عظیم الشان تالیف میں جگہ دی؟ اور اس حدیث کے بعض راوی اگر جھوٹے تھے تو کیا امام دارقطنی ان راویوں کے حالات سے ساری عمر بے خبر رہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جب پیشگوئی پوری فرمادی تو حدیث کا عظیم الشان ہونا، راویوں کا سچا ہونا کھل گیا اور ثابت ہوگیا کہ خود معترضین جھوٹے ہیں اور ان کی نظر میں اللہ اور اس کے رسول کی کوئی عزت نہیں۔ بہرحال ہم یہاں امام دارقطنی کے حالات مختصراً عرض کریں گے تا معلوم ہو کہ یہ کس مرتبہ کا انسان تھا۔ ان کا نام ابوالحسن علی بن عمر ہے۔ والد کا نام عمر بن احمد ہے جن کا شمار محدثین میں ہوتا تھا۔ امام دارقطنی 306 ہجری بمطابق 918ء میں بغداد کے قصبہ ''دار القطن'' میں پیدا ہوئے جس کی وجہ سے ''دارقطنی'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ 385 ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ 9 سال کی عمر سے ہی تحصیل علم حدیث میں لگ گئے تھے اور سماعات اور روایات کو لکھنے اور جمع کرنے لگے تھے۔ قوت حافظہ انتہائی کمال کا تھا۔ اُس وقت بغداد علم وعمل کا گہوارہ اور علماء وفضلاء کا مرکز تھا جہاں دارقطنی نے پرورش پائی۔ بڑے بڑے اساتذہ اور ائمہ کرام سے تعلیم حاصل کی۔ اس سلسلہ میں شام اور مصر کا بھی سفر کیا۔ علم حدیث میں اپنے زمانے کے یکتا تھے۔ اسماء الرجال کے زبردست عالم تھے۔ بہت سی کتابیں لکھیں سب میں ''سنن دارقطنی'' ان کا فخر ہے۔ امام ذہبی ان کے بارے میں ''سیر اعلام النبلاء'' میں لکھتے ہیں: علم کے سمندر اور دُنیا کے امام تھے، حفظ اور علل حدیث ورجال کے علم میں منتہی الکمال تھے نیز قرأت، فقہ، اختلاف، مغازی اور تاریخ وغیرہ پر بھی کمال حاصل تھا۔ ابوبکر خطیب فرماتے ہیں: دارقطنی اپنے زمانے کے یکتا تھے، امام زمانہ تھے، حدیث، علل اور اسماء الرجال میں تن تنہا مرجع اور منتہیٰ تھے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''وہ اِس مرتبہ کا آدمی ہے جو صحیح بخاری پر بھی تعاقب کرتا ہے اور اس کی تنقید میں کسی کو کلام نہیں'' (تحفہ گولڑویہ رُوحانی خزائن جلد 17 صفحہ 133)

یہ حدیث امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کا کیا مقام ومرتبہ ہے ملاحظہ فرمائیں۔ آپؒ کا نام محمد، کنیت ابوجعفر اور لقب باقر تھا۔ آپؒ امام زین العابدینؒ کے فرزند ارجمند تھے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے اور شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پڑپوتے تھے۔ آپؒ کی والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے حضرت علیؓ وفاطمہؓ کے بڑے بیٹے حضرت امام حسن کی صاحبزادی تھیں۔ اپنے کمال علم وفضل کی وجہ سے باقر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ پس امام باقر رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ کوئی عام انسان نہیں بلکہ والد اور والدہ دونوں طرف سے آپ کا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملتا ہے۔ آپؒ کی والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے حضرت حسن کی بیٹی اور آپؒ کے والد آنحضرتؐ کے نواسے حضرت حسین کے بیٹے ہیں۔ اگر یہ حدیث وضعی ہے تو کیا حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے جھوٹی روایت کی نعوذ باللہ من ذالک۔ ذیل میں ہم مذکورہ بالا چیلنج کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پُرشوکت ارشادات پیش کرتے ہیں۔

متعصب مولویوں نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں، انکے پاس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کریگا اور بجز ظالم کے کوئی مکذب نہ ہوگا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

پس شک نہیں کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے جو خیر المرسلین ہے اور اس حدیث کے لئے اور بھی طریق ہیں جو اس کی صحت پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کرے گا اور بجز ظالم کے کوئی مکذب نہ ہوگا اور متعصب معاندوں اور متعصب مولویوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ کسی جھوٹے بے شرم کا قول ہے اور ان مولویوں کے پاس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی تکذیب کی جس کی خدا تعالیٰ نے سچائی ظاہر کردی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افترا ہوسکے لیکن ان کی بینائی جاتی رہی اور ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ان پر حسرت ہے کیوں وہ معاند بن کر حق سے انکار کرتے ہیں کیوں جزا سزا کے دن سے نہیں ڈرتے کیوں نہیں سوچتے کہ یہ ایک حدیث ہے جس کی سچائی ظاہر ہوگئی اور خدا تعالیٰ جھوٹوں کے قول کو کبھی سچا نہیں کرتا اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے دجال کو جو سچوں کا دشمن ہے اپنے غیب پر مطلع فرماوے اور اس بارے میں جو کچھ قرآن میں ہے تجھے معلوم ہے اور کیونکر انکار کرتے ہیں حالانکہ پیش گوئی کا سچا ہوجانا صاف گواہی دے رہا ہے کیونکہ حدیث رسول صادق امین کی ہے اور امام محمد باقر ہدایت یافتہ اماموں میں سے اور امام زین العابدین کا گوشہ جگر تھا اور نیز حدیث کے سلسلہ میں سچے آدمی موجود ہیں ایسے آدمی جو جھوٹوں اور ان کے جھوٹ کو شناخت کرتے تھے اور جلد باز نہیں تھے اور یہ ان سے بعید تھا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے صحاح میں داخل کرتے باوجود اس بات کے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ حدیث بے اصل ہے اور اس کے بعض راوی کذاب اور دجال ہیں کیا انہوں نے خبیث کو طیب سے ملا دیا بعد اس بات کے کہ وہ خبیث کے خبث پر یقین رکھتے تھے اور اگر یہی سچ ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے پلیدی کو آب صاف کے ساتھ ملا دیا اور وہ مفتریوں کے حالات سے خوب واقف تھے کیا وہ تیرے نزدیک صالح ہیں نہیں؟ بلکہ اول درجہ کے فاسق ہیں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے یا جھوٹوں کی روایتوں کا مددگار ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث کے اور تمام وہ لوگ جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثوں میں ملایا اول زمانہ سے اس زمانہ تک مفسد اور فاسق ہی گذرے ہیں اور صالح آدمی نہیں تھے اور تو قوم کی کتابوں کو اس حدیث سے پُر پائے گا جس کا نام تو موضوع رکھتا ہے باوجود اس کے جو ان کا علم تجھ سے اور تیرے ہم مثل لوگوں سے زیادہ ہے اور پھر وہ تجھ سے زیادہ تر اصلی حقیقت پر اطلاع رکھتے ہیں پس تو اپنے نفس کے جذبات کا طالب نہ ہو اور نیک بخت بن جا۔ کیا تو اس حدیث میں شک کرتا ہے جس کا صحیح ہونا کھل گیا اور جس کی پاکیزگی ظاہر ہوگئی ہے کہ وہ قوم کی نظر میں ضعیف ہے یا وہ ملامت کی جگہ ہے اور یا اس کے راویوں میں سے کون مطعون ہے۔ کیا یہ مقام شک کا ہے یا تو دیوانوں میں سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس حدیث کی تصدیق کی ہے اور راویوں کو الزامات سے بری کیا ہے اور اس حدیث کی سچائی کے نور کمال صفائی اور روشنی سے دکھائے ہیں۔ پس کیا ایسے بڑے نشانوں کے بعد شک باقی رہ گیا کیا تم چاشت کے سورج میں شک کرتے ہو کیا تم نور کو اندھیرے کی طرح ٹھہراتے ہو کیا تم بتکلف نابینا بنتے ہو یا حقیقت میں اندھے ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو اور رحمان کی قبول نہیں کرتے اور حد سے بڑھ کر دوڑتے ہو۔ کیا تُو اعتقاد رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے غیب پر ایسے لوگوں کو اطلاع دیتا ہے جو کذاب اور مفتری اور مزور ہیں کیا تو ان خبروں میں شک کرتا ہے جس کا صدق ظاہر ہوگیا اور جب صدق ظاہر ہوگیا تو صرف وہی لوگ شک کریں گے جو حد سے بڑھتے ہیں۔ (نور الحق الحصۃ الثانیۃ رُوحانی خزائن جلد 8 صفحہ 205 تا 208)

تیرہ سو برس سے یعنی ابتدا سے آج تک کسی نے اس حدیث کو موضوع قرار نہیں دیا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

درحقیقت آدم سے لے کر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی کسی نے نہیں کی اور یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے۔ (۱) یعنی چاند کا گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا (۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا (۳) تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا (۴) چوتھے مدعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی ہو۔ پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار ہے تو دنیا کی تاریخ میں سے اس کی نظیر پیش کرو اور جب تک نظیر نہ مل سکے تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں سے اوّل درجہ پر ہے جن کی نسبت آیت لَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا کا مضمون صادق آسکتا ہے کیونکہ اِس میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم سے اخیر تک اس کی نظیر نہیں۔ پھر جبکہ ایک حدیث دوسری حدیث سے قوت پاکر پایۂ یقین کو پہنچ جاتی ہے تو جس حدیث نے خدا تعالیٰ کے کلام سے قوت پائی ہے اُس کی نسبت یہ زبان پر لانا کہ وہ موضوع اور مردُود ہے اُنہی لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہے اگرچہ بباعث کثرت اور کمال شہرت کے اس حدیث کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک رفع نہیں کیا گیا اور نہ اس کی ضرورت سمجھی گئی مگر خدا نے اپنی دو گواہیوں سے یعنی آیت لَا یُظْھِرُ الخ اور آیت وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ سے خود اس حدیث کو مرفوع متصل بنا دیا۔ سو بلاشبہ قرآنی شہادت سے اب یہ حدیث مرفوع متصل ہے۔ کیونکہ قرآن ایسی تمام پیشگوئیوں کا جو کمال صفائی سے پوری ہوجائیں اس تہمت سے تبریہ کرتا ہے کہ بجز خدا کے رسول کے کوئی اور شخص ان کا بیان کرنے والا ہے۔ نعوذ باللہ یہ خدا کے کلام کی تکذیب ہے کہ وہ تو صاف لفظوں میں بیان فرماوے کہ میں صریح اور صاف پیشگوئیوں کے کہنے پر بجز اپنے رسول کے کسی کو قدرت نہیں دیتا لیکن اس کے برخلاف کوئی اور یہ دعویٰ کرے کہ ایسی پیشگوئیاں کوئی اور بھی کرسکتا ہے جس پر خدا کی طرف سے وحی نازل نہیں ہوئی اور اس طریق سے آیت لَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا کی تکذیب کردیوے۔ غرض جبکہ ان تمام

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

کبھی ایسا بھی ہوتا کہ راہ گزرتے ہوئے کئی دوسرے قافلے والے جو کہ حضرت ابوبکرؓ کو ان کے اکثر تجارتی سفروں کی وجہ سے انہی جگہوں پر دیکھ چکے تھے، پوچھتے کہ آپؓ کے ساتھ یہ کون ہے؟ تو آپؓ کہہ دیتے کہ...... هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ۔ یہ شخص مجھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

آپؐ نے اسے فرمایا۔ سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے؟ سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا۔ کسریٰ بن ہُرمُز شہنشاہِ ایران؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ سراقہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کہاں عرب کے صحرا کا ایک بدوی اور کہاں کسریٰ شہنشاہِ ایران کے کنگن۔ مگر قدرتِ حق کا تماشا دیکھو کہ جب حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایران فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو کسریٰ کے کنگن بھی غنیمت کے مال کے ساتھ مدینہ میں آئے۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو چکا تھا اور اپنے سامنے اس کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن جو بیش قیمت جواہرات سے لدے ہوئے تھے پہنائے

آٹھ دن سفر کرتے ہوئے خدائی نصرتوں کے ساتھ آخرکار پیر کے دن آپؐ مدینہ کے راستے قُبا پہنچ گئے، حدیث میں ہے کہ پیر کے دن آپؐ پیدا ہوئے پیر کے دن مکہ سے نکلے اور پیر کے دن مدینہ پہنچے اور پیر کے دن آپؐ کی وفات ہوئی

جب صبح ہوئی تو بُرَیدَہ نے کہا یا رسول اللہؐ! مدینہ میں آپؐ کا داخلہ ایک جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہیے، پھر اس نے اپنا عمامہ سر سے اتارا اور اسے اپنے نیزے پر باندھ دیا اور آپؐ کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ مسلمان مدینہ میں داخل ہو گئے

دعا کریں باقی اسیران کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے

مکرم چودھری اصغر علی کلار صاحب مرحوم اسیر راہِ مولیٰ، مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب کارکن وکالت علیا ربوہ اور مکرم کرنل ریٹائرڈ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب سابق ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14/جنوری 2022ء بمطابق 14/صلح 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

گذشتہ سے پہلے خطبہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس میں سراقہ کا یہ ذکر ہوا تھا کہ وہ بھی انعام کے لالچ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑنے کی نیت سے نکلا تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے اس کے آگے روکیں کھڑی کر دیں تو اس نے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ جب آپؐ کی حکومت ہو تو مجھے امان دیجیے اور ایک تحریر لکھوائی۔ اس ضمن میں بعض روایات ہیں۔ ایک روایت کے مطابق اس کے واپس لوٹتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا سراقہ! تیرا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھ میں ہوں گے۔ سراقہ حیرت زدہ ہو کر پلٹا اور کہا کہ کسریٰ بن ہُرمُز؟

آپؐ نے فرمایا ہاں وہی کسریٰ بن ہُرمز۔ چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں کسریٰ کے کنگن اور اس کا تاج اور اس کا کمر بند لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سراقہ کو بلایا اور فرمایا: اپنے ہاتھ بلند کرو اور انہیں کنگن پہنائے اور فرمایا کہ کہو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے کسریٰ بن ہُرمُز سے یہ دونوں چھین کر عطا کیں۔

(محمد رسول اللہ والذین معہ لعبد الحمید جودۃ السحار، جلد 3، صفحہ 65، الھجرۃ، مکتبۃ مصر)

یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ سفرِ ہجرت کے وقت نہیں بلکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حُنَین اور طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے تو سراقہ بن مالک نے جِعْرَانَہ کے مقام پر اسلام قبول کیا۔ اور جعرانہ مکہ اور طائف کے راستے پر مکہ کے قریب ایک کنویں کا نام ہے۔ آپؐ نے سراقہ سے فرمایا: تمہارا اُس وقت کیا حال ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن پہنو گے۔

(بخاری بشرح الکرمانی، جزء 14، صفحہ 178، کتاب بدء الخلق' باب علامات النبوۃ فی الاسلام، داراحیاء التراث العربی بیروت) (فرہنگ سیرت، صفحہ 88، زوار اکیڈیمی کراچی 2003ء)

اس بارے میں سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس طرح لکھا ہے کہ ''ابھی آپ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑا دوڑائے ان کے پیچھے آ رہا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر کہا۔ یا رسول اللہؐ! کوئی شخص ہمارے تعاقب میں آ رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کوئی فکر نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ تعاقب کرنے والا سراقہ بن مالک تھا جو اپنے تعاقب کا قصہ خود اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل گئے تو کفارِ قریش نے یہ اعلان کیا کہ جو کوئی بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا ابوبکرؓ کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لائے گا اسے اس اس قدر انعام دیا جائے گا اور اس اعلان کی انہوں نے اپنے پیغام رسانوں کے ذریعہ سے ہمیں بھی اطلاع دی۔'' یہ سراقہ کہتا ہے۔ ''اسکے بعد ایک دن میں اپنی قوم بَنُو مُدْلِج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ قریش کے ان آدمیوں میں سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگا کہ مَیں نے ابھی ابھی ساحلِ سمندر کی سمت میں دور سے کچھ شکلیں دیکھی ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ سراقہ کہتا ہے کہ مَیں فوراً سمجھ گیا کہ ضرور وہی ہوں گے۔''

پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے وہی تفصیل بیان کی ہے جو سراقہ کے تعاقب کے وقت اور فال اس کے خلاف نکلنے اور اس کے گھوڑے کے دھنسنے کے بارے میں بیان ہو چکی ہے۔ بہر حال سراقہ کہتا ہے ''......اس سرگذشت کی وجہ سے جو میرے ساتھ گذری تھی میں نے یہ سمجھا کہ اس شخص کا ستارہ اقبال پر ہے اور یہ کہ بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غالب رہیں گے۔ چنانچہ میں نے صلح کے رنگ میں ان سے کہا کہ آپؐ کی قوم نے آپؐ کو قتل کرنے یا پکڑ لانے کیلئے اس اس قدر انعام مقرر کر رکھا ہے اور لوگ آپؐ کے متعلق یہ یہ ارادہ رکھتے ہیں اور میں بھی اسی ارادے سے آیا تھا مگر اب میں واپس جاتا ہوں۔'' اور پھر سراقہ کی جو باقی تفصیل بیان ہوئی ہے۔ اسکے بعد سراقہ کے کنگن پہننے کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس طرح لکھتے ہیں کہ ''جب سراقہ واپس لوٹنے لگا تو آپؐ نے اسے فرمایا۔ سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے؟ سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا: کسریٰ بن ہُرمُز شہنشاہِ ایران؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ سراقہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کہاں عرب کے صحرا کا ایک بدوی اور کہاں کسریٰ شہنشاہِ ایران کے کنگن۔ مگر قدرتِ حق کا تماشا دیکھو کہ جب حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایران فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو کسریٰ کے کنگن بھی غنیمت کے مال کے ساتھ مدینہ میں آئے۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو چکا تھا اور اپنے سامنے اس کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن جو بیش قیمت جواہرات سے لدے ہوئے تھے پہنائے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 240 تا 242)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں کہ ''انہوں نے'' یعنی مکہ والوں نے ''اعلان کر دیا کہ جو کوئی محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یا ابوبکرؓ کو زندہ یا مردہ واپس لے آئے گا اس کو سو اونٹنی انعام دی جائے گی اور اس اعلان کی خبر مکہ کے اِردگرد کے قبائل کو بھجوا دی گئی۔ چنانچہ'' اس وقت ''سراقہ بن مالک ایک بدوی رئیس اس انعام کے لالچ میں آپؐ کے پیچھے روانہ ہوا۔ تلاش کرتے کرتے اس نے مدینہ کی سڑک پر آپ کو جا لیا۔ جب اس نے دو اونٹنیوں اور ان کے سواروں کو دیکھا اور سمجھ لیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ہیں تو اس نے اپنا گھوڑا ان کے پیچھے دوڑا دیا۔''

پھر آپؓ نے وہ سارا واقعہ بیان کیا ہے جو سراقہ کے گھوڑے کا ٹھوکر کھا کر گرنے کا اور فال نکالنے کا تھا۔ پھر آپ کہتے ہیں۔ سراقہ کہتا ہے کہ ''......رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وقار کے ساتھ اپنی اونٹنی پر سوار چلے جا رہے تھے۔ انہوں نے مڑ کر مجھے نہیں دیکھا لیکن ابوبکرؓ (اِس ڈر سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گزند نہ پہنچے) بار بار منہ پھیر کر مجھے دیکھتے تھے۔''

اس تعاقب کے واقعہ کی تفصیل بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ ''......جب سراقہ لوٹنے لگا تو معاً اللہ تعالیٰ نے سراقہ کے آئندہ حالات آپؐ پر غیب سے ظاہر فرما دیئے اور ان کے مطابق آپؐ نے اسے فرمایا۔ سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا کسریٰ بن ہُرمز شہنشاہِ ایران کے کنگن؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! آپؐ کی یہ پیشگوئی کوئی سولہ سترہ سال کے بعد جا کر لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ سراقہ مسلمان ہو کر مدینہ آ گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلے حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی شان کو دیکھ کر ایرانیوں نے مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے اور بجائے اسلام کو کچلنے کے خود اسلام کے مقابلہ میں کچلے گئے۔ کسریٰ کا دارالامارۃ اسلامی فوجوں کے گھوڑوں

کی ٹاپوں سے پامال ہوا اور ایران کے خزانے مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ جو مال اس ایرانی حکومت کا اسلامی فوجوں کے قبضہ میں آیا اس میں وہ کڑے بھی تھے جو کسریٰ ایرانی دستور کے مطابق تخت پر بیٹھتے وقت پہنا کرتا تھا۔ سراقہ مسلمان ہونے کے بعد اپنے اِس واقعہ کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت اسے پیش آیا مسلمانوں کو نہایت فخر کے ساتھ سنایا کرتا تھا اور مسلمان اِس بات سے آگاہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ حضرت عمرؓ کے سامنے جب اموالِ غنیمت لا کر رکھے گئے اور ان میں انہوں نے کسریٰ کے کنگن دیکھے تو سب نقشہ آپ کی آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ وہ کمزوری اور ضعف کا وقت جب خدا کے رسول کو اپنا وطن چھوڑ کر مدینہ آنا پڑا تھا۔ وہ سراقہ اور دوسرے آدمیوں کا آپؐ کے پیچھے اِس لئے گھوڑے دوڑانا کہ آپ کو مار کر یا زندہ کسی صورت میں بھی مکہ والوں تک پہنچا دیں تو وہ سو اونٹوں کے مالک ہو جائیں گے اور اس وقت آپؐ کا سراقہ سے کہنا۔ سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ کتنی بڑی پیشگوئی تھی۔ کتنا مصفّٰی غیب تھا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے سامنے کسریٰ کے کنگن دیکھے تو خدا کی قدرت ان کی آنکھوں کے سامنے پھر گئی۔ انہوں نے کہا سراقہ کو بلاؤ۔ سراقہ بلائے گئے تو حضرت عمرؓ نے انہیں حکم دیا کہ وہ کسریٰ کے کنگن اپنے ہاتھوں میں پہنیں۔ سراقہ نے کہا اے خدا کے رسول کے خلیفہ! سونا پہننا تو مسلمانوں کیلئے منع ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہاں منع ہے مگر ان موقعوں کیلئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے ہاتھ میں سونے کے کنگن دکھائے تھے یا تو تم یہ کنگن پہنو گے یا میں تمہیں سزا دوں گا۔ سراقہ کا اعتراض تو محض شریعت کے مسئلہ کی وجہ سے تھا ورنہ وہ خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھنے کا خواہش مند تھا۔ سراقہ نے وہ کنگن اپنے ہاتھ میں پہن لئے اور مسلمانوں نے اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 224 تا 226)

پھر ذکر آتا ہے کہ واپسی پر ایک قافلے نے جو قریش نے ہی آپ کی تلاش میں بھیجا تھا سراقہ سے آپؐ کے قافلے کے متعلق پوچھا لیکن سراقہ نے نہ صرف یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا بلکہ اس طرح کی گفتگو کی کہ تعاقب کرنے والے واپس لوٹ گئے۔

(ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 3، صفحہ 249، جماع ابواب الھجر ۃ الی المدینۃ...... دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

اس سفرِ ہجرت میں اُمّ مَعْبَد کا ایک واقعہ ہے جس کا ذکر ملتا ہے۔ ہجرت کے اس سفر کے دوران ایک خیمے کے پاس سے گزرتے ہوئے زادِ راہ کی طلب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قافلہ رکا۔ یہ اُمّ مَعْبَد کا خیمہ تھا۔ اُمّ مَعْبَد کا نام عاتِکہ بنت خالد تھا۔ ان کا تعلق خُزَاعہ کی شاخ بنو کعب سے تھا۔ یہ حضرت حُبَیْش بن خالد کی ہمشیرہ تھیں جنہیں صحابی ہونے اور روایت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اُمّ مَعْبَد کے خاوند کا نام ابو معبد تھا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وفات پائی۔ ابو مَعْبَد کا نام معلوم نہیں۔ اُمّ مَعْبَد کا خیمہ قُدَیْد مقام پر تھا۔ قُدَیْد مکہ کے قریب ایک قصبہ کا نام ہے جو رَابِغ سے چند میل کے فاصلے پر جنوب میں واقع تھا۔ یہیں پر مشہور بت مَنَاۃ نصب تھا۔ اہلِ مدینہ اس کی پرستش کیا کرتے تھے۔

(الروض الانف، جلد 2، صفحہ 325، نسب اُمّ مَعْبَد و زوجھا، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (فرہنگ سیرت، صفحہ 232)

اُمّ مَعْبَد ایک بہادر اور مضبوط خاتون تھیں۔ وہ اپنے خیمے کے صحن میں بیٹھی رہتیں اور وہاں سے گزرنے والوں کو کھلاتی پلاتیں۔ آپؐ اور آپ کے ساتھیوں نے اس سے گوشت اور کھجوروں کے متعلق پوچھا تا کہ یہ اس سے خرید سکیں لیکن اس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ تھی۔ اس وقت اُمّ مَعْبَد کی قوم محتاج اور قحط زدہ تھی۔ اُمّ مَعْبَد نے کہا اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم تم لوگوں سے اسے دور نہ رکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیمے کے ایک کونے میں بکری نظر آئی تو آپؐ نے پوچھا اے اُمّ مَعْبَد! یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یہ ایک ایسی بکری ہے کہ جسے کمزوری نے ریوڑ سے پیچھے رکھا ہوا ہے۔ یعنی اس میں اتنی طاقت بھی نہیں ہے کہ ریوڑ کے ساتھ باہر چرنے جا سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: یہ اس سے کہیں زیادہ کمزور ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ اس میں دودھ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں؟ اس نے کہا کہ اگر آپ کو اس میں دودھ دکھائی دے رہا ہے تو ضرور دوہ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بکری منگوائی اور اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور اللہ عزّ و جلّ کا نام لیا اور اُمّ مَعْبَد کیلئے اس کی بکری میں برکت کی دعا کی۔ بکری آپ کے سامنے آرام سے کھڑی ہو گئی اور اس نے خوب دودھ اتارا اور جگالی شروع کر دی۔ پھر آپؐ نے ان سے ایک برتن منگوایا جو ایک جماعت کو سیر کر سکتا تھا۔ اس میں اتنا دودھ دوہا کہ جھاگ اس کے اوپر تک آ گئی۔ پھر اُمّ مَعْبَد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئیں۔ پھر آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو گئے۔ ان سب کے آخر میں آپؐ نے خود نوش کیا اور فرمایا: قوم کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ پھر کچھ وقفہ کے بعد آپ نے اس برتن میں دوبارہ دودھ دوہا یہاں تک کہ وہ بھر گیا اور اسے اُمّ مَعْبَد کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر آپؐ نے وہ بکری خریدی اور سفر کے لیے نکل پڑے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 3، صفحہ 244-245، فی ہجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم...... دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

لکھا ہے کہ ایک طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے جاں نثار رفیق سفر حضرت ابوبکرؓ خدائی تائید و نصرت کے ساتھ گویا محافظ فرشتوں کے جلو میں عازم سفر تھے اور دوسری طرف اہل مکہ نے گویا ابھی تک ہار نہیں مانی تھی۔

وہ بھی مسلسل آپ کے تعاقب میں تھے۔ چنانچہ قریش کی طرف سے تعاقب کرنے والی ایک پارٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے کرتے اُمّ مَعْبَد کے خیمے تک بھی آن پہنچی اور یہ لوگ اپنی سواریوں سے اترتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھنے لگے۔ اُمّ مَعْبَد جو تھیں وہ کچھ بھانپ گئیں اور کہنے لگیں کہ تم ایسی بات پوچھ رہے ہو کہ مَیں نے تو کبھی نہیں سنی اور نہ ہی مجھے سمجھ آ رہی ہے کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو اور جب ان لوگوں نے اپنے سوال میں کچھ سختی کرنا چاہی تو اس جہاں دیدہ بہادر خاتون نے کہا کہ دیکھو! اگر تم ابھی مجھ سے دُور نہ ہوئے تو مَیں اپنے قبیلے والوں کو آواز دے کر بلا لوں گی۔ وہ اس خاتون کے مقام و مرتبہ کو جانتے تھے۔ لہٰذا عافیت اسی میں جانی کہ واپس لوٹ جائیں۔

(محمد رسول اللہ والذین معہ...... لعبد الحمید جودۃ السحار، جلد 3، صفحہ 67، الھجرۃ، مکتبۃ مصر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی راستے میں تھے کہ انہیں حضرت زبیرؓ ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آ رہے تھے۔ حضرت زبیرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو سفید کپڑے پہنائے۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب، باب ھجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واصحابہ الی المدینۃ، حدیث 3906)

اس ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھا ہے کہ ’’راستہ میں زبیر بن العوامؓ سے ملاقات ہو گئی جو شام سے تجارت کر کے مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے قافلے کے ساتھ مکہ کو واپس جا رہے تھے۔ زبیر نے ایک جوڑا سفید کپڑوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ایک حضرت ابوبکرؓ کی نذر کیا اور کہا مَیں بھی مکہ سے ہو کر بہت جلد آپؐ سے مدینہ میں آملوں گا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ، صفحہ 242)

پھر بخاری کی ایک روایت ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ راہ گزرتے ہوئے کئی دوسرے قافلے والے جو کہ حضرت ابوبکرؓ کو ان کے اکثر تجارتی سفروں کی وجہ سے انہی جگہوں پر دیکھ چکے تھے پوچھتے کہ آپؓ کے ساتھ یہ کون ہے؟ تو آپؓ کہہ دیتے کہ یہ مجھے راستہ دکھانے والے ہیں۔ هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ۔ یہ شخص مجھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔ لوگ سمجھتے یہ گائیڈ ہیں اور حضرت ابوبکرؓ کی مراد راہ ہدایت سے ہوتی۔

(صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واصحابہ الی المدینۃ، حدیث نمبر 3911)

اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس طرح لکھا ہے کہ ’’چونکہ حضرت ابوبکرؓ بوجہ تجارت پیشہ ہونے کے اس راستہ سے بارہا آتے جاتے رہتے تھے اس لئے اکثر لوگ ان کو پہچانتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانتے تھے۔ لہٰذا وہ ابوبکرؓ سے پوچھتے تھے کہ یہ تمہارے آگے آگے کون ہے۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے۔ هٰذَا يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ۔ یہ میرا ہادی ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ شاید یہ کوئی دلیل یعنی گائیڈ ہے جو راستہ دکھانے کیلئے حضرت ابوبکرؓ نے ساتھ لے لیا ہے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ کا مطلب کچھ اَور ہوتا تھا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ، صفحہ 242)

منزلِ مقصود تک پہنچنے کے بارے میں لکھا ہے کہ آٹھ دن سفر کرتے ہوئے خدائی نصرتوں کے ساتھ آخر کار پیر کے دن آپؐ مدینہ کے راستے قُبا پہنچ گئے۔ حدیث میں ہے کہ پیر کے دن آپؐ پیدا ہوئے۔ پیر کے دن مکہ سے نکلے اور پیر کے دن مدینہ پہنچے اور پیر کے دن آپؐ کی وفات ہوئی۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 3، صفحہ 253، جماع ابواب الھجر ۃ الی المدینۃ...... دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ، صفحہ 243)

قُبا ایک کنویں کا نام تھا جس کی نسبت سے بستی کا نام بھی قُبا مشہور ہو گیا جہاں انصار کے قبیلہ بنو عَمر و بن عوف کے لوگ آباد تھے۔ یہ بستی مدینہ سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔

(معجم البلدان لشہاب الدین یاقوت الحموی، جلد 4، صفحہ 377، زیر لفظ ’’قبا‘‘ مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ بیروت 2014ء)

بعض کے نزدیک قُبا کا فاصلہ مدینہ سے تین میل تھا۔ اس کو عالیہ بھی کہتے ہیں۔ (فرہنگ سیرت، صفحہ 230)

مدینہ میں مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے روانگی کا سن لیا تھا۔ وہ ہر صبح حَرَّہ تک جایا کرتے تھے اور آپؐ کا انتظار کرتے۔ مدینہ دو حَرّوں کے درمیان ہے۔ حَرَّہ سیاہ پتھریلی زمین کو کہتے ہیں۔ مدینہ کی مشرق کی جانب حَرَّۃ وَاقِم ہے جس کو حَرَّۃ بنو قُرَیظہ بھی کہتے ہیں اور دوسرا حَرَّۃُ الْوَبْرَۃ ہے جو مدینہ کے مغرب میں تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی انہیں لوٹا دیتی۔ صبح جاتے، انتظار کرتے اور دوپہر کو واپس آ جاتے۔ ایک دن مدینہ والے وہ لوگ کافی دیر انتظار کے بعد لوٹے۔ پھر جب وہ اپنے گھروں میں پہنچے تو ایک یہودی شخص اپنے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر کسی کام کیلئے چڑھا تا کہ وہ اس کو دیکھے تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو دیکھ لیا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سراب ان سے ہٹ رہا تھا۔ یہودی اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور اس نے اپنی بلند آواز سے کہا۔ اے عرب کے لوگو! یہ تمہارے وہ سردار ہیں جن کا تم انتظار کر رہے ہو تو مسلمان ہتھیاروں کی طرف لپکے اور حَرَّہ کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سمیت داہنی طرف مڑے یہاں تک کہ آپ بنو عمرو بن عوف کے محلے میں ان کے ساتھ اترے اور یہ سوموار کا دن تھا اور ربیع الاول کا مہینہ۔ حضرت ابوبکر لوگوں کیلئے کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تشریف فرما تھے اور انصار میں سے وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا، آئے اور حضرت ابوبکرؓ کو سلام کرنے لگے۔ یہاں تک کہ دھوپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑنے لگی۔ حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی چادر سے سایہ کیا۔ اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے محلے میں دس سے زائد راتیں یا بخاری کی ایک روایت کے مطابق چودہ راتیں ٹھہرے اور اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ (صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واصحابہ الی المدینۃ، حدیث نمبر 3906) (صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 428) (فرہنگ سیرت، صفحہ 101-102)

بخاری کی اس روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سے زائد راتیں قُبا میں قیام فرمایا۔

ایک روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عَمر و بن عوف یعنی قُبا میں سوموار، منگل، بدھ اور جمعرات، چار دن قیام فرمایا اور جمعہ کو مدینہ کی طرف نکلے۔ ایک اور روایت میں ذکر ہے کہ آپؐ نے بائیس راتیں قیام فرمایا۔

(السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 75، باب عرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نفسہ......، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت مصلح موعودؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قُبا میں آمد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’سراقہ کو رخصت کرنے کے بعد چند منزلیں طے کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ گئے۔ مدینہ کے لوگ بے صبری سے آپ کا انتظار کر رہے تھے اور اِس سے زیادہ ان کی خوش قسمتی اَور کیا ہو سکتی تھی کہ وہ سورج جو مکہ کیلئے نکلا تھا مدینہ کے لوگوں پر جا طلوع ہوا۔ جب انہیں یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے غائب ہیں۔‘‘ یعنی مدینہ والوں کو ’’تو وہ اسی دن سے آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ ان کے وفد روزانہ مدینہ سے باہر کئی میل تک آپ کی تلاش کیلئے نکلتے تھے اور شام کو مایوس ہو کر واپس آ جاتے تھے۔ جب آپ مدینہ کے پاس پہنچے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ پہلے آپؐ قُبا میں جو مدینہ کے پاس ایک گاؤں تھا ٹھہریں۔ ایک یہودی نے آپ کی اونٹنیوں کو آتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ قافلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ وہ ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور اس نے آواز دی۔ اے قَیْلَہ کی اولاد! (قَیْلَہ مدینہ والوں کی ایک دادی تھی)‘‘ سو قَیْلَہ کی اولاد کے نام سے بھی وہاں کے لوگوں کو پکارا جاتا تھا۔ ’’تم جس کے انتظار میں تھے آ گیا ہے۔ اِس آواز

ارشاد باری تعالیٰ

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (سورۃ الحج: 33)

ترجمہ: یہ (اہم بات ہے) اور جو کوئی شعائر اللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

کے پہنچتے ہی مدینہ کا ہر شخص قُبا کی طرف دوڑ پڑا۔ قُبا کے باشندے اس خیال سے کہ خدا کا نبی ان میں ٹھہرنے کیلئے آیا ہے خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ اِس موقع پر ایک ایسی بات ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کے کمال پر دلالت کرتی تھی۔ مدینہ کے اکثر لوگ آپ کی شکل سے واقف نہیں تھے۔ جب قُبا سے باہر آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ بھاگتے ہوئے مدینہ سے آپ کی طرف آرہے تھے تو چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ سادگی سے بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ناواقف لوگ حضرت ابوبکرؓ کو دیکھ کر جو عمر میں گو چھوٹے تھے مگر ان کی داڑھی میں کچھ سفید بال آئے ہوئے تھے اور اسی طرح ان کا لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بہتر تھا، یہی سمجھتے تھے کہ ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بڑے ادب سے آپ کی طرف منہ کرکے بیٹھ جاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب یہ بات دیکھی تو سمجھ لیا کہ لوگوں کو غلطی لگ رہی ہے۔ وہ جھٹ چادر پھیلا کر سورج کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہؐ! آپ پر دھوپ پڑ رہی ہے میں آپ پر سایہ کرتا ہوں اور اِس لطیف طریق سے انہوں نے لوگوں پر ان کی غلطی کو ظاہر کر دیا۔'' (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 226-227)

اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بخاری کا ایک حوالہ درج فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''بخاری میں بَرَاء بن عازِب کی روایت ہے کہ جو خوشی انصار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے کے وقت پہنچی تھی ویسی خوشی کی حالت میں مَیں نے انہیں کبھی کسی اَور موقع پر نہیں دیکھا۔

ترمذی اور ابن ماجہ نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے یوں محسوس کیا کہ ہمارے لیے مدینہ روشن ہو گیا اور جب آپ فوت ہوئے تو اس دن سے زیادہ تاریک ہمیں مدینہ کا شہر کبھی نظر نہیں آیا۔

استقبال کرنے والوں کی ملاقات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی خیال کے ماتحت جس کا ذکر تاریخ میں نہیں آیا سیدھے شہر کے اندر داخل نہیں ہوئے بلکہ دائیں طرف ہٹ کر مدینہ کی بالائی آبادی میں جو اصل شہر سے دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر تھی اور جس کا نام قُبا تھا تشریف لے گئے۔ اس جگہ انصار کے بعض خاندان آباد تھے جن میں زیادہ ممتاز عَمرو بن عوف کا خاندان تھا اور اس زمانہ میں اس خاندان کے رئیس کلثوم بن الہِدم تھے۔ قُبا کے انصار نے آپ کا نہایت پرتپاک استقبال کیا اور آپ کلثوم بن الہدم کے مکان پر فروکش ہو گئے۔ وہ مہاجرین جو آپؐ سے پہلے مدینہ پہنچ گئے ہوئے تھے وہ بھی اس وقت تک زیادہ تر قُبا میں کلثوم بن الہِدم اور دوسرے معززین انصار کے پاس مقیم تھے اور شاید یہی وجہ تھی کہ آپؐ نے سب سے پہلے قُبا میں قیام کرنا پسند فرمایا۔ ایک آن کی آن میں سارے مدینہ میں آپؐ کی آمد کی خبر پھیل گئی اور تمام مسلمان جوشِ مسرت میں بیتاب ہو کر جوق در جوق آپؐ کی فرودگاہ پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔'' (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 264-265)

مسجد قُبا کی تعمیر کے بارے میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قُبا میں قیام کے دوران ایک مسجد کی بنیاد بھی رکھی جسے مسجد قُبا کہا جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنوعَمرو بن عوف کے محلے میں دس سے زائد راتیں ٹھہرے اور اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

(بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واصحابہ الی المدینۃ، حدیث نمبر 3906)

روایت میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعمرو بن عوف کیلئے مسجد کی بنیاد رکھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بنیاد رکھی تو سب سے پہلے آپؐ نے قبلے کی سمت ایک پتھر رکھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے ایک پتھر لا کر رکھا۔ پھر حضرت عمرؓ ایک پتھر لے کر آئے اور حضرت ابوبکرؓ کے پتھر کے ساتھ رکھ دیا۔ پھر تمام لوگ تعمیر میں مصروف ہو گئے۔ جب مسجد قُبا کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پتھر لاتے جسے آپؐ نے اپنے پیٹ کے ساتھ لگایا ہوا ہوتا۔ بڑا بھاری پتھر ہوتا۔ پھر آپؐ اس پتھر کو رکھتے۔ کوئی شخص آتا اور چاہتا کہ اس پتھر کو اٹھائے مگر وہ اٹھا نہ سکتا۔ اس پر آپؐ اسے حکم دیتے کہ اسے چھوڑ دو اور کوئی اَور پتھر لے آؤ۔ (الروض الانف، جلد 2، صفحہ 332، تاسیس مسجد قباء، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مسجد قُبا کے متعلق آتا ہے کہ یہی وہ مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی مگر بعض روایات میں مسجد نبوی کو وہ مسجد قرار دیا گیا ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی۔ سیرتِ حلبیہ میں ذکر ہے کہ ان دونوں اقوال میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ان دونوں مساجد میں سے ہر ایک کی بنیاد تقویٰ پر ہی رکھی گئی۔ اس بات کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ اس روایت کے مطابق ان کی رائے تھی کہ مدینہ کی تمام مساجد جس میں قُبا کی مسجد بھی شامل ہے اس کی بنیاد تقویٰ پر ہی رکھی گئی ہے لیکن جس کے متعلق آیت نازل ہوئی تھی وہ مسجد قُبا ہی ہے۔ (السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 75، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

دس دن یا چودہ دن قیام کے بعد جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قُبا سے مدینہ کیلئے روانہ ہوئے۔ راستے میں جب بنو سَالِم بن عوف کی آبادی میں پہنچے تو جمعہ کا وقت ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے ہمراہ وادیٔ رَانُوْنَاء کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کی اور ان کی تعداد ایک سو تھی۔ وادیٔ رَانُوْنَاء مدینہ کے جنوب میں واقع ہے۔ جب آپؐ نے اس مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کی تو اس وقت سے اس مسجد کو مسجد الجمعہ کہا جانے لگا۔ یہ پہلا جمعہ تھا جو آپ نے مدینہ میں پڑھا تھا۔

(السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 81، باب الھجرۃ الی المدینۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 349، باب ھجرۃ الرسول، دار الکتب العلمیۃ 2001ء) (اٹلس سیرت نبویؐ، صفحہ 168)

ہو سکتا ہے یہ مسجد بعد میں وہاں بنائی گئی ہو۔ اس جگہ جمعہ پڑھنے کی وجہ سے اس کا نام رکھا گیا ہو۔ پھر ذکر آتا ہے کہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنی، جزء 2، صفحہ 157، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

انعام کے لالچ میں بہت سے لوگوں نے آپؐ کا پیچھا کرنے کی کوشش کی۔

ایک واقعہ کتب تاریخ میں یوں بیان ہوا ہے۔ بُرَیْدَہ بن حُصَیب بیان کرتے ہیں کہ جب قریش نے اس کیلئے سو اونٹوں کا انعام مقرر کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کرے یعنی آپ کو زندہ یا مُردہ پکڑ کے لائے تو مجھے بھی لالچ نے آمادہ کیا تو میں بنوسَہْم کے ستر لوگوں کے ساتھ سوار ہو کر نکلا اور آپؐ کو ملا۔ آپؐ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ مَیں نے کہا کہ بُرَیْدَہ۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابوبکر! ہمارا معاملہ ٹھنڈا اور درست ہو گیا۔ پھر آپؐ نے پوچھا تم کس قبیلہ سے ہو؟ مَیں نے کہا قبیلہ اسلم سے۔ آپؐ نے فرمایا سلامتی میں رہے۔ پھر پوچھا کس کی اولاد سے؟ مَیں نے کہا بنوسَہْم کی۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر تمہارا سَہْم یعنی تمہارا نصیبہ نکل آیا۔ پھر بُرَیْدَہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپؐ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں محمد بن عبداللہ، اللہ کا رسول ہوں۔ اس پر بُرَیْدَہ نے کہا کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر بُرَیْدَہ نے اسلام قبول کر لیا اور سب لوگوں نے بھی جو اس کے ساتھ تھے۔ بُرَیْدَہ نے کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ بنوسَہْم نے دلی خوشی سے بغیر کسی جبر کے اسلام قبول کیا۔ جب صبح ہوئی تو بُرَیْدَہ نے کہا یا رسول اللہؐ! مدینہ میں آپؐ کا داخلہ ایک جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہیے۔ پھر اس نے اپنا عمامہ سر سے اتارا اور اسے اپنے نیزے پر باندھ دیا اور آپؐ کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ مسلمان مدینہ میں داخل ہو گئے۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنی، جزء 2، صفحہ 148، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) (السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 71، باب الھجرہ الی المدینہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صحیح بخاری میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ آمد کے متعلق حضرت انس بن مالکؓ کی روایت اس طرح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے اور مدینہ کے اوپر کے حصہ میں ایک قبیلہ میں جنہیں بنوعَمرو بن عوف کہا جاتا تھا اترے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان میں چودہ راتیں ٹھہرے۔ پھر بنونَجّار کو بلا بھیجا۔ وہ تلواریں پہنے ہوئے آئے اور یہ واقعہ مجھے ایسا یاد ہے گویا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اب بھی اپنی سواری پر سوار دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے پیچھے سوار تھے اور بنونَجّار کا جتھہ آپؐ کے ارد گرد تھا۔ آخر آپؐ نے حضرت ابوایوبؓ کے صحن میں ڈیرہ ڈالا۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب ھل تنبش قبور مشرکی الجاھلیۃ ...... حدیث 428)

اس کا احوال بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ''قُبا میں زائد از دس دن قیام کے بعد جمعہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے اندرونی حصہ کی طرف روانہ ہوئے۔ انصار و مہاجرین کی ایک بڑی جماعت آپؐ کے ساتھ تھی۔ آپؐ ایک اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے پیچھے تھے۔ یہ قافلہ آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔ راستہ میں ہی نماز جمعہ کا وقت آ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسَالِم بن عَوف کے محلہ میں ٹھہر کر صحابہ کے سامنے خطبہ دیا اور جمعہ کی نماز ادا کی۔ مورخین لکھتے ہیں کہ گو اس سے پہلے جمعہ کا آغاز ہو چکا تھا مگر یہ پہلا جمعہ تھا جو آپؐ نے خود ادا کیا۔ اور اسکے بعد سے جمعہ کی نماز کا طریق باقاعدہ جاری ہو گیا۔'' (تو یہاں سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسجد جو تھی وہ بعد میں بنائی گئی)

''جمعہ سے فارغ ہو کر آپؐ کا قافلہ پھر آہستہ آہستہ آگے روانہ ہوا۔ راستہ میں آپؐ مسلمانوں کے گھروں کے پاس سے گزرتے تھے تو وہ جوش محبت میں بڑھ بڑھ کر عرض کرتے تھے یا رسول اللہؐ! یہ ہمارا گھر، یہ ہمارا مال و جان حاضر ہے اور ہمارے پاس حفاظت کا سامان بھی ہے۔ آپؐ ہمارے پاس تشریف فرما ہوں۔ آپؐ ان کیلئے دعائے خیر فرماتے اور آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھتے جاتے تھے۔ مسلمان عورتوں اور لڑکیوں نے خوشی کے جوش میں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ چڑھ کر گانا شروع کیا۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعٰی لِلّٰہِ دَاعٍ

یعنی آج ہم پر کوہِ وَدَاع کی گھاٹیوں سے چودھویں کے چاند نے طلوع کیا ہے۔ اس لیے اب ہم پر ہمیشہ کیلئے خدا کا شکر واجب ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کے بچے مدینہ کی گلی کوچوں میں گاتے پھرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ خدا کے رسولؐ آ گئے۔ اور مدینہ کے حبشی غلام آپؐ کی تشریف آوری کی خوشی میں تلوار کے کرتب دکھاتے پھرتے تھے۔ جب آپؐ شہر کے اندر داخل ہوئے تو ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ آپؐ اس کے پاس قیام فرمائیں اور ہر شخص بڑھ بڑھ کر اپنی خدمت پیش کرتا تھا۔ آپؐ سب کے ساتھ محبت کا کلام فرماتے اور آگے بڑھتے جاتے تھے حتیٰ کہ آپؐ کی ناقہ بنونَجّار کے محلہ میں پہنچی۔ اس جگہ بنونجار کے لوگ ہتھیاروں سے سجے ہوئے صف بند ہو کر آپؐ کے استقبال کیلئے کھڑے تھے اور قبیلہ کی لڑکیاں دفیں بجا بجا کر یہ شعر گا رہی تھیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِیْ نَجَّارٍ یَاحَبَّذَا مُحَمَّدًا مِنْ جَارٍ

یعنی ہم قبیلہ بنونجار کی لڑکیاں ہیں اور ہم کیا ہی خوش قسمت ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محلہ میں ٹھہرنے کیلئے تشریف لائے ہیں۔'' (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 266-267)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اور حضرت ابوبکرؓ کے اہل و عیال کو مدینہ بلانے کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''کچھ عرصہ کے بعد آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام'' یعنی مدینہ آنے کے کچھ عرصہ بعد ''زیدؓ کو مکہ میں بھجوایا کہ وہ آپؐ کے اہل و عیال کو لے آئے۔ چونکہ مکہ والے اِس اچانک ہجرت کی وجہ سے کچھ گھبرا گئے تھے اِس لئے کچھ عرصہ تک مظالم کا سلسلہ بند رہا اور اسی گھبراہٹ کی وجہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے خاندان کے مکہ چھوڑنے میں مزاحم نہیں ہوئے اور یہ لوگ خیریت سے مدینہ پہنچ گئے۔ اِس عرصہ میں جو زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدی تھی سب سے پہلے وہاں آپؐ نے مسجد کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے مکان بنوائے۔''

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 230)

مدینہ ہجرت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق سُنْح میں حضرت خُبَیب بن اِسَاف کے ہاں ٹھہرے۔

سُنْح مدینہ کے مضافات میں ایک جگہ ہے جو مسجد نبویؐ سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر تھی۔ حضرت خُبَیبؓ کا تعلق بنوحَارِث بن

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ وَجْهٌ مِنْ وُجُوهِ الرِّبَا

ترجمہ: ہر وہ قرض جس پر نفع حاصل کیا جائے وہ سود کی قسم سے ہے

(سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب البیوع، باب کل قرض جر منفعۃ فھو ربا)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس کے ہاں بچہ کی ولادت ہو اور وہ بچہ کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے

تو بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کے طور پر ذبح کرے

(سنن ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب فی العقیقۃ)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

خَزرَج سے تھا۔ایک قول کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کی رہائش حضرت خارِجہ بن زَید کے ہاں تھی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام،صفحہ 348،باب ھجرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم،دارالکتب العلمیۃ 2001ء)

بعض روایات کے مطابق حضرت ابوبکرؓ نے سُنْح میں ہی اپنا مکان اور کپڑا بنانے کا کارخانہ بنا لیا تھا۔(مقالات سیرت، جلد3،صفحہ 131 مکتبہ الاسلامیہ لاہور 2016ء)اس سے کاروبار کیا۔ان شاءاللہ یہ ذکر آئندہ بھی ہوگا۔

اس وقت مَیں کچھ مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن میں سے پہلا ذکر ہے چودھری اصغر علی کلار صاحب مرحوم جو اسیر راہ مولیٰ تھے۔یہ محمد شریف صاحب کلار، بہاولپور کے بیٹے تھے۔10/جنوری کو حالتِ اسیری میں بیمار ہوئے اور وہیں ہسپتال میں ان کی وفات ہوگئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔اس لحاظ سے یہ شہیدوں میں ہی شمار ہوں گے۔

تفصیلات کے مطابق مرحوم کے خلاف 24/ستمبر 2021ء کو پولیس سٹیشن بغداد الجدید بہاولپور میں دفعہ C-295 توہینِ رسالت (نعوذ باللہ)،توہین رسالت کا الزام تو فوراً احمدیوں پہ لگا دیتے ہیں،اس کے تحت مقدمہ درج ہوا اور 26/ستمبر کو گرفتاری عمل میں آئی۔گرفتاری کے بعد مرحوم بہاولپور جیل میں تھے۔جیل میں خون کی الٹیاں آنے پر اور طبیعت خراب ہونے پر مرحوم کو 4/جنوری 2022ء کو بہاولپور کے ہسپتال میں منتقل کیا گیا جہاں علاج جاری تھا کہ 10/جنوری کو صبح فجر سے قبل ان کی وہاں اسیری کی حالت میں ہی وفات ہوگئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔وفات کے وقت مرحوم کی عمر 70 سال تھی۔

مرحوم کی درخواستِ ضمانت عدالت میں زیر سماعت تھی اور 8/جنوری کو ضمانت کی تاریخ تھی مگر پولیس ریکارڈ لے کر نہ آئی جس پر جج نے 11/جنوری کی تاریخ دے دی لیکن فیصلہ سے قبل ہی مرحوم مالکِ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔مرحوم تین ماہ پندرہ دن اسیرِ راہِ مولیٰ رہے۔

مرحوم نے 1971ء میں اوائل عمر میں میٹرک کے بعد خود ہی بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی۔اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔احمدیت میں شمولیت کے بعد مخالفانہ حالات کا سامنا رہا اس کے باوجود ثابت قدم رہے۔ایف سی کالج سے انہوں نے M.Sc Maths کی ڈگری حاصل کی۔دورانِ تعلیم قبول احمدیت کی بنا پر والدین نے ان کی مالی معاونت بند کر دی اور شرط رکھی کہ احمدیت چھوڑنے کی صورت میں ہی آئندہ تعلیمی اخراجات ادا کیے جائیں گے۔اسکے باوجود مرحوم ثابت قدم رہے اور بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرتے رہے۔تاہم مرحوم کے والد صاحب نے مرحوم کی ثابت قدمی اور تقویٰ سے متاثر ہو کر بعد میں مخالفت ترک کر دی اور اسی خدشہ کے پیشِ نظر کہ کہیں احمدی بیٹا غیر احمدی والد کی جائیداد سے محروم نہ کر دیا جائے اپنی زندگی میں ہی ان کے نام کا حصہ منتقل کر دیا تھا۔ان کے والد نے ان کے ساتھ یہ نیکی کی۔مرحوم بفضلہٖ تعالیٰ 1/8 حصہ کے موصی تھے۔مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔نئے سال کے اعلان کے ساتھ ہی سو فیصد ادائیگی کر دیا کرتے تھے۔خلافتِ احمدیہ سے والہانہ عشق تھا۔واقفینِ زندگی اور مرکزی مہمانان کی عزت اور مہمان نوازی کا وصف نمایاں تھا۔جماعتی دورہ جات میں اپنی گاڑی ہمیشہ پیش کرتے تھے۔دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔باہمت،نڈر داعی الی اللہ تھے۔اللہ تعالیٰ نے کئی سعید روحوں کو مرحوم کے توسط سے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کی توفیق بخشی۔صوم وصلوٰۃ کے علاوہ نماز تہجد کے پابند تھے۔غریب پروری اور خدمت خلق کرنے والے نافع الناس وجود تھے۔خاندان کے ہر فرد کی باوجود مخالفت کے مالی اور اخلاقی خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم کو شہادت کی بڑی خواہش تھی جو اس طرح اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔

مرحوم کی اہلیہ محترمہ نے بیان کیا کہ جیل میں ملاقات کے دوران مرحوم نے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں تین مرتبہ سلام کا پیغام ملا ہے اور دوسری خواب میں یہ بیان کیا کہ مَیں نے جیل سے اپنی میت نکلتے دیکھی ہے۔مرحوم کو بحیثیت ناظم انصاراللہ، زعیم اعلیٰ بہاولپور شہر،سیکرٹری دعوت الی اللہ،سیکرٹری وقف جدید،سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع خدمت کی توفیق ملی۔وفات کے وقت ضلعی قاضی بھی تھے۔مرحوم نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ان کے ایک بیٹے ملک سے باہر ہی ہیں اور بیٹی بھی کینیڈا میں ہیں۔اللہ تعالیٰ اصغر علی کلار صاحب سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔درجات بلند فرمائے۔ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

باقی اسیران کے بارے میں بھی دعا کریں۔اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

دوسرا ذکر ہے مرزا امتیاز احمد صاحب کا جو وکالت علیا ربوہ کے کارکن تھے۔پچاسی (85) سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد کیپٹن ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1923ء میں بیعت کی تھی۔مرزا امتیاز صاحب نے اپریل 1964ء میں دفتر امانت تحریک جدید میں بطور محرر خدمت شروع کی اور تادم آخر اٹھاون سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ان کی شادی مکرم چودھری مظفر الدین بنگالی صاحب کی بیٹی ماجدہ بیگم سے ہوئی۔ان سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔

ان کے نواسے خالد منصور لکھتے ہیں کہ نانا ہمیں ہمیشہ جماعت کی خدمت میں وابستہ رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ہمیشہ نماز باجماعت کی اہمیت بتاتے اور تلقین کرتے۔کہتے ہیں میرے والد صاحب کی وفات کے بعد نانا نے مجھے ان کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ہمیشہ ان کو اپنا دوست پایا۔ہمیشہ جماعت کے کاموں میں مصروف دیکھا۔ایک مثالی دوست، باپ اور جماعت کے ایک مثالی کارکن تھے۔ہر ایک سے محبت، پیار اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔وقت کی پابندی بہت کرتے تھے اور اس کی اہمیت بتاتے تھے۔

ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک کارکن سعید ناصر صاحب ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ بڑا لمبا عرصہ مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔بڑی صفائی سے کام کیا کرتے تھے اور اپنا کام مکمل کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں کے کام میں بھی ان کی مدد کیا کرتے تھے۔

پھر ایک مربی لقمان ثاقب صاحب ہیں وہ کہتے ہیں مَیں نے دیکھا کہ طبیعت کے ضعف کے باوجود اپنے مفوضہ امور مستعدی سے بخوبی سرانجام دیتے تھے۔آخری وقت تک حافظہ کمال کا تھا۔سالوں پہلے کے کسی معاملے کے بارے میں فوراً بتا دیتے کہ یہ معاملہ فلاں فائل میں فلاں جگہ پڑا ہوا ہے۔شستہ مذاق کو پسند کرتے اور لطف اندوز بھی ہوتے تھے لیکن بلاوجہ فضول باتیں کرنے، گپیں مارنے والی ان کی طبیعت نہیں تھی۔جو کچھ وقت اپنا کام مکمل کرنے پر بچتا تو دفتر میں ہی کرسی پر بیٹھ کر کوئی پرانی فائل لے کر اس کو پڑھنا شروع کر دیتے۔

ڈاکٹر سلطان مبشر نے بھی ان کے بارے میں لکھا ہے کہ بڑی عاجزی تھی۔ایک سینئر کارکن ہونے کے باوجود ہسپتال جب آتے تھے تو اپنی باری کا انتظار کرتے اور کبھی جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرتے۔ان میں شکر گزاری اور احسان مندی کا بڑا وصف تھا۔صبر کا مادہ بھی ان میں بہت زیادہ تھا۔بڑی لمبی بیماری میں تکلیف کی زیادتی کے باوجود بھی انہوں نے بے صبری کا مظاہرہ نہیں کیا اور سوائے چند ایک دفتر کے دوستوں کے زیادہ حلقہ احباب بھی نہیں تھا۔

ہمیشہ مَیں نے بھی ان کو بڑا خاموش طبع دیکھا ہے اور اپنے چند دوستوں کے ساتھ ہی اور دفتر سے گھر اور گھر سے دفتر یہی معمول ہوتا تھا لیکن بڑی محنت سے کام کرنے والے۔بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ انہوں نے عمر گزاری ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اگلا ذکر ہے کرنل ریٹائرڈ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب جو فضل عمر ہسپتال کے سابق ایڈمنسٹریٹر تھے۔ستانوے سال کی عمر میں گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد میاں محمد عالم صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1919ء میں بیعت کی تھی۔جبکہ ڈاکٹر عبدالخالق نے 1938ء میں بیعت کی تھی۔اپنی بیعت کی تفصیل بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے ابا جان الفضل منگواتے تھے۔اس کے مطالعہ سے احمدیت کی طرف توجہ ہوئی اور 1938ء میں ہم تین بہن بھائیوں نے بیعت کر لی۔حضرت والدہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ہماری بیعت کر لینے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے بھی بیعت کر لی۔کہتے ہیں 1939ء کے جلسہ میں جو جوبلی کا جلسہ تھا مَیں پہلی بار قادیان گیا اور بعد میں پھر اکثر جلسہ پر جانے کا موقع ملتا رہا۔ان کی اہلیہ کی 1987ء میں وفات ہوگئی تھی۔ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

ان کے ایک بیٹے ڈاکٹر عبدالباری امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد ہیں۔1974ء میں جب بھٹو حکومت نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا ظالمانہ قانون منظور کیا تو ڈاکٹر صاحب نے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور نصرت جہاں سکیم کے تحت اپنی خدمات پیش کیں۔مرکز کی طرف سے آپ کو 1977ء میں سیرالیون بھجوایا گیا جہاں آپ کو تین سال انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔پھر 1992ء میں پی آئی اے نے تاشقند کے لیے پروازیں شروع کیں تو ڈاکٹر صاحب نے اس موقع کو مناسب سمجھتے ہوئے تاشقند اور ازبکستان میں وقف عارضی گزارنے کی درخواست دی۔مرکز نے یہ درخواست منظور کر لی تو انہوں نے اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ سمرقند اور بخارا میں وقف عارضی کے ایام گزارے اور اس دوران میں انسانیت کی بے لوث خدمت بھی کی۔احمدیت کا پیغام پہنچانے کی بھی ان کو سعادت ملی۔1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا جہاں آپ نے جون 2005ء تک تقریباً دس سال سے زائد خدمت کی توفیق پائی۔آپ کے دور میں فضل عمر ہسپتال میں تعمیر و توسیع کے کئی منصوبے مکمل ہوئے۔پھر ان کے بارے میں کسی بچے نے شاید ذکر کیا ہے کہ اسّی، اکاسی سال کی عمر کو پہنچنے کے باوجود آپ کا خدمت کا جذبہ تو جوان تھا لیکن انہیں احساس ہو رہا تھا کہ مجھے بڑھاپا آ رہا ہے۔اس لیے انہوں نے 2005ء میں درخواست کی اور انہوں نے مجھے کہا تو پھر ان کی ریٹائرمنٹ ہوگئی۔وہاں سے فراغت ہوگئی تو پھر انہوں نے اسلام آباد میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔وہاں اسلام آباد میں بھی مقامی قاضی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔

ان کے بڑے بیٹے ڈاکٹر عبدالباری کہتے ہیں کہ اولاد کی دینی اور اخلاقی تربیت کا آپ کو ہر وقت فکر رہتا تھا۔قرآن کریم کی صبح شام اور ہر وقت تلاوت میں آپ مشغول رہتے تھے۔بہت محبوب مشغلہ تھا۔اہم معاملات میں تمام تر فیصلہ جات آپ قرآن کریم کی روشنی میں کرتے تھے۔

ان کے داماد ڈاکٹر مظفر علی ناصر، یہ بھی ضلع واہ کینٹ کے نائب امیر ہیں، یہ کہتے ہیں کہ آج تک دن بھر کسی کو اس قدر تلاوت قرآن کریم کرتے نہیں دیکھا۔ان کو قرآن سے عشق تھا۔ایک مرتبہ ہسپتال سے ڈسچارج ہوئے تو سٹاف اداس ہوگیا کہ ہمیں قرآن کون سنائے گا۔سردی اور گرمی میں تہجد میں آپ کی باقاعدگی ہمارے لیے ایک نمونہ تھی۔خلافت اور جماعت کے ساتھ گہری محبت تھی۔بہت سادہ زندگی تھی اور کبھی کوئی شکایت نہیں کی۔

ان کے بھائی کے نواسے عبدالصمد رضوی لکھتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر ہر تکلیف کو برداشت کیا۔اپنی خوشیوں سے دستبرداری اختیار کی۔کہتے ہیں ان کے گھر ربوہ میں مجھے کئی دفعہ قیام کا موقع ملا۔میرے لیے ان کا وجود زندہ خدا کو پہچاننے کا باعث ہوا۔ان کی نماز تہجد بے مثل ہوا کرتی تھی۔خلافت کی عزت اور محبت آپ میں راسخ تھی جو ہماری بہترین تربیت کا باعث ہوئی۔

فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹر عبدالخالق کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب ہسپتال کے نوجوان ڈاکٹروں سے محبت اور شفقت کا سلوک کرتے تھے اور سینئر ڈاکٹرز کو توجہ دلاتے کہ جونیئر ڈاکٹرز کی ٹریننگ پر خصوصی توجہ دیا کریں۔ہسپتال کے اموال کی دیانتداری سے نگرانی اور حفاظت کیا کرتے تھے۔غریب اور مستحق افراد کی ذاتی جیب سے مدد کیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر محمد احمد اشرف کہتے ہیں کہ بہت متحمل مزاج تھے۔نرم دلی، بردباری بہت زیادہ تھی، بہت شفیق وجود تھے اور زیادہ گفتگو کے عادی نہیں تھے لیکن انتظامی لحاظ سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر بہت گہری نظر رکھتے تھے اور اصولوں کی پابندی کروایا کرتے تھے۔پھر وقفِ عارضی کیلئے دوسرے ڈاکٹروں کو تحریک بھی کیا کرتے تھے کہ فضل عمر ہسپتال میں آئیں اور اپنے داماد کو بھی، بیٹوں کو بھی کہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ان کی نیکیاں ان کی اولادوں میں بھی جاری رکھے۔نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا کروں گا۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مومن وہ ہے کہ جس کے دل میں محبتِ الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو اس نے فیصلہ کرلیا ہو کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت میں بھی خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑے گا

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 31، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے جو پہلے دوزخ دیکھنے کو تیار ہوتا ہے دوزخ سے مراد آئندہ دوزخ نہیں بلکہ اس دنیا میں مصائب شدائد کا نظارہ مراد ہے

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 31، ایڈیشن 1988ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

علی بن ابی طالب کا آنحضرتؐ کے گھر آنا

ابوطالب ایک بہت باعزت آدمی تھے، مگر غریب تھے اور بڑی تنگی سے اُن کا گذارہ چلتا تھا۔ خصوصاً ان ایام میں جب کہ مکّہ میں ایک قحط کی صورت تھی اُن کے دن بہت ہی تکلیف میں کٹتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے چچا کی اس تکلیف کو دیکھا تو اپنے دُوسرے چچا عباس سے ایک دن فرمانے لگے چچا! آپ کے بھائی ابوطالب کی معیشت تنگ ہے۔ کیا اچھا ہو کہ اُن کے بیٹوں میں سے ایک کو آپ اپنے گھر لے جائیں اور ایک کو میں لے آؤں۔ عباس نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور پھر دونوں مل کر ابوطالب کے پاس گئے اور اُن کے سامنے یہ درخواست پیش کی۔ اُن کو اپنی اولاد میں عقیل سے بہت محبت تھی۔ کہنے لگے عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور باقیوں کو اگر تمہاری خواہش ہے تو لے جاؤ، چنانچہ جعفر کو عباس اپنے گھر لے آئے اور علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس لے آئے۔ حضرت علیؓ کی عمر اس وقت قریباً چھ سات سال کی تھی۔ اسکے بعد علیؓ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔

صبح کی سفیدی

اب آپؐ کی عمر چالیس سال کے قریب پہنچ گئی تھی اور وقت آ گیا تھا کہ صبح کی سفیدی اُفقِ مشرق میں نمودار ہو۔ یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مکہ کی عام سوسائٹی میں زیادہ خلا ملا نہیں کیا مگر ان ایاّم میں خصوصاً آپؐ کی طبیعت کا یہ حال تھا کہ دن رات اللہ تعالیٰ کی طلب اور اُس کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔ مکّہ کے پاس شہر سے تین میل کے فاصلہ پر منیٰ کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب کوہِ حرا میں ایک غار ہے جس کو غارِ حراء کہتے ہیں۔ ان ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام دستور تھا کہ وہاں جاتے اور غور و فکر اور یادِ خدا میں مشغول رہتے۔ عام طور پر کئی کئی دن کا کھانا ساتھ لے جاتے اور شہر میں نہ آتے۔ بعض اوقات حضرت خدیجہؓ بھی ساتھ جاتی تھیں۔ یہی وہ زمانہ ہے جسے قرآن شریف میں تلاشِ حق کا زمانہ کہا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ”یعنی اللہ نے تجھے اپنی تلاش میں سرگردان و حیران پایا پس اُس نے تجھ کو اپنی طرف آنے کا راستہ بتا دیا۔“

اِسی زمانہ میں رؤیا صالحہ کا آغاز ہوا جس کا عرصہ چھ ماہ کا بیان ہوا ہے۔ گویا نبوت کی ابتدائی سیڑھی تھی۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ اَوَّلَ مَا بُدِیءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ۔ وَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذَالِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ۔ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ یعنی شروع شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جس رنگ میں وحی کی ابتداء ہوئی وہ رؤیا صالحہ کی صورت میں تھی جو آپؐ نیند کی حالت میں دیکھتے تھے۔ ہر ایک رؤیا جو آپؐ دیکھتے تھے وہ صُبح کی سفیدی کی طرح پوری ہوتی تھی۔ اس زمانہ میں آپؐ کو خلوت و تنہائی میں رہنا بہت محبوب تھا۔ آپؐ غارِ حرا میں جاتے اور وہاں کئی کئی رات عبادت کرتے رہتے پھر گھر آتے اور اپنے ساتھ کچھ اور زاد لے جاتے۔ جب وہ ختم ہو جاتا تو پھر خدیجہؓ سے آ کر لے جاتے۔ آپؐ اسی حالت میں تھے کہ آپؐ کے پاس خدا کی طرف سے حق آ گیا۔ اس وقت آپؐ غارِ حرا میں تھے۔

اِبتدائی زندگی پر ایک سرسری نظر

واقعات کی قلّت

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا پہلا دور ختم ہوا لیکن طبیعت سیر نہیں اور ہاتھ سے قلم رکھنے کو جی نہیں چاہتا اور دل یہ محسوس کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی کے واقعات اس تفصیل کے ساتھ محفوظ نہیں ہیں جیسا کہ بعد کے زمانہ کے محفوظ ہیں۔ ایک حد تک یہ ایک طبعی امر ہے کیونکہ جس نظر سے آپؐ کو نبوت کے زمانہ میں دیکھا جاتا تھا، وہ پہلے زمانہ میں موجود نہیں تھی لیکن پھر بھی اگر ابتدائی مؤرخین کی طرف سے آپؐ کی قبل از بعثت زندگی کے حالات پر زیادہ توجہ کے ساتھ نظر ڈالی جاتی اور زیادہ محنت اور زیادہ کوشش کے ساتھ واقعات کی تلاش کی جاتی تو بعض مزید حالات دریافت ہو سکتے تھے، تاہم جو کچھ بھی موجود ہے وہ دوسرے سابقہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ ہے اور وہ اس عظیم الشان پاک و بے لوث زندگی کا کافی و شافی ثبوت ہے جو آپؐ نے بعثت سے پہلے گذاری۔

آپؐ کی اُمیت

ناظرین نے یہ بات نوٹ کی ہوگی کہ اِس چالیس سالہ زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ دراصل عرب میں تعلیم بہت ہی کم تھی اور اس لحاظ سے شرفاء اور عوام میں بہت کم امتیاز تھا بلکہ بڑے بڑے سردار بھی عموماً اسی طرح اَن پڑھ اور ناخواندہ ہوتے تھے جس طرح عوام تھے۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ ملک میں پڑھے لکھے لوگ بھی کہیں کہیں پائے جاتے تھے اور ایسے لوگ مکّہ میں دوسرے مقامات کی نسبت قدرے زیادہ تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ ثابت ہے کہ آپؐ بالکل ناخواندہ اور اُمّی تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی اُمیّت میں خدائی تصرف کا بھی ہاتھ تھا تا کہ دُنیا میں آپؐ کے علمی معجزہ کی شان دوبالا ہو کر چمکے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانۂ نبوت میں چونکہ اکثر مراسلات اور معاہدات وغیرہ آپؐ کے سامنے تیار ہوتے اور آپؐ کی نظر سے گذرتے رہتے تھے، اس لیے آپؐ کو اپنی عمر کے آخری حصہ میں کچھ حروف شناسی ہو گئی تھی، چنانچہ ایک حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ صُلح حدیبیہ کے موقع پر معاہدہ لکھے جانے کے وقت آپؐ نے کفّار کی طرف سے اعتراض ہونے پر اپنے نام کے ساتھ سے ”رسُول اللہ“ کے الفاظ خود اپنے ہاتھ سے کاٹ کر ان کی جگہ ”ابن عبداللہ“ کے الفاظ لکھ دیئے۔

یہ بالکل ممکن ہے کہ اس موقع پر جو مجرد کَتَبَ کا لفظ حدیث میں لکھ دینے کیلئے استعمال ہوا ہے اُس سے مراد لکھا دینے کے ہوں، کیونکہ بعض اوقات عام محاورہ میں لکھنے اور لکھوانے ہر دو کیلئے ایک ہی لفظ بول دیتے ہیں۔ اس صورت میں معنے یہ ہوں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدہ کا جو حصہ کاٹا وہ خود اپنے ہاتھ سے کاٹا مگر کاٹنے کے بعد جو کچھ لکھا گیا وہ آپؐ نے اپنے کاتب سے لکھوایا، لیکن بہر حال جو بھی مراد لی جاوے اس سے یقینا آپؐ کی اُمیّت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

حلقہ احباب

بعثت سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستانہ تعلقات کا دائرہ بہت ہی محدود نظر آتا ہے۔ دراصل شروع سے ہی آپؐ کی طبیعت علیحدگی پسند تھی اور آپؐ نے اپنی عمر کے کسی حِصّہ میں بھی مکّہ کی عام سوسائٹی میں زیادہ خلا ملا نہیں کیا، تاہم بعض ایسے لوگ بھی تھے جن کے ساتھ آپؐ کے دوستانہ تعلقات تھے۔ ان سب میں ممتاز حضرت ابو بکرؓ یعنی عبداللہ بن ابی قحافہ تھے جو قریش کے ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور اپنی شرافت اور قابلیّت کی وجہ سے قوم میں بڑی عزّت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ دوسرے درجہ پر حکیم بن حزام تھے جو حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے تھے۔ یہ نہایت شریف الطبع آدمی تھے۔ شروع شروع میں یہ اسلام نہیں لائے، لیکن اس حالت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت اور اخلاص رکھتے تھے۔ آخر سعادتِ طبعی اسلام کی طرف کھینچ لائی۔ پھر زید بن عمرو سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلقات تھے۔ یہ صاحب حضرت عمرؓ کے قریبی رشتہ دار تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں ہی شِرک ترک کر رکھا تھا اور اپنے آپ کو دینِ ابراہیمی کی طرف منسوب کرتے تھے مگر یہ اسلام کے زمانہ سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔

بعثت سے پہلے آپؐ کا مذہب

اسلام اپنے تفصیلی مسائل کے ساتھ تو بہر حال بعد میں ہی اُترا ہے اس لیے بعثت سے پہلے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاربند ہونے کا تو کوئی شخص مدعی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی ہوا ہے لیکن یہ بات تاریخ سے پایہ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ بمقتضائے فطرتِ صحیحہ آپؐ ہمیشہ عرب سوسائٹی کی گندی رسوم سے مجتنب رہے اور شرک بھی آپ نے کبھی نہیں کیا، چنانچہ زمانہ نبوت میں آپؐ حضرت عائشہؓ سے فرماتے تھے کہ مَیں نے بتوں کے چڑھاوے کا کھانا کبھی نہیں کھایا۔ اور ایک روایت میں حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ یارسُول اللہ! کیا آپؐ نے کبھی بتوں کو پوجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ پھر لوگوں نے پوچھا کیا آپؐ نے کبھی شراب پی ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ پھر فرمایا کہ مَیں ہمیشہ سے ان باتوں کو قابلِ نفرت سمجھتا رہا ہوں، لیکن اسلام سے پہلے مجھے شریعت اور ایمان کا کوئی علم نہیں تھا۔

آپؐ کے اخلاق و عادات

یہ بتایا جا چکا ہے کہ بعثت سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے اندر امین کے لقب سے مشہور تھے جو آپؐ کی امانت و دیانت اور اخلاق فاضلہ کا بیّن ثبوت ہے۔ آپؐ کی راست گفتاری کا یہ حال تھا کہ ابوجہل جیسا معاند جو آپؐ کے خون کا پیاسا تھا ایک دفعہ زمانہ نبوت میں آپؐ کو مخاطب ہو کر کہنے لگا: اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ ”اے محمدؐ! ہم تجھے جھوٹا نہیں کہتے بلکہ اس بات کو جھوٹا کہتے ہیں جو تو لایا ہے۔“

ابوسفیان ہرقل شہنشاہ روم کے سامنے پیش ہوا۔ تو ہرقل نے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ؟ ”کیا تم نے اس دعویٰ سے پہلے کبھی اس شخص کا کوئی جھوٹ دیکھا؟“

ابوسفیان اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برسرِ پیکار تھا لیکن اس سوال کے جواب میں اُسے بھی بجز ”لا“ یعنی ”نہیں“ کے کوئی جواب نہیں بن پڑا۔ امیّہ بن خلف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا لیکن جب حضرت سعد بن معاذ نے اس کو یہ خبر سُنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری موت کی پیشگوئی کی ہے تو اُس کے اوسان خطا ہو گئے اور اس نے گھر جا کر اپنی بیوی سے یہ ذکر کیا اور کہا: وَاللهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ اِذَا حَدَّثَ ”خدا کی قسم۔ محمدؐ جب کوئی بات کہتا ہے تو جھوٹ نہیں بولتا۔“

پھر النظر بن الحارث اشد ترین معاندینِ اسلام میں سے تھا لیکن جب اس نے کسی شخص سے یہ کہتے سُنا کہ نعوذ باللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جھوٹا ہے تو بے اختیار ہو کر بولا: قَدْ كَانَ مُحَمَّدٌ فِيْكُمْ غُلَامًا حَدَثًا اَرْضَاكُمْ فِيْكُمْ وَاَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا وَاَعْظَمُكُمْ اَمَانَةً حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُمْ فِيْ صُدْغَيْهِ الشَّيْبَ وَجَاءَكُمْ بِمَا جَاءَكُمْ بِهٖ قُلْتُمْ سَاحِرٌ لَا وَاللهِ مَا هُوَ بِسَاحِرٍ ”یعنی محمدؐ تم میں ہی ایک چھوٹا سا بچہ ہوتا تھا اور وہ تم سب میں سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والا تھا اور سب سے زیادہ راست گو تھا اور سب سے زیادہ امین تھا اور اس کے متعلق تمہاری یہی رائے رہی۔ حتیٰ کہ جب تم نے اس کی زلفوں میں سفیدی دیکھی اور وہ بڑھاپے کو پہنچا اور وہ تمہارے پاس وہ کچھ لایا جو کہ وہ لایا تو تم یہ کہنے لگے کہ وہ ساحر ہے اور جھوٹا ہے۔ خُدا کی قسم وُہ جھوٹا اور ساحر تو ہرگز نہیں۔“

اس سے النظر بن الحارث کی بھی وہی مراد تھی جو ابوجہل نے کہا کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جھوٹا نہیں کہتے بلکہ اس کے لائے ہوئے دین کو جھوٹا کہتے ہیں۔

پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتِ اسلام شروع کی اور ایک پہاڑی پر چڑھ کر قریش کو جمع کیا اور اُن سے کہا کہ ”اگر مَیں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کی پچھلی وادی میں ایک بڑا لشکر جمع ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات مان لو گے؟“ تو باوجود اس کے کہ بظاہر یہ بات بالکل بعید از امکان تھی، سب نے کہا: نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا ”ہاں! ہم مانیں گے کیونکہ ہم نے تجھ کو ہمیشہ صادق پایا ہے۔“

آپؐ نے فرمایا: ”تو پھر مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اللہ کا عذاب تمہارے قریب آ رہا ہے جس سے اپنے بچاؤ کا سامان کر لو۔“

یہ سب شہادتیں اشد ترین دشمنوں کی ہیں اور مومنوں کی طرف سے تو کسی شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ اُن کا ایمان لانا ہی ایک زبردست مجسم شہادت ہے۔ لیکن مَیں اس موقع پر آپؐ کی زوجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شہادت دَرج کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلی دفعہ خدائی فرشتہ وحی لے کر آیا اور آپؐ نے سخت گھبرا کر خدیجہؓ سے کہا کہ مجھے تو اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے تو خدیجہؓ نے جو محرمِ حال تھی بے ساختہ طور پر یہ الفاظ کہے کہ كَلَّا وَاللهِ مَا يُخْزِيْكَ اللهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ”ہرگز نہیں ہرگز نہیں! خدا کی قسم! اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں اور صادق القول ہیں اور لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں اور آپؐ نے گمشدہ اخلاق کو اپنے اندر جمع کیا ہے اور آپؐ مہمان نواز ہیں اور حق کی راہ میں لوگوں کے مددگار ہوتے ہیں۔“

یہ اس معزز خاتون کی شہادت ہے جو دن رات اُٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے آپؐ کو دیکھتی تھی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 111 تا 116، مطبوعہ 2006 قادیان)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(470) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** خاکسار عرض کرتا ہے کہ جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے مندرجہ ذیل واقعات ذیل کے سنین میں وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

1836ء یا 1837ء

ولادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

1842ء یا 1843ء

ابتدائی تعلیم از منشی فضل الٰہی صاحب

1846ء یا 1847ء

صرف ونحو کی تعلیم از مولوی فضل احمد صاحب

1852ء یا 1853ء

حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی شادی (غالباً)

1853ء یا 1854ء

نحو ومنطق وحکمت ودیگر علوم مروجہ کی تعلیم از مولوی گل علی شاہ صاحب اور اسی زمانہ کے قریب بعض کتب طب اپنے والد ماجد سے

1855ء یا 1856ء

ولادت خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب (غالباً)

1857ء یا 1858ء

ولادت مرزا فضل احمد (غالباً)

1864ء یا 1865ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور اشارات ماموریت

1864ء تا 1868ء

ایام ملازمت بمقام سیالکوٹ

1868ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا انتقال

1868ء یا 1869ء

مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ بعض مسائل میں مباحثہ کی تیاری اور الہام ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' جو غالباً سب سے پہلا الہام ہے

1875ء یا 1876ء

حضرت مسیح موعودؑ کا آٹھ یا نو ماہ تک لگاتار روزے رکھنا (غالباً)

1876ء

تعمیر مسجد اقصیٰ، الہام اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد کا انتقال

1877ء

اخبارات میں مضامین بھجوانے کا آغاز (غالباً)، مقدمہ از جانب محکمہ ڈاک خانہ (غالباً)، سفر سیالکوٹ

1878ء

انعامی مضمون رقمی پانچ صد روپیہ بمقابلہ آریہ سماج، تیاری تصنیف براہین احمدیہ (غالباً)

1879ء

ابتداء تصنیف براہین احمدیہ واعلان طبع واشاعت

1880ء

اشاعت حصہ اوّل ودوئم براہین احمدیہ

1882ء

اشاعت حصہ سوئم براہین احمدیہ والہام ماموریت قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ

1883ء

وفات مرزا غلام قادر صاحب برادر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

1884ء

اشاعت حصہ چہارم براہین احمدیہ، اشتہار اعلان دعویٰ مجددیت واشتہار دعوت برائے دکھانے نشان آسمانی، تعمیر مسجد مبارک، حضرت مسیح موعود کے کرتے پر چھینٹے پڑنے کا نشان، نکاح حضرت ام المومنین بمقام دہلی

1885ء

لیکھرام کا قادیان میں آنا، قادیان کے آریوں کے ساتھ نشان آسمانی دکھانے کی قرارداد

1886ء

چلّہ ہوشیار پور، الہام دربارہ مصلح موعود، مناظرہ ماسٹر مرلی دھر بمقام ہوشیار پور، ولادت عصمت، تصنیف واشاعت سرمہ چشم آریہ

1887ء

تصنیف واشاعت شحنہ حق، ولادت بشیر اوّل

1888ء

پیشگوئی دربارہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ونکاح محمدی بیگم، وفات بشیر اوّل، اشتہار اعلان بیعت

1889ء

ولادت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی، بیعت اولیٰ بمقام لدھیانہ، سفر علیگڑھ

1890ء

تصنیف فتح اسلام وتوضیح مرام

1891ء

سفر لدھیانہ، اشاعت فتح اسلام وتوضیح مرام، اعلان دعویٰ مسیحیت، دعوت مباحثہ بنام مخالف علماء، مناظرہ مولوی محمد حسین بٹالوی بمقام لدھیانہ (الحق لدھیانہ)، سفر دہلی، تیاری مناظرہ مولوی نذیر حسین دہلوی بمقام جامع مسجد دہلی، مناظرہ مولوی محمد بشیر بھوپالوی بمقام دہلی (الحق دہلی)، سفر پٹیالہ، ولادت شوکت، وفات عصمت، تصنیف واشاعت ازالہ اوہام، اعلان دعویٰ مہدویت، طلاق زوجہ اوّل، فتویٰ کفر، تصنیف واشاعت آسمانی فیصلہ، پہلا سالانہ جلسہ

1892ء

سفر لاہور، مناظرہ مولوی عبد الحکیم کلانوری بمقام لاہور، سفر سیالکوٹ، سفر جالندھر، وفات شوکت، تصنیف واشاعت نشان آسمانی، موت مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری، ابتداء تصنیف آئینہ کمالات اسلام

1893ء

بقیہ تصنیف واشاعت آئینہ کمالات اسلام، قادیان میں پریس کا قیام، دعوت مباہلہ بنام مخالفین، مخالفین کو آسمانی نشان دکھانے کی دعوت، لیکھرام کے متعلق پیشگوئی میعادی چھ سال، عربی میں مقابلہ کی دعوت، تصنیف واشاعت برکات الدعاء، ولادت خاکسار مرزا بشیر احمد، تصنیف واشاعت حجۃ الاسلام وسچائی کا اظہار، مناظرہ آتھم بمقام امرتسر وپیشگوئی دربارہ آتھم (جنگ مقدس)، مباہلہ عبد الحق غزنوی بمقام امرتسر، تصنیف واشاعت تحفہ بغداد وکرامات الصادقین وشہادۃ القرآن

1894ء

تصنیف واشاعت حمامۃ البشریٰ، نشان کسوف وخسوف، تصنیف واشاعت نور الحق واتمام الحجہ وسر الخلافہ پیشگوئی آتھم کی میعاد گذر جانے اور آتھم کے بوجہ رجوع الی الحق کے نہ مرنے پر مخالفین کا شور واستہزاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جوابی اشتہارات، تصنیف واشاعت انوار الاسلام

1895ء

ولادت مرزا شریف احمد صاحب، تصنیف منن الرحمٰن، اس تحقیق کے متعلق کہ عربی ام الالسنہ ہے، تصنیف واشاعت نور القرآن، سفر ڈیرہ بابا نانک، تصنیف واشاعت ست بچن، بابا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے کی تحقیق کا اعلان، مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر واقع سری نگر کی تحقیق کا اعلان، تصنیف واشاعت آریہ دھرم

1896ء

تحریک تعطیل جمعہ، موت آتھم، ابتدا تصنیف انجام آتھم، تصنیف واشاعت اسلامی اصول کی فلاسفی، نشان جلسہ اعظم مذاہب لاہور

1897ء

اشاعت انجام آتھم، مخالف علماء کو نام لے لے کر مباہلہ کی دعوت، موت لیکھرام، ولادت مبارکہ بیگم، تلاشی مکانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تصنیف واشاعت استفتاء وسراج منیر وتحفہ قیصریہ، وحجۃ اللہ ومحمود کی آمین وسراج الدین عیسائی کے سوالوں کا جواب، قادیان میں ترکی قونسل کی آمد، مقدمہ اقدام قتل منجانب پادری مارٹن کلارک، مقدمہ انکم ٹیکس، الحکم کا اجراء امرتسر سے، سفر ملتان برائے شہادت، میموریل بخدمت وائسرائے ہند برائے اصلاح مذہبی مناقشات، ابتدائی تصنیف کتاب البریّہ، تجویز قیام مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

1898ء

قیام مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان، اشاعت کتاب البریّہ، پنجاب میں طاعون کے پھیلنے کی پیشگوئی، الحکم کا اجراء قادیان سے، تصنیف فریاد درد، تصنیف واشاعت ضرورۃ الامام، تصنیف نجم الہدیٰ، تصنیف واشاعت راز حقیقت وکشف الغطاء، جماعت کے نام رشتہ ناطہ اور غیر احمدیوں کی امامت میں نماز پڑھنے کے متعلق احکام، تصنیف ایام الصلح

1899ء

اشاعت ایام الصلح، مقدمہ ضمانت برائے حفاظت امن منجانب مولوی محمد حسین بٹالوی، تصنیف واشاعت حقیقۃ المہدی، تصنیف مسیح ہندوستان میں، ولادت مبارک احمد، تصنیف واشاعت ستارہ قیصرہ، جماعت میں عربی کی تعلیم کیلئے سلسلہ اسباق کا جاری کرنا، تصنیف تریاق القلوب

1900ء

مسجد مبارک کے رستہ میں مخالفین کی طرف سے دیوار کا کھڑا کر دیا جانا، تصنیف تحفہ غزنویّہ، خطبہ الہامیہ بر موقع عید الاضحیٰ، بشپ آف لاہور کو مقابلہ کا چیلنج، تجویز عمارت منارۃ المسیح، فتویٰ ممانعت جہاد، تصنیف واشاعت رسالہ جہاد، تصنیف لجۃ النور، ابتدا تصنیف تحفہ گولڑویہ، تصنیف واشاعت اربعین، جماعت کا نام احمدی رکھا جانا

1901ء

بقیہ تصنیف تحفہ گولڑویہ، تصنیف خطبہ الہامیہ، تصنیف واشاعت اعجاز المسیح، بشیر وشریف ومبارکہ کی آمین، مقدمہ دیوار وہدم دیوار

1902ء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو انگریزی کا اجراء، تصنیف واشاعت دافع البلاء والہدیٰ، تصنیف نزول المسیح، اشاعت تحفہ گولڑویہ وتحفہ غزنویہ، وخطبہ الہامیہ وتریاق القلوب، البدر کا قادیان سے اجراء، نکاح خاکسار مرزا بشیر احمد، نکاح وشادی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی، تصنیف واشاعت کشتی نوح وتحفہ ندوہ، مناظرہ مابین مولوی سیّد سرور شاہ صاحب ومولوی ثناء اللہ امرتسری بمقام مُدّ ضلع امرتسر، تصنیف واشاعت اعجاز احمدی وریویو بر مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی، مولوی ثناء اللہ کا قادیان آنا

1903ء

تصنیف واشاعت مواہب الرحمٰن، سفر جہلم برائے مقدمہ مولوی کرم دین، تصنیف واشاعت نسیم دعوت وسناتن دھرم، منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ کا رکھا جانا، طاعون کا پنجاب میں زور اور بیعت کی کثرت کا آغاز، ولادت امۃ النصیر، مقدمہ مولوی کرم دین گورداسپور میں، شہادت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید بمقام کابل، تصنیف واشاعت تذکرۃ الشہادتین وسیرۃ الابدال، وفات امۃ النصیر

1904ء

مقدمہ مولوی کرم دین گورداسپور میں، سفر لاہور اور لیکچر لاہور، سفر سیالکوٹ اور لیکچر سیالکوٹ، اعلان دعویٰ مثیل کرشن، ولادت امۃ الحفیظ بیگم، فیصلہ مقدمہ مولوی کرم دین ماتحت عدالت میں

1905ء

مقدمہ مولوی کرم دین کا فیصلہ عدالت اپیل میں، بڑا زلزلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باغ میں جا کر قیام کرنا، تصنیف براہین احمدیہ حصہ پنجم، البدر کا بدر میں تبدیل ہونا، وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب، وفات مولوی برہان الدین صاحب جہلمی، تجویز قیام مدرسہ احمدیہ قادیان، سفر دہلی وقیام لدھیانہ وامرتسر ولیکچر ہر دو مقامات، الہامات قرب وصال، تصنیف واشاعت الوصیت، تجویز قیام مقبرہ بہشتی

1906ء

اشاعت ضمیمہ الوصیت، ابتدا انتظام بہشتی مقبرہ، قیام صدر انجمن احمدیہ قادیان، تصنیف واشاعت چشمہ مسیحی، تصنیف تجلیات الٰہیہ، شادی خاکسار مرزا بشیر احمد، ولادت نصیر احمد پسر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی، تشحیذ الاذہان کا اجراء

1907ء

تصنیف واشاعت قادیان کے آریہ اور ہم، ہلاکت اراکین اخبار شبھ چنتک قادیان، ہلاکت ڈوئی، ہلاکت سعد اللہ لدھیانوی، تصنیف واشاعت حقیقۃ الوحی، ولادت امۃ السلام دختر خاکسار مرزا بشیر احمد، نکاح مبارک احمد، وفات مبارک احمد، توسیع مسجد مبارک، نکاح مرزا شریف احمد، نکاح مبارکہ بیگم، جلسہ وچھووالی لاہور ومضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام

1908ء

تصنیف واشاعت چشمہ معرفت، فنانشل کمشنر پنجاب کا قادیان آنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات، سفر لاہور، رؤسا کو تبلیغ بذریعہ تقریر، تصنیف لیکچر پیغام صلح، الہام دربارہ قرب وصال، وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمقام لاہور، قیام خلافت وبیعت خلافت بمقام قادیان، تدفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

2020-21ء میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

اس عرصے میں ایک لاکھ 25 ہزار 221 افراد کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت

دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات

403 نئی جماعتوں کا قیام، 211 مساجد کا اضافہ، 123 مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا اضافہ

روحانی خزائن کے دیدہ زیب مکمل سیٹ کی اشاعت

اب تک 90 ممالک میں 591 لائبریریز کا قیام ہو چکا ہے، 39 زبانوں میں 384 سے زائد مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ کی چھتیس لاکھ سے زائد تعداد میں طباعت

عربک، رشین، چینی، ٹرکش، انڈونیشین، سپینش و دیگر ڈیسکس کے تحت متعدد کتب کی تیاری و اشاعت، خطباتِ جمعہ اور ایم ٹی اے کے پروگرامز کے تراجم

دنیا بھر میں اسلام کے پُر امن اور حقیقی پیغام کی ترویج و اشاعت کیلئے ایم ٹی اے کے تمام چینلز کی بے مثال خدمات کا تذکرہ

دورانِ سال دو ہزار کے قریب کتب کی نمائش اور اڑھائی ہزار سے زائد بک سٹالز کے ذریعہ دو لاکھ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا

103 ممالک میں انہتر (69) لاکھ چوراسی (84) ہزار لیف لیٹس کی تقسیم کے ذریعے ایک کروڑ اڑسٹھ (68) لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا

پریس اینڈ میڈیا آفس کے ذریعہ دو کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کے بارے میں خبریں پہنچیں

تحریکِ وقفِ نو، ریویو آف ریلیجنز، سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل، ہفت روزہ الحکم، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر، الاسلام ویب سائٹ، احمدیہ ٹیلیویژن اور ریڈیو پروگرامز کی مختصر رپورٹ

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اور ہیومینٹی فرسٹ کے خدمتِ انسانیت پر مبنی بے لوث کاموں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان مخالفین کو بھی عقل دے اور دنیا کے تمام انسانوں کو عقل دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو سمجھیں

اسلام کے حقیقی پیغام کو سمجھیں اور دنیا میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنا فرستادہ بھیجا ہے اس کو مان کر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بنیں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر 7؍اگست 2021ء بروز ہفتہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن (ہمپشئر) یوکے میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

(قسط اوّل)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج کے دن سارے سال میں دوران سال جو کام ہوئے ہوتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے افضال ہیں ان کا ذکر ہوتا ہے۔ خلاصہ کے باوجود گو رپورٹس کافی ہیں۔ لیکن مَیں ان میں سے بھی مختصراً چند رپورٹس پیش کروں گا یا کوائف پیش کروں گا۔

نئی جماعتوں کا قیام اور اسکے واقعات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 403 ہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ 829 نئے مقامات پر پہلی بار جماعت کا پودا لگا ہے یعنی وہاں پہلی دفعہ کوئی نہ کوئی شخص ایک یا دو یا چند افراد جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں نائیجیریا سرِ فہرست ہے یہاں اس سال 89 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسکے بعد کانگو کنشاسا ہے۔ پھر تیسرے نمبر پر سیرالیون ہے جہاں چالیس جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسکے بعد گیمبیا، گھانا، لائبیریا وغیرہ باقی ممالک ہیں اور یورپ کے بھی کچھ ممالک۔

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات کے سلسلہ میں ساؤتومے کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ملک ساؤتومے کے صرف تین جزیروں پر آبادی ہے۔ ساؤتومے اور پرنسپ جزیروں میں تو جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور مساجد بھی بن چکی ہیں۔ اس سال تیسرے جزیرے پر بھی جون 2021ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا نفوذ ہوا اور جماعت قائم ہوئی۔ یہاں ہمارے لوکل معلمین گئے، تبلیغ کی اور ان کے جانے کے بعد اللہ کے فضل سے ہمارے مبلغ سلسلہ بھی وہاں گئے اور ان لوگوں سے ملے، احمدیت کا پیغام وہاں پہلے پہنچ چکا تھا۔ تبلیغ سننے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے دس افراد کو عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔ یہ چھوٹا سا ایک جزیرہ ہے۔ سو سے بھی کم افراد کی آبادی ہے۔ کل رقبہ دو مربع کلو میٹر ہے۔ Equator کے عین اوپر واقع ہے۔ بہرحال اس جزیرہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

تنزانیہ کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ریجن کے ایک گاؤں میں ہمارے تین معلمین تبلیغ کیلئے گئے۔ تبلیغی پروگرام ہوئے۔ لوگوں نے جماعت کے پیغام کو توجہ سے سنا اور ساٹھ افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ اس پر کہتے ہیں کہ لوکل امام نے انہیں فون کیا کہ آپ کے معلمین یہاں آئے ہوئے ہیں اور فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میرے لوگ ان کے ساتھ مل رہے ہیں۔ ان معلمین کو دوبارہ بھیجو تا کہ آپس میں بیٹھ کے ہم بات کریں اور یہ لوگ تبلیغ نہ کریں۔ خیر اسی دوران جب فون کر رہے تھے تو معلم صاحب وہاں پہنچ گئے تو اس نے کہا کہ وہ معلم آ گئے ہیں اور فون بند کر دیا۔ معلم سے جا کے انہوں نے تکرار شروع کر دی کہ آپ نے یہ اچھا نہیں کیا۔ میرے لوگوں کو آپ کھینچ رہے ہیں۔ مولوی کو تو اپنی فکر ہوتی ہے ناں کیونکہ اس کا روٹی پانی اس سے وابستہ ہے۔ بہرحال بہت سارے لوگ اکٹھے ہو گئے ہمارے معلم نے ان کو بھی تبلیغ شروع کر دی۔ لوکل امام تو وہاں مخالفت کرتا رہا لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوکل امام کے ساتھ بحث کے دوران جب لوگ بھی جمع ہو گئے تو تیس اَور لوگوں نے پیغام سن کر احمدیت قبول کر لی۔ اب وہ سنی امام اپنی مسجد میں اس طرح ہی بیٹھا ہے کہ اکّا دکّا لوگ اسکے پاس آتے ہیں اور اللہ کے فضل سے وہاں سو کے قریب یا نوّے نفوس پر مشتمل ایک نئی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعتی نظام اور چندے کے نظام میں بھی یہ لوگ شامل ہو گئے ہیں۔

گنی کناکری، یہاں بھی ایک گاؤں ہے ڈُونخے (Donkhe)، وہاں ہمارا تبلیغی وفد گیا۔ ان لوگوں کو اسلامک لیگ والوں نے بہت ڈرایا دھمکایا ہوا تھا کہ احمدی نعوذ باللہ کافر ہیں اور اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کی کوئی بات نہ سنے لیکن جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا اور امت مسلمہ میں آنے والے امام مہدی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے بارے میں بتایا تو انہوں نے برملا اظہار کیا کہ ہم اپنے بزرگوں سے آخری زمانے کے بگاڑ اور ایک مصلح کے آنے کے بارے میں سنا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں آپ کی باتیں سچی لگتی ہیں۔ یہ سارا گاؤں امام سمیت احمدیت میں داخل ہو گیا اور وہاں نظامِ جماعت باقاعدہ قائم ہو گیا ہے۔ اسکے بعد بھی اردگرد کے لوگوں نے ان کو بہت ڈرایا دھمکایا۔ عرب مسلمان اسلامک لیگ والے جو اُن کو مدد دیا کرتے تھے انہوں نے بھی ڈرایا لیکن انہوں نے کہا ہمیں جو ایمان احمدیت قبول کر کے حاصل ہوا ہے اور ہماری عبادات میں جو مزہ اب آنے لگا ہے وہ اس سے قبل نہیں تھا۔ ہم اللہ کے فضل سے اب احمدی مسلمان ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ تم جو مرضی کہو ہم نہیں چھوڑیں گے۔ تو بعض امام بھی شریف النفس ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ ان کے سینے بھی کھولتا ہے اور وہ پیغام کو سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں اور شامل ہوتے ہیں۔

ساؤتومے کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ مبلغ سلسلہ حماد صاحب لوکل معلم سلیمان یوسف کے ساتھ ایک گاؤں میں تبلیغ کیلئے گئے۔ اس گاؤں میں اسلام کا پیغام پہلی دفعہ دیا جا رہا تھا۔ دورانِ تبلیغ وہاں بیٹھے ایک شخص اَیدُسَوں (Adsom) صاحب کہنے لگے کہ میں آج سے پہلے مسلمان نہیں تھا لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بہت اچھی جماعت ہے۔ کہتے ہیں یہاں قریب یا کچھ فاصلے پر ایک گاؤں پُورتَو اَلیگری (Porto Alegre) ہے مَیں وہاں رہتا ہوں۔ کچھ عرصہ ہوا وہاں جماعت کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ اس گاؤں کے احمدیوں کا نام لے کر کہنے لگا کہ احمدی ہونے کے بعد ان کے اخلاق بہت اچھے ہو گئے ہیں۔ ہم نے جماعت میں صرف اور صرف اچھی باتیں ہی دیکھی ہیں ہم سب کو عیسائیت چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جانا چاہیے۔ وہ عیسائی تھا نہیں بلکہ تھا ہی کہنا چاہیے کیونکہ موصوف نے اسی وقت اسلام احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا اور بیعت کر لی۔ اسکے بعد کئی اور لوگوں نے بھی اسکی بات سننے کے بعد اعلان کیا اور

اس طرح اس جگہ بھی ایک نئی جماعت قائم ہوگئی۔

تنزانیہ کے معلم صاحب کہتے ہیں۔ ہمارا ایک تبلیغی وفد ایک گاؤں لُوھُوھا (Luhuha) میں پہنچا۔ وہاں ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ پورے گاؤں میں صرف چند مسلمان تھے۔ وہاں ایک دوست عثمان صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ چند ملاقاتوں میں جماعت کے بارے میں علم حاصل کرنے پر انہوں نے بیعت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس کے بعد انہوں نے ہمیں گھر گھر دورہ کروایا۔ ایک جوش پیدا ہوا اس میں بھی تبلیغ کا اور آہستہ آہستہ اس قوم میں سے چند لوگ جماعت میں شامل ہوگئے۔ یہاں کے مسلمان نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے قریبی گاؤں جایا کرتے تھے۔ جب وہاں کے مسلمانوں کو علم ہوا کہ لوگ آہستہ آہستہ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں تو انہوں نے اندر ہی اندر ان نومبائعین کو بھڑکانا شروع کر دیا۔ اس طرح دیگر مسلمانوں نے بھی تبلیغی کاموں میں رکاوٹ ڈالنا شروع کر دی۔ نماز سینٹر کے طور پر کسی مکان کو استعمال کرنے کی تجویز ہوئی تو انہوں نے یہ باتیں پھیلانا شروع کر دیں کہ گھر میں نماز نہیں ہوتی۔ نومبائعین نے مسجد کی تعمیر کیلئے ایک مناسب پلاٹ دیکھا تو ان نام نہاد مسلمانوں نے اسکے مالک سے بات کر کے وہاں بھی روک پیدا کر دی تا کہ مسجد کی جگہ نہ مل سکے۔ ان تمام رکاوٹوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آ گیا ہے۔ واقعات تو بے شمار ہیں جو اس وقت میں چھوڑتا ہوں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

دورانِ سال جو مساجد جماعت کو بنانے کی توفیق ملی ان کی تعداد 135 ہے اور 76 بنی بنائی مساجد ہمیں عطا ہوئیں۔ اس طرح کل 211 مساجد ہیں۔ افریقہ میں سے گھانا میں سب سے زیادہ اکتیس مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ پھر سیرالیون ہے، نائیجیریا ہے، بینن ہے، تنزانیہ ہے اور اسی طرح بعض اَور ممالک ہیں۔

پرنسپ جزیرے میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ساؤتومے کے تین آباد جزیروں میں سے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ساؤتومے جو جزیرہ ہے اس میں مساجد پہلے سے تھیں، قائم ہو چکی ہیں، بن چکی ہیں۔ اب اس سال دوسرے جزیرے پرنسپ کے گاؤں پورتَو رِیال (Porto Real) میں جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ ایک عیسائی دوست مسجد کے افتتاح میں شریک ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے جزیرے پر پہلے کوئی مسلمان نہیں رہتا تھا۔ ہمیں میڈیا میں بتایا جاتا ہے کہ اسلام بہت برا مذہب ہے لیکن جب سے جماعت احمدیہ جزیرے پر آئی ہے تو ہمیں پتہ چلا ہے کہ اسلام ایک بہت اچھا اور پُرامن مذہب ہے۔ ہم سب یہاں مل کر رہیں گے اور اسی طرح اور بھی بہت سارے لوگوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

بیلیز میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد، مسجد نور تعمیر ہوئی ہے۔ یہ تقریباً دو ایکڑ رقبہ پر ہے۔ دسمبر 2019ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ 220 لوگ اس مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بڑی خوبصورت مسجد بنی ہے۔ مشنری آفس بھی ہے۔ مشن ہاؤس بھی ہے۔ لائبریری بھی ہے اور ایک کمرہ مہمانوں کیلئے گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔ بیلیز شہر سے دو بڑی ہائی ویز نکلتی ہیں، ایک میکسیکو کی طرف جاتی ہے دوسری گوئٹے مالا۔ ہائی وے جنوبی بیلیز کی طرف جاتا ہے۔ مسجد نور جو ہے وہ گوئٹے مالا جانے والی ہائی وے پر واقع ہے اور سٹی سینٹر سے دو میل دور ہے۔ اس طرح جب گوئٹے مالا کی طرف سے بیلیز شہر میں آتے ہیں تو جو پہلا بڑا roundabout ہے اس سے ایک کلومیٹر دور ہے۔ جماعت اس roundabout پر اپنے سائن بورڈ بھی نصب کر رہی ہے اور مسجد وہاں سے نظر بھی آتی ہے۔ سینٹرل امریکہ میں گوئٹے مالا کے بعد یہ دوسرا ملک ہے جہاں جماعت کو باقاعدہ اپنی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اس مسجد کی تعمیر کیلئے کینیڈا سے تین بھائی منصور صاحب، منظور صاحب اور فرید صاحب اور ایک چوتھے مدثر ہیں جو وہاں گئے تھے۔ انہوں نے والنٹیئر کیا۔ کینیڈا کی مسجد میں بھی انہوں نے تعمیر میں کافی حصہ لیا تھا اور کردار ادا کیا تھا۔ بہر حال وہ یہاں بیلیز میں آئے اور یہاں آ کے انہوں نے کام کیا۔ اس مسجد کا پہلے ڈیڑھ ملین یو ایس ڈالرز تخمینہ لگایا گیا تھا۔ ان کے کام کرنے کی وجہ سے، والنٹیئر کرنے کی وجہ سے تقریباً سوا پانچ لاکھ ڈالر میں یہ مسجد تعمیر ہوگئی اور بڑی خوبصورت مسجد بن گئی۔ اس مسجد کی تعمیر میں لوکل لوگوں نے بھی بڑی قربانی دی ہے۔

امریکہ کے زائن (Zion) مقام پر ایک یادگار بنانے کا منصوبہ تھا۔ جماعت احمدیہ امریکہ زائن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت میں ایک یادگار بنانے کی خواہش مند تھی۔ دو سال قبل وہاں دس ایکڑ زمین بھی خریدی گئی۔ ایک مسجد یہاں بنانے اور exhibition ہال بنانے کا پراجیکٹ تھا۔ اس پر قریباً چار ملین ڈالر لاگت کا اندازہ ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ رقم جمع ہوئی۔ جماعت احمدیہ امریکہ کی لجنہ نے تقریباً پونے دو ملین ڈالرز جمع کر کے اس مسجد کی تعمیر کیلئے کہا ہے کہ اس کا خرچ ہم دیں گے۔ اس طرح امریکہ میں لجنہ اماء اللہ امریکہ یہ مسجد بنا رہی ہے اور کافی بڑی مسجد ہے۔ چھ ہزار مربع فٹ کی بیسمنٹ ہے۔ اسی سائز کا ایک فلور ہے۔ مردوں اور عورتوں کے نمازوں کے ہال ہیں۔ یہ زائن شہر کی تاریخ میں پہلی مسجد ہوگی۔ پھر اسی طرح exhibition ہال وغیرہ بنیں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور فتح کی معلومات ڈیجیٹل سکرینوں پر بھی اس exhibition ہال میں دیکھی جا سکیں گی۔ منارۃ المسیح کی طرز کا ایک منارہ بھی پراجیکٹ میں شامل ہے۔ تو بہرحال یہ جماعت احمدیہ امریکہ کا ایک بڑا پراجیکٹ ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ جلد مکمل کر لیں۔

مساجد کے تعلق میں واقعات

مساجد کے تعلق میں واقعات کے بارے میں بھی جماعتیں رپورٹیں لکھتی ہیں اور بھیجتی ہیں۔ امیر صاحب لائبیریا لکھتے ہیں کہ بُومی (Bomi) کاؤنٹی کی ایک جماعت میں مسجد کی تعمیر جاری تھی۔ لوکل معلم آدما صاحب احبابِ جماعت کو ساتھ لے کر مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں وقارِ عمل کر رہے تھے کہ ایک غیر احمدی امام کا وہاں سے گزر ہوا۔ اس نے پوچھا یہ مسجد کون بنا رہا ہے؟ ہمارے معلم نے اس کو بتایا کہ ہم احمدی ہیں اور میں جماعت کا مشنری ہوں اور یہ مسجد احمدیہ جماعت تعمیر کر رہی ہے۔ اس پر وہ غیر احمدی امام کہنے لگا: میں نے تو سنا ہے کہ احمدی کوئی اچھے مسلمان نہیں ہیں لیکن آپ تو بڑے جذبے سے مسجد کی تعمیر کر رہے ہیں۔ آپ مشنری ہیں اور خود لوگوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ معلم نے اس امام کو تفصیل سے جماعت کا تعارف کروایا تو امام کی دلچسپی بڑھی اور اس نے دعوت دی کہ آپ میرے علاقے میں آئیں تا کہ جماعت کے عقائد پر بات کی جا سکے۔ چنانچہ مقررہ تاریخ پر جب اس کے گاؤں گئے تو وہاں چار گاؤں کے نمائندگان اپنے اماموں کے ساتھ جمع تھے۔ انہیں تبلیغ کی گئی۔ جماعت کے عقائد تفصیل سے پیش کیے گئے اور سوال و جواب ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چاروں اماموں نے اپنے لوگوں سمیت جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اور 410 افراد نے بیعت کی اور نہ صرف بیعت کی بلکہ اسی مہینے سے چندے کے نظام میں بھی شامل ہوگئے۔

اسی طرح اس کے کچھ اَور واقعات بھی ہیں۔ جہاں بیعتیں ہوں وہاں میں نے ہدایت کی تھی کہ مسجدیں بھی چھوٹی چھوٹی بنا دیا کریں یا کم از کم نماز سینٹر بنایا کریں۔ کانگو کنشاسا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ اس کے مطابق محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کانگو کنشاسا کو کئی جماعتوں میں چھوٹی چھوٹی مساجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے اور ان مساجد کیلئے نومبائعین کا جوش قابل دید ہے اور یہ جوش و جذبہ پرانے احمدیوں کے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتا ہے۔

مسجد کی تعمیر میں مخالفت اور رکاوٹیں بھی ڈالتے ہیں۔ مخالفین مخالفت بھی کرتے ہیں۔ فلپائن کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ زمبوآنگا (Zamboanga) شہر میں مرکزی مسجد کی تعمیر کیلئے غیر احمدی مسلمانوں کی مخالفت کی وجہ سے اڑھائی سالوں سے حکومت کی طرف سے تعمیر کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ مسجد کی تعمیر کی اجازت کے سلسلہ میں مختلف اعتراض ہوتے رہتے اور حکومتی دوستوں سے یہی اطلاع ملتی رہی کہ اسکے پیچھے غیر احمدی علماء کی مخالفت ہے اور کئی دفعہ مشہور کر دیا گیا کہ مسجد کی تعمیر کی اجازت کی جو درخواست ہے وہ واپس لے کر یہی درخواست کمیونٹی سینٹر لائبریری کے نام سے جمع کروا دیں تو اجازت مل جائے گی، مسجد کی نہیں ملے گی۔ بہرحال کہتے ہیں آخری اعتراض یہ کیا گیا کہ مسجد سے امن عامہ میں نقص کا خدشہ ہے۔ اس بارہ میں رپورٹ کیلئے لوکل میئر نے شہر کے انٹر فیتھ کونسل کے سربراہ ایک اٹالین پادری ہیں ان کو رپورٹ بھجوانے کو کہا۔ اٹالین پادری گذشتہ پینتالیس سال سے فلپائن میں مقیم ہیں۔ اس رپورٹ پر پادری صاحب نے لکھا کہ میں جانتا ہوں کہ مسلمان علماء اس مسجد اور احمدیوں کے خلاف ہیں مگر میرے علم کے مطابق احمدیہ جماعت ایک پُرامن جماعت ہے۔ میں (زوننگ کے) قوانین کے بارے میں تو کچھ نہیں جانتا، کچھ نہیں کہہ سکتا مگر میرے خیال میں انہیں اس علاقے میں مسجد بنانے کا پورا حق ہے کیونکہ باقیوں کو اگر مذہبی آزادی ہے تو پھر ان کو بھی حق ہے پھر۔ اس طرح بہرحال تعمیر کی اجازت مل گئی اور کام بھی شروع ہو گیا۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ایک سو تئیس (123) نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں یہاں بھی پہلے نمبر پر گھانا ہے، پھر نائیجیریا ہے، سیرالیون ہے اور اس طرح بہت سارے دوسرے افریقن ممالک بھی ہیں اور یورپ کے ممالک بھی ہیں۔ رشیا کے ممالک بھی ہیں۔

میسیڈونیا کے شہر پِش چِیُو و (Pehcevo) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے پہلے نماز سینٹر اور تبلیغی مرکز بیت الاحد کی تعمیر ہوئی ہے۔ یہاں پہلے جماعتی مرکز اور نماز سینٹر کی تکمیل مکمل ہوگئی ہے۔ اس کے سنگِ بنیاد میں دار المسیح قادیان سے منگوائی ہوئی اینٹ نصب کی گئی۔ یہ اینٹ دعا کر کے مَیں نے ان کو بھجوائی تھی۔ یہ مرکز تین منازل پر مشتمل ہے۔ پہلی منزل میں لائبریری ہے۔ جماعتی کچن ہے۔ گیسٹ روم ہیں اور وضو کی جگہ ہے۔ نیز ایک سٹور اور ہاؤس ماسٹر کی رہائش ہے۔ دوسری منزل میں مسجد کا حصہ ہے۔ مردوں اور لجنہ کیلئے علیحدہ علیحدہ نماز کی جگہ ہے نیز لجنہ کی وضو کی جگہ ہے۔ تیسری منزل میں دفتر اور مبلغ کی رہائش ہے اور یہ بھی بڑی خوبصورت بلڈنگ بن گئی ہے۔

رقیم پریس اور مختلف افریقین ممالک میں احمدیہ پرنٹنگ پریس

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے جو مختلف احمدیہ پرنٹنگ پریس ہیں ان میں بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ فارنہم کی جو پریس ہے اس کے ذریعہ سے چھپنے والی کتب کی تعداد تین لاکھ پندرہ ہزار سے زائد ہے۔ رسالے اور پمفلٹ وغیرہ اسکے علاوہ ہیں۔ اسی طرح دوسری دنیا کے ممالک کے پریس جو ہیں ان میں بھی کام ہو رہا ہے۔

وکالت تصنیف یو.کے

وکالت تصنیف یو.کے کا جو کام ہے اس کے مطابق دوران سال قرآن کریم کا اٹالین ترجمہ ریوائز (revise) ہوا ہے اور طبع ہو چکا ہے۔ اس کی تیاری میں جماعت کینیڈا اور اٹلی نے بہت محنت کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار تصانیف، جنگ مقدس، سیرۃ الابدال، شہادۃ القرآن اور اتمام الحجہ جو ہیں ان کے انگریزی ترجمے کروا کے شائع کرائے گئے ہیں۔ اسی طرح ملفوظات کی تیسری جلد کا بھی انگریزی ترجمہ ہوا ہے۔ باقی کچھ کتابوں کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی کتابوں کے بھی ترجمے ہو رہے ہیں اس سال شائع ہو جائیں گی۔ اسی طرح چینی لٹریچر میں عثمان چینی صاحب مرحوم کے حالات زندگی پر مشتمل ایک کتاب انہوں نے شائع کروائی ہے۔ اس دفعہ جو کتابیں شائع ہوئی ہیں ان کے مختلف تعارف ہیں۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تبصرے اور بیعتیں

روحانی خزائن کی بھی تیئس کی تیئس جلدیں بڑی خوبصورت جلدوں میں شائع ہوئی ہیں۔ پرنٹنگ بھی بہت اچھی ہے اور جلد بھی بہت اچھی ہے اور قیمت بھی زیادہ نہیں۔ یہاں بک سٹال میں پتہ نہیں اس دفعہ انہوں نے انتظام کیا ہے کہ نہیں لیکن بہرحال یہاں کے بک سٹال سے وکالت اشاعت سے رابطہ کر کے یہ لی جا سکتی ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کے بعد بیعتوں کے واقعات بھی ہوتے ہیں۔

آسٹریلیا سے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک آسٹریلین نوجوان گذشتہ ڈیڑھ سال سے زیرِ تبلیغ ہے۔ اسے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' پڑھنے کے لیے دی جس کے کچھ روز بعد اس نے مجھے کہا کہ اس کتاب نے مجھے حیرت زدہ کر دیا ہے۔ انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالت کے بارے میں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کیا ہے میں تصوّر بھی نہیں کر سکتا تھا کہ میں یہ کتاب ایک دن میں ختم نہیں کر سکتا تھا۔ کہتے ہیں مَیں کتاب ایک دن میں ختم کر سکتا تھا لیکن ایسے مضامین بیان کیے گئے ہیں کہ مجھے ایک ایک صفحہ کئی کئی بار پڑھنا پڑتا تھا۔ اس کتاب نے مجھے اپنے بارے میں سوچنے اور ایک اچھا انسان بننے میں بہت مدد کی ہے۔

ایک غیر احمدی ڈاکٹر کو امیر صاحب فرانس نے

کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ دی۔ اس نے کہا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو آجکل کے حالات میں مسلمانوں کیلئے ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کیلئے امن کا پیغام ہے۔ اب میرا دل آپ کے ساتھ چلنے کو کہتا ہے۔

کونگو سے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ بُکاوُوا (Bukavu) اسمبلی کے سابق نائب اسپیکر کو ’گورنمنٹ انگریزی اور جہاد‘ کا تحفہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے کتب ’’لائف آف محمدؐ‘‘ اور ’’گورنمنٹ انگریزی اور جہاد‘‘ کا کچھ حصہ دیکھنے کے بعد بتایا کہ جہاد کے حوالے سے جس طرح حضرت بانی جماعت احمدیہ نے تشریح کی ہے، ایسا لگتا ہے کہ یہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس نظریے کو تمام امت مسلمہ کو اپنانا چاہئے۔

وکالت اشاعت (طباعت)

وکالت اشاعت (طباعت) کے وکیل کہتے ہیں کہ بانوے ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال 384 مختلف کتب پمفلٹ اور فولڈر انتالیس (39) زبانوں میں چھتیس لاکھ اٹھاسی ہزار (3688000) کی تعداد میں طبع ہوئے جن میں عربی، بنگلہ، البانین، بوسنین، لتھوینین، لیٹوین، سواحیلی، کرونڈی وغیرہ بہت ساری زبانیں شامل ہیں۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

وکالت اشاعت (ترسیل) کے مطابق جو کتابیں مختلف ممالک میں بھجوائی گئیں ان کی تعداد پچھتر ہزار سات سو پینتالیس (75745) ہے۔ اس کے علاوہ فری لٹریچر بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔ دنیا کے 90 ممالک میں پانچ سو اکانوے (591) سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام ہو چکا ہے جن کیلئے لندن اور قادیان سے کتابیں بھجوائی جاتی ہیں۔ قادیان میں بھی کافی لٹریچر چھپتا ہے۔

نمائشیں، بک سٹالز

نمائشیں، بک سٹالز کے ذریعہ بھی انیس سو ستر نمائشوں کی جو موصولہ رپورٹس ہیں ان کے مطابق ان نمائشوں میں شامل ہونے والے تقریباً پونے دو لاکھ افراد تھے۔ اسکے علاوہ دو ہزار سات سو سینتالیس بک سٹالز اور بک فیئرز لگائے گئے اور بکثرت لوگ ان میں بھی شامل ہوئے۔

انڈیا میں گوہاٹی بُک فیئر کے موقع پر ایک نیپالی ہندو دوست نے ایک تبلیغی گفتگو کے دوران ایک ہندو دوست جو کہ پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر ہیں ان کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ پہلے میں اسلام کو ایک سخت اور کٹر مذہب سمجھتا تھا لیکن جماعت احمدیہ سے جب مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتہ چلا تو میرا ذہن بدلا۔ بُک فیئر کے ذریعہ سے جو لوگ اپنے خیالات بدلتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام کی جو پُرامن تعلیم ہے اسے لوگوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے تا کہ ایسے لوگ جو اسلام کا نام سنتے ہی خوفزدہ ہو جاتے ہیں انہیں بھی حقیقی اسلام کا پتہ چلے۔ اسلام کی پرامن تعلیم کو دنیا تک پہنچانے کا کام صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔

آسٹریلیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک بُک سٹال ختم ہونے والا تھا۔ ایک بڑی عمر کے بزرگ آسٹریلین آئے اور کہنے لگے کہ آپ کا طریقہ تبلیغ مجھے بڑا پسند آیا ہے۔ آپ اپنے عقائد زبردستی کسی پر ٹھونستے نہیں بلکہ اپنے کردار کے ساتھ اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کر رہے ہیں جبکہ عیسائی اپنا دین ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح آسام میں، فجی میں اَور ملکوں میں بک فیئر ہوا وہاں کے بھی تاثرات ہیں۔

اسی طرح لیف لیٹس (leaflets) تقسیم کیے گئے جو 103 ممالک میں مجموعی طور پر انہتر لاکھ چوراسی ہزار (6984000) لیف لٹس تقسیم ہوئے اور اسکے ذریعہ سے ایک کروڑ اڑسٹھ لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچے۔ اس میں جرمنی سرفہرست ہے۔ پھر یوکے ہے، آسٹریلیا ہے، ہالینڈ ہے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، فرانس، امریکہ وغیرہ ہے۔

تنزانیہ سے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کالوُ (Kalo) میں جماعت کی بہت مخالفت تھی۔ صورتحال ایسی بن گئی کہ وہاں تبلیغ کرنا بہت مشکل تھا مگر ایک دن ہم وہاں گئے اور جماعت کے تعارف پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے واپس آ گئے۔ اگلے دن ایک آدمی نے فون کیا کہ آپ ہمارے گاؤں آئیں۔ ہم جماعت کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم وہاں گئے اور تبلیغ کی اور پانچ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس گاؤں میں مخالفت کی وجہ سے ہم سوچ رہے تھے کہ تبلیغ ممکن نہیں وہاں خدا تعالیٰ نے پمفلٹس کی تقسیم کے نتیجہ میں پانچ بیعتیں عطا کر دیں۔

برکینا فاسو، کوُپیلا (Kupla) کے مبلغ کہتے ہیں کہ ایک تبلیغی پروگرام کے تحت ریجن کے ڈائریکٹر ایجوکیشن سے ریجن کے تمام سکولوں اور کالجوں میں اسلام احمدیت کے امن کے پیغام کو پہنچانے کی اجازت لی۔ چنانچہ تمام سکولوں اور کالجوں میں جماعتی پمفلٹس کی تقسیم ہوئی تبلیغ کا اہتمام کیا گیا۔ لیکن ایک کالج میں مسلمانوں کی ایک تنظیم نے حکومتی اجازت کے باوجود تبلیغ کرنے سے، پمفلٹ دینے سے روک دیا اور سخت مخالفت کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں خاص فضل فرمایا اور اس کے ساتھ والے دو کالجز سے چھ اساتذہ جس میں ایک کالج کے ڈائریکٹر بھی شامل تھے اس تبلیغی پروگرام سے متاثر ہو کر جلسہ سالانہ برکینا فاسو میں شامل ہوئے اور دوران جلسہ ایک کالج کے ڈائریکٹر نے جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کیا اور تمام حاضرین جلسہ کے سامنے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ کے اس ماحول کو دیکھنے کے بعد میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ آج میں عیسائیت چھوڑ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آتا ہوں۔ لیف لیٹس کی تقسیم کے ذریعہ سے فرانس میں بھی بڑے رابطے ہوئے۔ نیپال میں بھی بک سٹالز وغیرہ کے ذریعہ سے فائدہ ہو رہا ہے۔

عربی ڈیسک

عربی ڈیسک، اس سال چھوٹی بڑی تیرہ کتب پرنٹنگ کیلئے بھجوائی گئیں۔ عربی زبان میں جو پمفلٹ تیار ہوا ہے اس کی تعداد 153 تھی جو تیرہ پمفلٹس کے بعد اب 166 ہو گئی ہے۔ روحانی خزائن جلد اکیس، براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد تئیس (چشمہ معرفت، پیغام صلح، ایام صلح) پھر تفسیر کبیر جلد اول، تقدیرِ الٰہی، عرفانِ الٰہی، برکاتِ خلافت اور اسی طرح اور بہت سارا لٹریچر عربی میں بھی اللہ کے فضل سے شائع ہو رہا ہے۔

رشین ڈیسک

رشین ڈیسک، اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشین ڈیسک کو گذشتہ گیارہ سال سے یہ توفیق مل رہی ہے کہ وہ خطبات کا باقاعدہ ترجمہ بھی کر رہا ہے اور پھر ٹرانسکرائب کر کے الفضل کیلئے بھی بھیجتا ہے اور یہاں بھی لٹریچر شائع ہو رہا ہے اور ساتھ کے ساتھ رشیا میں تقسیم بھی ہو رہا ہے۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک، یہ بھی جہاں لٹریچر کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ کتب کا ترجمہ کر رہے ہیں وہاں خطبات کا بھی ترجمہ کرتے ہیں اور دوسرے جو انتظامی کام ہیں ان میں بھی ترجمہ کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

پھر بنگلہ ڈیسک

پھر بنگلہ ڈیسک ہے۔ ایم ٹی اے پر اکتالیس گھنٹے کے بنگلہ لائیو پروگرام ’’شوتیر شوندھائے‘‘ پیش کیے گئے۔ ان پروگراموں کے ذریعہ بنگلہ دیش اور مغربی بنگال میں 78 بیعتیں حاصل ہوئیں۔ اسی طرح یہ خطبات کا ترجمہ بھی کرتے ہیں اور لٹریچر کے ترجمہ میں بھی مدد کر رہے ہیں۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک ہے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب ’’اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل‘‘ کا چینی ترجمہ کروایا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی کتاب ’’ہمارا خدا‘‘ کا ترجمہ کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب ’’سیرت حضرت مسیح موعودؑ‘‘ کا ترجمہ آخری مراحل میں ہے۔ ان شاء اللہ جلد شائع ہو جائے گا اور اس طرح یہ اور لٹریچر بھی ترجمہ کر رہے ہیں اور شائع کر رہے ہیں۔

انڈونیشین ڈیسک

انڈونیشین ڈیسک جو ہے، اس میں بھی ترجمہ کا کام ہو رہا ہے۔ ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جلد اول کا ترجمہ نصف سے زائد ہو چکا ہے۔ باقی لٹریچر بھی یہ ترجمہ کر رہے ہیں۔ خطبات کا ترجمہ بھی کرتے ہیں۔

ترکش ڈیسک

اور ترکش ڈیسک جو ہے۔ انہوں نے بھی دوران سال تراجم کر کے بعض کتب شائع کی ہیں۔ ان کتب میں پیغام صلح، ستارہ قیصریہ، تجلیات الٰہیہ، ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی، معیار المذاہب، تحفہ قیصریہ وغیرہ کتابیں، اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی کتابیں اسلام میں اختلافات کا آغاز، حقیقۃ الرؤیا، تقدیرِ الٰہی، ملائکۃ اللہ وغیرہ کے ترجمے کیے ہیں اور شائع ہوئی ہیں۔

سواحیلی ڈیسک

پھر سواحیلی ڈیسک ہے۔ اس میں ایم ٹی اے افریقہ پر نشر ہونے والے تمام پروگراموں کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہے اور قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ ریکارڈ کروایا جا رہا ہے۔ اسی طرح لٹریچر میں بھی یہ لوگ مدد کر رہے ہیں۔

سپینش ڈیسک

سپینش ڈیسک جو ہے۔ یہ جہاں سپینش زبان میں خطبات کا باقاعدہ ترجمہ کرتے ہیں وہاں یہ لٹریچر بھی ترجمہ کر رہے ہیں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیار المذاہب، تحفہ قیصریہ، سچائی کا اظہار، تجلیات الٰہیہ، حجۃ الاسلام وغیرہ کتابیں اور اس کے علاوہ اَور بھی شامل ہیں۔ ان کی نظرِ ثانی دورانِ سال مکمل ہوئی ہے۔ ان شاء اللہ جلد شائع ہو جائیں گی۔

پریس اور میڈیا آفس

پھر پریس اور میڈیا آفس ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے اور ان کے 102 مضامین اور خبریں پریس میں شائع ہوئی ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کے ذریعہ سے دو کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پہ ان کے بہت سارے پروگرام ہوئے ہیں۔ صحافیوں سے ملاقاتیں بھی دوران سال انہوں نے کافی کی ہیں۔

الاسلام ویب سائٹ

پھر الاسلام ویب سائٹ ہے۔ قرآنِ کریم سرچ کی نئی ویب سائٹ openquran.com کا آغاز ہوا اور یہاں جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر دوسرے ورشن کا افتتاح ہو رہا ہے۔ الاسلام پر قرآن کریم پڑھنے اور سننے کیلئے جدید دیدہ زیب readquran.app کا اجرا ہوا ہے۔ انگریزی زبان میں 316/اور اردو زبان میں ایک ہزار کتب ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ انگریزی زبان میں چھ نئی کتب ایمازون (amazon)، گوگل (google) اور ایپل (Apple) پر شائع کی گئی ہیں۔ اب تک کل اکہتر کتب ان پلیٹ فارمز پر شائع ہو چکی ہیں۔ اردو اور انگریزی میں دس نئی آڈیو کتب تیار کی گئی ہیں۔ اس طرح اب تک اردو میں ستہتر (77) اور انگریزی میں چالیس کتب کی آڈیو فائلز تیار ہو چکی ہیں۔ خطباتِ جمعہ کا بھی ترجمہ ہوتا ہے۔ بیس زبانوں میں آڈیو اور ویڈیو دستیاب ہے۔ اسکے علاوہ مختلف تقاریر پریس وغیرہ کی سٹیٹمنٹس پر کام یہ کر رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے کافی کام ہوا ہے۔

ایم.ٹی.اے.انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل جو ہے، اسکے اللہ کے فضل سے آٹھ چینلز چوبیس گھنٹے نشریات پیش کر رہے ہیں جس میں مستقل عملہ بھی ہے اور والنٹیئرز بھی بہت سارے ہیں۔ ان چینلز پر اس وقت سترہ مختلف زبانوں میں رواں ترجمے نشر کیے جا رہے ہیں۔ جن میں انگریزی، عربی، فرانسیسی، جرمن، بنگلہ، سواحیلی، افریقن، انگریزی، انڈونیشین، ترکی، بلغارین، بوزنین، ملیالم، تامل، روسی، پشتو، ہسپانوی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایسی مجلسوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے جو دین سے
دُور لے جانے والی ہوں، جو صرف کھیل کود میں مبتلا کرنے والی ہوں
(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2004ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایسی مجالس سے ہی سلامتی ملتی ہے......
جہاں خدا کا ذکر ہو رہا ہو، اس کے دین کی عظمت کی باتیں ہو رہی ہوں
(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2004ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

اور سندھی زبانیں شامل ہیں۔

اسکے علاوہ گھانا کا ایم ٹی اے بھی ہے۔ 15 جنوری کو ڈیجیٹل چینل گھانا کا افتتاح ہوا تھا اور اسی طرح وہاں گھانا میں بھی اب ایم ٹی اے کے ذریعہ سے کافی کام ہو رہا ہے اور سیٹلائٹ کے علاوہ عام انٹینا پہ بھی چینل دکھایا جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ ایم ٹی اے سے مختلف ٹی وی چینلز پروگرام لے کر اپنے چینلوں پر دکھاتے ہیں۔

ایم ٹی اے افریقہ کافی وسعت اختیار کر گیا ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ ایم ٹی اے افریقہ کے دو چینلز افریقن زبانوں میں ہمہ وقت نشریات پیش کر رہے ہیں۔ ایم ٹی اے افریقہ کی برانچز کی تعداد گیارہ ہو چکی ہے۔ مختلف سٹوڈیوز میں یوروبا اور ہاؤسا، چوئی اور سواحیلی، فرنچ اور کریول زبان میں پروگرام تیار ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہاب آدم سٹوڈیو کو بھی اس سال اَپ گریڈ کیا گیا۔ گیمبیا کا سٹوڈیو بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ان کے پروگرامز دیکھ کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں بھی ہوتی ہیں۔

کیمرون کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ یہاں دارالحکومت سے چالیس کلومیٹر دور ایک چھوٹا شہر ہے وہاں ایک دوست بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں کافی عرصہ سے یوٹیوب پر ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا اور جماعت کی تعلیمات کا کافی علم ہے۔ جب میرا دل مطمئن ہو گیا کہ جماعت سچی ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام امام مہدی اور مسیح موعود ہیں اور میرے ایک عزیز جو آئیوری کوسٹ میں رہتے ہیں وہ احمدی تو نہیں لیکن ان کو جماعت کا علم تھا۔ ان سے رابطہ کر کے پوچھا کہ یہ جماعت کیسی ہے تو انہوں نے بتایا کہ جماعت سچی ہے اور انہوں نے کیمرون میں ہمارے معلم سلمان کا نمبر دیا اور اب وہ بیوی بچوں سمیت جماعت میں شامل ہو گئے ہیں اور باقاعدگی سے خطبہ بھی سنتے ہیں۔

اسی طرح گیمبیا سے رپورٹ ہے۔ لکھتے ہیں کہ ایک سابق منسٹر کہتے ہیں کہ میں نے آج تک ایسا چینل نہیں دیکھا جس کے پروگراموں کا معیار بہت ہی اعلیٰ اور پروفیشنل ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر جو پیغام اس چینل کے ذریعہ سے پھیلایا جا رہا ہے وہ اور بھی شاندار ہے۔ کہتے ہیں میں تو اپنے فارغ وقت میں صرف ایم ٹی اے دیکھتا ہوں۔

سیرالیون سے ایک نوجوان کہتے ہیں کہ میں نے امام جماعت کے مختلف پیس کانفرنسز سے خطابات سنے جن میں صرف اور صرف امن کا پیغام تھا۔ آج دنیا کو امن کی ضرورت ہے اس لیے میں نے احمدیت کے بارے میں پڑھنا شروع کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح کی یہ باتیں سننے کے بعد میرا مبلغ سے رابطہ ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔

ریڈیو سٹیشنز

اس وقت جماعت احمدیہ کے ریڈیو سٹیشنز کی تعداد ستائیس ہے جس میں مالی میں سترہ، برکینا فاسو میں چار، سیرالیون میں تین ہیں۔ اسکے علاوہ باقی ملکوں میں بھی ایک ایک دو دو ہیں۔ ان کے ذریعہ سے بھی بڑا تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ ترکی زبان میں ''صدائے اسلام'' کے نام سے انٹرنیٹ ریڈیو کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہ بھی اب شروع کیا ہے۔ اچھا کام کر رہا ہے۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرامز

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرامز جو ہیں ان میں چوبیس گھنٹے کی نشریات کے علاوہ انہتر ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر جماعت کو اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس سال پانچ ہزار اڑسٹھ (5068) ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ ایک ہزار آٹھ سو ستہتر (1877) گھنٹے وقت ملا۔ اسی طرح ریڈیو سٹیشنز کے علاوہ مختلف ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ بھی سینتالیس ہزار آٹھ سو (47800) گھنٹے پر مشتمل دس ہزار آٹھ سو اکتیس (10831) پروگرام نشر ہوئے اور کہتے ہیں کہ ٹی وی اور ریڈیو کے ان پروگراموں کے ذریعہ سے محتاط اندازے کے مطابق تینتیس کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ سے قبول احمدیت کے واقعات

احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ سے قبول احمدیت کے واقعات بھی ہو رہے ہیں۔ مالی سے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ جب بھی غیر از جماعت احباب سے افریقہ سے متعلق بات ہو تو وہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ افریقہ میں لوگ اپنی کم علمی اور رغبت کے باعث جماعت میں داخل ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ تاثر سراسر غلط ہے۔ مثال کے طور پر سکاسو ریجن میں کچھ عرصہ قبل زکریا جاکیتے (Zakariay Diakite) صاحب کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ زکریا صاحب پیشے کے اعتبار سے ٹیچر ہیں اور انگریزی اور فرنچ زبان پر عبور رکھتے ہیں۔ انہوں نے بیعت کے وقت بتایا کہ وہ گذشتہ سات سال سے ریڈیو احمدیہ کو سن رہے ہیں اور جماعت کے متعلق ہر زاویے سے تحقیق کرنے کے بعد بیعت کرنے آئے ہیں اور بتایا کہ آج دنیا کی سب سے بڑی حقیقت جماعت احمدیہ ہے۔

اسی طرح اس ریجن کے ایک گاؤں ویلینی (Welina) کے امام قاسم صاحب بیعت کر کے احمدیہ جماعت میں شامل ہوئے۔ وہ بیعت کرنے کیلئے احمدیہ مشن ہاؤس تشریف لائے اور بتایا کہ انہوں نے اپنی تعلیم مراکش میں مکمل کی ہے اور وہ عربی اور فرنچ زبان میں مہارت رکھتے ہیں اور ایک لمبا عرصہ ریڈیو احمدیہ سننے اور جماعت احمدیہ سے متعلق مکمل تحقیق کے بعد اب ان کے پاس بیعت کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہا۔

پھر مالی سے معلم صاحب کہتے ہیں کہ ایک شخص ہمارے مشن ہاؤس آیا اور بتایا کہ میں باقاعدگی سے آپ کا ریڈیو سنتا ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں اور یہ پڑھے لکھے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ کوئی لٹریچر فرنچ زبان میں ہے تو وہ مجھے دیں تا کہ میں اس سے بھی استفادہ کروں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دوں اور اس طرح وہ بیعت کرنے کے بعد لٹریچر بھی لے کے گئے۔ اسی طرح لوگوں میں ریڈیو سننے کے بعد، تربیتی پروگرام سننے کے بعد، خطبات سننے کے بعد اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ تربیت بھی اس ذریعہ سے بڑی اچھی اعلیٰ رنگ میں ہو رہی ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ کہتے ہیں کہ ریڈیو پروگراموں سے غیروں میں بھی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ ایک پڑھے لکھے دوست ماگویلا (Magwila) صاحب جو پیشے کے لحاظ سے انجنیئر ہیں ایک دن ریڈیو احمدیہ کے پروگرام سے متاثر ہو کر ہماری مسجد آ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ریڈیو احمدیہ کے پروگرام باقاعدگی سے سنتے ہیں اور خاص طور پر عقیدہ وفات مسیح کے بارے میں جماعتی موقف حقیقت کے قریب معلوم ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ اسلامی تعلیمات کی جو تشریح پیش کرتی ہے وہ بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے اور اس دور کے بارے میں مسائل کا حل بھی پیش کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں میں احمدیہ ریڈیو سننا کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔

تحریکِ وقفِ نو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں واقفینِ نَو کی تعداد اب پچھتر ہزار پانچ سو بائیس (75522) ہے جس میں چوالیس ہزار چھ سو ستانوے (44697) لڑکے اور تیس ہزار آٹھ سو پچیس (30825) لڑکیاں ہیں۔ اس سال جو نئے واقفین شامل ہوئے ہیں ان کی تعداد دو ہزار آٹھ سو چھپن (2856) ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفینِ نو کی تعداد چونتیس ہزار چھ سو بائیس (34622) ہے جس میں لڑکے بائیس ہزار اور لڑکیاں بارہ ہزار سے اوپر ہیں۔ پاکستان میں واقفین نو زیادہ ہیں۔ پھر جرمنی ہے۔ پھر یوکے ہے۔ پھر انڈیا اور پھر کینیڈا ہے۔

شعبہ مخزن تصاویر

شعبہ مخزن تصاویر کے تحت بھی تصویروں کا ریکارڈ رکھنے کا کام اچھا ہو رہا ہے۔

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز کا شعبہ ہے۔ اس کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 119 سال ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا اجرا فرمایا تھا۔ یہ رسالہ انگریزی میں ماہوار اور جرمن میں ہر دوسرے ماہ جبکہ فرنچ اور سپینش میں سہ ماہی شائع ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ چار مختلف زبانوں میں ہر سال تقریباً ایک لاکھ ستانوے ہزار کی تعداد میں پرنٹ ہوا۔ اسکی ویب سائٹ بھی ہے۔ دوران سال دو لاکھ پچاس ہزار سے زائد مرتبہ ریویو آف ریلیجنز کی ویب سائٹ کو دیکھا گیا اور انسٹاگرام اور ٹوئٹر اور فیس بک کے ذریعہ پانچ ملین افراد تک رسائی حاصل ہوئی۔ یوٹیوب چینل کے ذریعہ ستاسی ہزار سبسکرائبرز ہیں اور اس سال دو ملین سے زائد مختلف ویڈیوز کو دیکھا گیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کام کر رہا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی بعض کتابیں بھی اس میں شائع ہو رہی ہیں۔ انہوں نے ایک God Summit بھی آرگنائز کیا تھا۔ اس کے بھی بڑے اچھے نتائج آئے اور لوگ بڑے متاثر ہوئے۔ انہوں نے اپنے بڑے اچھے فیڈ بیک دیے کہ پروگرام دیکھ کے ہمیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل

پھر الفضل انٹرنیشنل ہے۔ یہ 27 مئی 2019ء سے ہفتہ میں دو روز شائع ہو رہا ہے اور اس میں خطبات اور باقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی اچھا ترقی کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ سے بھی اس کو پڑھا جا رہا ہے۔

الحکم

الحکم ہفت روزہ ہے۔ اس کو بھی سوشل میڈیا کے ذریعہ کافی دیکھا جا رہا ہے، پڑھا جا رہا ہے اور انگریزی دان نوجوان اس اخبار سے خوب استفادہ کر رہے ہیں۔ یہ بھی اچھا کام کر رہے ہیں۔ مضامین بھی ان کے اچھے علمی ہوتے ہیں اور تاریخی بھی ہوتے ہیں۔

اخبارات میں جماعتی خبروں کے مضامین کی جو اشاعت

اخبارات میں جماعتی خبروں کے مضامین کی جو اشاعت ہوئی وہ مجموعی طور پر دو ہزار اکیس (2021) اخبارات نے تین ہزار دو سو چوہتر (3274) جماعتی مضامین اور آرٹیکلز شائع کیے جو مجموعی طور پر تقریباً تینتیس کروڑ سے زائد افراد تک پہنچے۔

احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر

احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر ہے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تاریخی کام اور تاریخی مواد جمع کیا جا رہا ہے۔ کافی اچھا کام ہو رہا ہے اور مسلمانان ہند کیلئے جماعت احمدیہ کی جو خدمات ہیں ان کا بھی اس میں ذکر ہے۔ اسکے بارے میں بھی یہ کام کر رہے ہیں۔ کافی تحقیق کر رہے ہیں۔

مرکزی شعبہ آئی ٹی

مرکزی شعبہ آئی ٹی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے اور یہ آئی ٹی کے شعبہ کو مختلف دفاتر میں آرگنائز کرنے کا کام کر رہے ہیں۔

انٹرنیشنل عربک انگلش ٹرانسلیشن ڈیسک

انٹرنیشنل عربک انگلش ٹرانسلیشن ڈیسک ہے۔ یہ بھی اللہ کے فضل سے انگریزی سے عربی میں لٹریچر اور کتابیں اور ترجمہ کر رہے ہیں اور عربی سے انگلش میں ترجمہ کر رہے ہیں اور انہوں نے بھی کافی اچھا کام کیا ہے۔ بعض لٹریچر اور عربی کتب کا انگلش میں جو ترجمہ ہو رہا ہے اس میں یہ معاونت بھی کرتے ہیں۔

مرکزی شعبہ AMJ

مرکزی شعبہ AMJ کے تحت بھی ہمارے انجنیئرز اور آرکیٹکٹ مختلف مشنوں میں جا کے ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔ اچھا کام کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ✡ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں ✡ وہ نہیں جاگتے سَو بار جگایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا ✡ نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دِینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا ✡ کوئی دِکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں خاص طور پر افریقن مما لک میں Water for life کا اور سولر سسٹم کا اور افریقہ میں ماڈل ولیجز کا یہ بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ بعض دوسری چیریٹی آرگنائزیشن کے ساتھ مل کے یا دوسرے کمپنیوں کے ساتھ مل کے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نلکے لگانے، دوسرے کام کرنے کا اور خدمت خلق کا کافی کام کیا ہے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں جو ہے۔ اس کے بارہ مما لک میں سینتیس ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں میں انچاس (49) مرکزی اور چودہ (14) مقامی ڈاکٹرز خدمت انجام دے رہے ہیں۔ گیارہ مما لک میں پانچ سو ترانوے (593) ہائر سیکنڈری سکولز اور جونیئر سیکنڈری سکولز اور مڈل سکولز، پرائمری سکولز کام کر رہے ہیں۔ یہاں بھی اکیس مرکزی اساتذہ کام کر رہے ہیں۔

انصار اللہ (یوکے) نے برکینا فاسو میں ایک مسرور آئی انسٹی ٹیوٹ کی تعمیر کی ہے جو عنقریب ان شاء اللہ کام شروع کر دے گا۔ یہ بھی بڑی خوبصورت بلڈنگ ہے اور بڑے اچھے انتظامات کے تحت تمام سہولیات کے ساتھ انہوں نے یہ ہسپتال بنایا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ کے تحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ دنیا کے ساٹھ مما لک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے اور ہنگامی حالات میں بھی مختلف ملکوں میں یہ بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ آنکھوں کے فری آپریشن بھی ان کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں۔ فری میڈیکل کیمپس بھی لگ رہے ہیں۔ خون کے عطیات بھی ان کے ذریعہ سے دیے جا رہے ہیں۔ چیریٹی واک میں بھی انہوں نے کافی کام کیا ہے اور اللہ کے فضل سے جب غریب ملکوں میں جا کے یہ مدد کرتے ہیں چاہے وہ آنکھوں کے آپریشن ہیں یا پانی کی فراہمی ہے یا دوسرے کام ہیں اس سے لوگوں کو جو خوشی ہوتی ہے وہ دیکھنے کے قابل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر مختلف طبقوں میں جا کے یہ تحفے تحائف بھی دیتے ہیں جہاں قیدی بھی شامل ہیں۔

نومبائعین سے رابطے اور بحالی

نومبائعین سے رابطے اور بحالی جو ہے۔ دوبارہ واپس آنا یا دوبارہ تعلق واسطہ پیدا ہونا جو ایک لمبا عرصہ عدم رابطہ کی وجہ سے ختم ہو گیا تھا۔ یا کسی وجہ سے پیچھے ہٹ گئے تھے اس میں نائیجیریا نے اس سال زیادہ کام کیا ہے۔ پھر مالی میں، سیرالیون میں، سینیگال میں، کیمرون، آئیوری کوسٹ وغیرہ میں کام ہوا ہے۔

نومبائعین کیلئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز

نومبائعین کیلئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ چھ ہزار سات سو پینسٹھ (6765) جماعتوں میں نومبائعین کیلئے تیس ہزار سات سو پچپن (30755) تربیتی کلاسز منعقد کی گئیں۔ ان میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ اٹھارہ ہزار ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار سے زائد اماموں کو تربیت بھی دی گئی۔

(باقی آئندہ)

(شکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7/دسمبر 2021)

نماز جنازہ غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18/نومبر 2021ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆محترم منور احمد بٹ صاحب ابن مکرم صدیق احمد بٹ صاحب (آف کینیا حال ومبلڈن، یو.کے)

13/نومبر 2021ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت محمد بخش بٹ صاحب رضی اللہ عنہ آف کڑیانوالہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم کو کینیڈا میں قیام کے دوران کئی سال تک انٹاریو جماعت کے صدر کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ جب بروک ووڈ قبرستان کی جگہ خریدی گئی تو آپ نے اس کیلئے خصوصی چندہ ادا کرنے کی توفیق پائی۔ مرحوم، انتہائی نیک، پرہیز گار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت ملنسار، غُرباء کا خیال رکھنے والے اور خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 2 بیویوں کے علاوہ 5 بیٹیاں اور 2 بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم منور احمد میلو صاحب
ابن مکرم چودھری فتح محمد صاحب مرحوم (جرمنی)

14/ستمبر 2021ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے جرمنی میں مختلف مقامی عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ شعبہ نیشنل آڈٹ میں خدمت کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کے پابند، نہایت خوش اخلاق، ملنسار، ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(2) مکرم امتیاز احمد راجیکی صاحب (امریکہ)

27/اکتوبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مکرم مولوی برکات احمد راجیکی صاحب درویش قادیان وواقف زندگی کے بیٹے تھے۔ مرحوم امریکہ میں شعبہ تعلیم القرآن ووقف عارضی کے ابتدائی کارکنان میں سے تھے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک، علمی ذوق رکھنے والے، سادہ مزاج، متوکل علی اللہ اور دوسروں کی خدمت کیلئے ہمہ وقت کمر بستہ ایک نافع الناس وجود تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا شامل ہے۔

(3) مکرم ڈاکٹر بشیر احمد بٹ صاحب (نواب شاہ، سندھ)

29/اکتوبر 2021ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1953ء میں آپ کو راولپنڈی میں اور بعد ازاں کنڈیارو ضلع نواب شاہ میں انتہائی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ 1974ء میں آپ کے بڑے بھائی مکرم رشید احمد بٹ صاحب کو شہید کر دیا گیا۔ پھر ایک اَور بھائی اور بیٹے پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا جس میں وہ اللہ کے فضل سے محفوظ رہے۔ نیز آپ کے خلاف بھی قتل کے منصوبے بنائے گئے مگر آپ ہمیشہ بڑی بہادری اور جواں مردی سے ان تمام حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرم حبیب احمد صاحب (ٹورانٹو، کینیڈا)

22/اکتوبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے ٹی آئی ہائی سکول ربوہ میں ٹیچنگ کے ساتھ ساتھ ایم اے فلاسفی اور ایم اے انگلش کی تعلیم مکمل کی پھر سیرالیون میں بطور استاد و پرنسپل اور بعد ازاں جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور پروفیسر شعبہ انگریزی خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بے حد شفیق اور خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(5) مکرمہ شاہدہ سلطان صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد اکرم شفیق صاحب (ملواکی، امریکہ)

31/جولائی 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ کراچی میں دس سال تک بہت سارے بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ تکلیف دہ بیماری کا بہت ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی ہمشیرہ اور مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ کی نسبتی بہن تھیں۔

(6) مکرمہ حفیظہ بی بی صاحبہ (یو.کے)

8/ستمبر 2021ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(7) مکرم مبشر احمد مان صاحب
ابن مکرم بشیر احمد مان صاحب (ربوہ)

26/جون 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو، نیک فطرت اور خلافت سے اطاعت ومحبت کا تعلق رکھنے والے ایک فدائی احمدی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(8) مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین خادم صاحب (ریٹائرڈ معلم وقف جدید حال یو.کے)

4/نومبر 2021ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے نہایت نامساعد حالات کے باوجود شوہر کے ساتھ وقف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے زندگی گزاری۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ پیار کرنے والی ایک نیک اور ہمدرد خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(9) مکرم اسرائیل دیوان صاحب (بنگلہ دیش)

19/اگست 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے لمبا عرصہ بطور معلم جماعت خدمت کی توفیق پائی اور ایک مثالی معلم تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کئی سال لوکل جماعت میں صدر کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کے داماد مکرم ظفر احمد صاحب جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش میں استاد کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(10) مکرم ناصر محمود باجوہ صاحب
ابن مکرم چودھری بشیر اصغر باجوہ صاحب (یو.کے)

13/اکتوبر 2021ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کی ابتدائی رہائش نیو مالڈن میں تھی۔ بعد ازاں پولیس میں ملازمت کی وجہ سے مختلف جگہوں پر تبدیل ہوتے رہے۔ آپ کے والد کو کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب (رضا کار کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یوکے) کے برادر نسبتی تھے۔

(11) مکرم سید ابراہیم سلیمان صاحب
(چٹاگانگ، بنگلہ دیش)

29/جنوری 2020ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم ایک آرکیٹیکٹ تھے اور چٹاگانگ کی مسجد کی تعمیر میں طویل عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم فیروز عالم صاحب (انچارج بنگلہ ڈیسک) کے سسر تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆

جہیز کی نمائش ایک غلط رسم ہے

”شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں، جیسے بری کو دکھانا یا وہ سامان جو دولہا والے دولہن کیلئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار، باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے۔ اسلام تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے، باقی سب فضول رسمیں ہیں۔ ایک تو بری یا جہیز کی نمائش سے اُن لوگوں کا مقصد جو صاحبِ توفیق ہیں صرف بڑھائی کا اظہار کرنا ہوتا ہے کہ دیکھ لیا ہمارے شریکوں نے بھائی بہن یا بیٹا بیٹی کو شادی پر جو کچھ دیا تھا ہم نے دیکھو کس طرح اس سے بڑھ کر دیا ہے۔ صرف مقابلہ اور نمود و نمائش ہے......صرف رسموں کی وجہ سے، اپنا ناک اونچا رکھنے کی وجہ سے غریبوں کو مشکلات میں، قرضوں میں نہ گرفتار کریں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں اور بیعت کی دس شرائط پر پوری طرح عمل کریں گے......جبکہ بیعت کرنے کے بعد تو وہ یہ عہد کر رہا ہے کہ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت مکمل طور پر اپنے او پر طاری کر لے گا۔ اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم رواج اور ہوا و ہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔“

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں، صفحہ 101 تا 103)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ قادیان)

سجدے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا قرب عطا کرے

اللہ سے کہو جو دولت میں تجھ سے مانگ رہا ہوں وہ تم ہی ہو، مجھے پیسہ نہیں چاہیے، مجھے دنیا نہیں چاہئے، مجھے تیرا قرب چاہیے

اللہ سے یہ دعا کرو کہ جس عہد کے ساتھ تم جامعہ احمدیہ میں آئے ہو اللہ تعالیٰ اس عہد کو پورا کرنے کی، نبھانے کی توفیق دے

اور تم ایک اچھے مربی اور مبلغ بن کے نکلو اور اپنی قوم میں تبلیغ کرکے اس قوم کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکانے والے بنو

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے اہم سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط 24)

سوال اس سوال پر کہ روزے کے دوران اگر کسی خاتون کے ایام حیض شروع ہوجائیں تو اسے روزہ کھول لینا چاہیے یا اس روزہ کو مکمل کر لینا چاہیے۔ نیز جب یہ ایام ختم ہوں تو سحری کے بعد پاک صاف ہوسکتے ہیں یا سحری سے پہلے پاک ہونا ضروری ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 30؍اپریل 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب عورت کی اس فطرتی حالت کو قرآن کریم نے ’’أَذًى‘‘ یعنی تکلیف کی حالت قرار دیا ہے۔ اور اسلام نے اس کیفیت میں عورت کو ہر قسم کی عبادات کے بجا لانے سے رخصت دی ہے۔ اس لیے جس وقت ایام حیض شروع ہوجائیں اسی وقت روزہ ختم ہوجاتا ہے اور ان ایام کے پوری طرح ختم ہونے پر اور مکمل طور پر پاک ہونے کے بعد ہی روزے رکھے جاسکتے ہیں۔ نیز جو روزے ان ایام میں (بشمول آغاز اور اختتام والے دن کے) چھوٹ جائیں، ان روزوں کو رمضان کے بعد کسی وقت بھی پورا کیا جاسکتا ہے۔

سوال ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام اپنے خط میں حضرت ثوبانؓ سے مروی ایک حدیث کہ ’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے ایک خزانہ کی خاطر تین شخص قتال کریں گے (اور مارے جائیں گے) تینوں خلیفوں (حکمران) کے بیٹے ہوں گے لیکن وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہ ملے گا۔ پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے قبل کسی نے ایسا قتل نہ کیا ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے کچھ اور باتیں بھی ذکر فرمائیں جو مجھے یاد نہیں، پھر فرمایا جب تم ان (مہدی) کو دیکھو تو ان کی بیعت کرو اگرچہ تمہیں برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے۔ کیونکہ وہ خلیفۃ اللہ المہدی ہیں۔‘‘ درج کرکے اس کے ایک حصہ کی تشریح کرکے اس بارے میں حضور کی رائے دریافت کی۔ نیز حدیث کے ایک حصہ کے بارے میں مزید وضاحت چاہی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 30؍مئی 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب آپ نے اس حدیث کا حوالہ البحر الزخار سے درج کیا ہے جبکہ یہ حدیث صحاح ستہ میں سے سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی میں بھی روایت ہوئی ہے۔ حدیث میں بیان کنز اور خلیفوں کے بیٹوں کے بارے میں آپ کی بیان کردہ تشریح ایک ذوقی تشریح ہے۔

میرے خیال میں اس حدیث میں آنحضور ﷺ نے امت مسلمہ میں آئندہ زمانے میں نمودار ہونے والے مختلف واقعات کی خبر دی ہے۔ جن میں بعض واقعات دنیاوی امور سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض روحانی امور سے متعلق ہیں۔ خزانے سے مراد اگرچہ بہت سے علماء نے خانہ کعبہ کا خزانہ مراد لیا ہے، مگر وہ خزانہ تو بہت سے حکمرانوں کے ہاتھ لگا بھی ہے۔ اس لیے حدیث میں مذکور خزانہ سے مراد خانہ کعبہ کا خزانہ مراد نہیں ہوسکتا کیونکہ حدیث میں حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ وہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہیں ملے گا۔ لہٰذا اس سے مراد وہ روحانی خزانہ ہے جس کی آنحضور ﷺ نے اپنے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے اجرا کی صورت میں بشارت عطا فرمائی تھی۔ اور چونکہ اس خزانے کو پانے کیلئے قرآن کریم نے سب سے اوّل شرط ایمان اور عمل صالح قرار دی ہے، جو ان دنیاوی حکمرانوں میں مفقود ہوچکی تھی، اس لیے انہوں نے اسکے حصول کیلئے قتال یعنی جنگیں تو بہت کیں لیکن کسی کے ہاتھ وہ روحانی خزانہ نہ آیا۔

اسی لیے اس حدیث میں آنحضور ﷺ نے خزانے کیلئے قتال کرنے والوں کیلئے صرف ’’ابن خلیفۃ‘‘ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ یعنی وہ خلیفہ بمعنی جانشین ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ خلیفہ یا نبوت کی بنا پر ملنے والی خلافت کے تابع خلیفہ نہیں ہوں گے۔ جبکہ اسی حدیث میں حضور ﷺ نے اس شخص کیلئے جسے یہ خلافت علی منہاج النبوۃ کا روحانی خزانہ ملنا تھا ’’خلیفۃ اللہ المہدی‘‘ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

اس حدیث میں مسلمانوں کے قتل و غارت کا جو ذکر ہے، آپ نے اس کے بارے میں اپنا خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ مہدی کے ذریعہ ہوگا جو میرے نزدیک درست نہیں ہے۔ اگر اس سے مراد ظاہری قتل و غارت اور خون ریزی لی جائے تو یہ مہدی کے ذریعہ ہرگز نہیں ہوسکتی بلکہ اس سے مراد حضور ﷺ کی ایک دوسری حدیث (مندرج مشکوۃ المصابیح) میں ’’مُلْكًا عَاضًّا‘‘ اور ’’مُلْكًا جَبْرِيَّةً‘‘ کے الفاظ میں بیان پیشگوئی کے مطابق، ان ہر دو ادوار میں مسلمانوں کی آپس کی جنگوں میں ہونے والی خون ریزی اور کشت و خون ہے۔ نیز تیرھویں صدی میں منگولوں کے ہاتھوں ہونے والی مسلمانوں کی قتل و غارت مراد ہے۔

خلیفۃ اللہ المہدی کے ذریعہ اس قتل و غارت کے وقوع پذیر نہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے آنے والے مہدی کی ایک نشانی ’’يَضَعُ الْحَرْبَ‘‘ یعنی وہ جنگ و جدال اور کشت و خون کا خاتمہ کردے گا۔ (صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ) بیان فرمائی ہے۔ پس یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو حضور ﷺ آنے والے مہدی کو امن و آشتی کا علمبردار قرار دے رہے ہوں اور دوسری طرف اسی کے ذریعہ امت محمدیہ کے افراد کی ایسی خون ریزی کی اطلاع دے رہے ہوں جیسی خون ریزی پہلے زمانوں میں کبھی کسی نے نہ کی ہو؟

پھر اس حدیث میں راوی کا یہ بیان کہ ’’اس کے بعد حضور ﷺ نے کچھ اور باتیں بھی فرمائیں جو مجھے یاد نہیں۔‘‘ خاص توجہ کا متحمل ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ وہ امور دجال کے ظہور کے بارے میں ہوں کیونکہ متعدد ایسی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں جن میں حضور ﷺ نے دجال کے فتنہ کو سب سے بڑا فتنہ قرار دیا اور اسکے مقابلے کیلئے اپنی امت کو مسیح موعود کی آمد کی خوشخبری عطا فرمائی۔ راوی کے مطابق ان باتوں کے بعد حضور ﷺ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا ذکر فرمایا اور ان کی بیعت کو لازمی قرار دیتے ہوئے تاکیداً فرمایا کہ اگر تمہیں برف کی سلوں سے گھٹنوں کے بل گھسٹ کر بھی جانا پڑے تو ضرور اسکی بیعت کرنا، کیونکہ وہ خلیفۃ اللہ المہدی ہے۔

پس حضور ﷺ نے اس حدیث میں تین الگ الگ زمانوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک وہ زمانہ جب حضور ﷺ اور خلافت راشدہ کا مبارک دور حسب منشائے الٰہی اختتام پذیر ہوجائے گا۔ اور اسکے بعد مسلمان آپس میں جنگ و جدال کریں گے اور اپنے ہی لوگوں کو تہ تیغ کرکے ان کا خون بہائیں گے، اس وقت وہ روحانی خزانے سے محروم ہوجائیں گے۔ دوسرا وہ زمانہ جب مسلمانوں کے دنیاوی لحاظ سے بھی کمزور ہوجانے کی وجہ سے ان کے غیر مسلم مخالفین انہیں خونریزی کا نشانہ بنائیں گے اور پھر تیسرا وہ زمانہ جب آنحضور ﷺ کی بشارتوں کے مطابق امام مہدی اور مسیح محمدی کی بعثت ہوگی اور امت محمدیہ کا وہ حصہ جو حضور ﷺ کے اس غلام صادق اور روحانی فرزند کی بیعت کرکے اسکی آغوش میں آجائے گا، اس کیلئے ایک مرتبہ پھر اسی تروتازگی کا زمانہ آئے گا جس کا مشاہدہ امت محمدیہ نے اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے عہد مبارک میں کیا تھا اور اِس وقت پھر ’’صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا‘‘ کی نوید ان خوش نصیبوں کیلئے پوری ہوگی۔

حدیث میں مندرج قتل و غارت کو اگر استعارۃً لیا جائے تو پھر اسکے معنی یہ ہوں گے کہ جس طرح صحیح بخاری میں ’’يَضَعُ الْحَرْبَ‘‘ والی حدیث میں مذکورہ ’’فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ‘‘ کا حقیقی مطلب صلیب توڑنا اور سؤر مارنا نہیں۔ بلکہ اس سے مراد عیسائیت کی طرف سے اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دینا مراد ہے، اسی طرح امام مہدی کے ذریعہ مسلمانوں کے قتل سے مراد ان میں راہ پاجانے والے غلط عقائد کا قلع قمع کرنا اور دین کی تجدید کرکے اسے آنحضور ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق دنیا میں رائج کرنا ہوگا۔

پس میرے خیال میں اگر اس حدیث کو اس طرح لیا جائے تو زیادہ بہتر تشریح بنتی ہے اور قتل کی بھی وضاحت ہوجاتی ہے۔

سوال ایک عرب دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ کیا جماعت احمدیہ اباضیہ فرقہ کی حدیث کی کتاب ’’مسند الربیع بن حبیب‘‘ میں بیان احادیث کو صحیح سمجھتی اور ان پر عمل کرتی ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 30؍مئی 2020ء میں اس استفسار پر درج ذیل ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب احادیث نبویہ ﷺ کے بارے میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں یہ ہے کہ قرآن کریم اور سنت کے بعد تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے اور وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے۔ لیکن جو حدیث قرآن اور سنت کی نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں ردّ کرنا پڑتا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن و سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اسکو ترجیح دیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف کی اتباع کریں اور احادیث کی جو پیغمبر خدا سے ثابت ہیں اتباع کریں۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو ہم اسے واجب العمل سمجھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حدیث نصوص بینہ قطعیہ صریحہ الدلالت قرآن کریم سے صریح مخالف واقع ہو گو وہ بخاری کی ہو یا مسلم کی میں ہرگز اس کی خاطر اس طرز کے معنی کو جس سے مخالفت قرآن لازم آتی ہے قبول نہیں کروں گا۔

پس جو بھی حدیث مذکورہ بالا معیار کے مطابق ہوگی، خواہ وہ کسی بھی کتاب کی ہو جماعت احمدیہ کے نزدیک قابل قبول اور قابل حجت ہے۔

سوال کسی خاتون کا اپنی مرضی سے اپنا بچہ اپنی جیٹھانی کو دے کر، کئی سال بعد دونوں خاندانوں میں اختلاف کی صورت پیدا ہوجانے پر ماں کی طرف سے بچہ کی واپسی کے مطالبہ کے بارے میں ایک خط حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں موصول ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 24؍جون 2020ء میں اس بارے میں درج ذیل ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:

جواب عام دنیوی اشیاء کی لین دین میں جب انسان اپنی مرضی اور خوشی سے کسی کو اپنی چیز دے دیتا ہے تو پھر اس چیز کی واپسی کے مطالبہ کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ اولاد اگرچہ اس قسم کی دنیوی اشیاء میں تو شمار نہیں ہوتی لیکن پھر بھی جب کوئی شخص اپنی مرضی اور خوشی سے کسی کو اپنا بچہ دے دے اور دوسرا شخص اسے اپنی اولاد کی طرح رکھے تو پھر اسکی واپسی کا مطالبہ بھی اخلاقاً پسندیدہ نہیں اسی لیے جماعتی قضاء نے تمام حالات کا جائزہ لے کر یہی فیصلہ دیا ہے کہ حقیقی ماں کا اپنے بچہ کی واپسی کا مطالبہ درست نہیں۔

میرے نزدیک اگر بچہ کی عمر نو سال سے زیادہ ہے تو اب فقہی اصول خیار التمیز کے تحت اس معاملے کا فیصلہ

ہونا چاہیے اور بچے سے پوچھنا چاہیے کہ وہ کس کے پاس رہنا چاہتا ہے، جہاں بچہ اپنی مرضی اور خوشی سے جانے کا عندیہ دے بچہ کو وہیں رکھا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ دونوں خاندانوں کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے، آپ خدا تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے محض اسکی رضا کی خاطر ایک دوسرے کیلئے اپنے جائز حقوق چھوڑ کر ان جھگڑوں کو ختم کرنے والے ہوں۔ آمین۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ گھانا کی Virtual نشست مورخہ 5/ دسمبر 2020ء میں ایک طالبعلم کے اس سوال پر کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے ان کو سمجھانے کیلئے سب سے مضبوط دلیل کونسی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جواب بات یہ ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے وہ بات سننا بھی نہیں چاہتے۔ خدا تعالیٰ کی ذات کی مضبوط دلیلیں تو اپنا ذاتی تجربہ ہے۔ آپ ان کو کہیں کہ تم کہتے ہو خدا نہیں ہے میں کہتا ہوں خدا ہے۔ میں نے خدا سے مانگا، اس نے مجھے دے دیا۔ آپ کی کوئی دعا قبول ہوئی ناں؟ آپ نے کبھی دعا کی، آپ کی دعا قبول ہوئی کہ نہیں ہوئی؟ (طالبعلم نے عرض کیا کہ جی، جی قبول ہوئی) بس تو جو خدا کو نہیں مانتے ان سے کہو کہ تم کہتے ہو کہ خدا تعالیٰ نہیں ہے۔ مَیں نے تو اللہ تعالیٰ سے مانگا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا۔ میرا تو اللہ تعالیٰ کی ذات میں ذاتی تجربہ ہے۔ میں کس طرح کہہ دوں کہ خدا تعالیٰ نہیں ہے۔ ہاں تم بھی اگر کوشش کرو گے تو پھر تمہیں بھی اللہ مل جائے گا۔ لیکن یہ لوگ جو خدا کو نہیں مانتے یہ لوگ بڑے ڈھیٹ لوگ ہوتے ہیں۔ یہاں بھی ایک Atheist ہے جس کا نام Richard Dawkins ہے۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا۔ اور اس نے خدا تعالیٰ کے خلاف کتاب بھی لکھی ہے۔ مَیں نے اس کو Five Volume Commentary بھی بھجوائی اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور دوسری کتابیں بھی بھجوائیں۔ اور میں نے کہا یہ پڑھو پھر ہم سے بات کرو، تمہیں پتہ لگے کہ خدا کیا ہے اور خدا کا کیا تصور ہے۔ اس نے کہا میں نے کچھ نہیں پڑھنا۔ صرف تم میری کتاب پڑھو، مَیں نے تمہاری کتابیں کوئی نہیں پڑھنی۔ تو یہ لوگ ڈھیٹ ہوتے ہیں، اور جو ڈھیٹ ہو جائیں انہوں نے کسی طرح نہیں ماننا۔ ہاں جن کے اندر تھوڑی سی نیک فطرت ہوتی ہے ان سے ذاتی تعلق رکھو اور ان کو پھر اپنے ذاتی تعلق کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے قریب لے کے آؤ۔ بعض دفعہ جو اپنا قرب ہے وہ بھی اثر ڈالتا ہے اور دوسرے انسان کیلئے تبدیلی کا باعث بن جاتا ہے۔ تو ذاتی تجربہ جو ہے وہ سب سے مؤثر چیز ہے۔ یہاں میرے پاس بھی کئی دفعہ ملاقاتیں کرنے والے، پریس والے بعض لوگ آتے ہیں۔ بعض نے بعد میں اظہار کیا کہ ہم خدا کو تو نہیں مانتے لیکن اگر کبھی خدا کو مانا تو ہم تمہارے خلیفہ کی وجہ سے مانیں گے کہ اس نے ہمیں خدا تعالیٰ کی صحیح طرح بات بتائی ہے۔ پھر دلوں کو نرم کرنے کیلئے دعا ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دلوں کو نرم بھی کرے۔ اس لیے اپنا ذاتی نمونہ جو ہے وہ بہت ضروری ہے وہ پیش کریں اور قبولیت دعا کیلئے اپنے تجربات بیان کریں۔ سب سے زیادہ تو یہ ہے کہ میرے ساتھ اللہ کا کیا سلوک ہے۔ جب اپنے ساتھ اللہ کا سلوک بتائیں گے تو وہ جو First-hand experience ہے اس سے لوگ پھر زیادہ Impressed ہوتے ہیں۔ باقی دلیلیں تو بے شمار ہیں۔ ''ہمارا خدا'' ہے، ''ہستی باری تعالیٰ کے دس دلائل'' ہیں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب ''ہستی باری تعالیٰ'' ہے۔ یہ ساری کتابیں اردو میں بھی اور انگلش میں بھی آ گئی ہیں۔ یہ پڑھو اور ان کو بھی یہ پڑھنے کیلئے دو۔ اسی طرح اگر کوئی پڑھا لکھا آدمی ہے اور وہ پڑھنا جانتا ہے تو اس کو ایک تو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پہلے دینی چاہئے، پھر ''ہستی باری تعالیٰ کے دس دلائل'' ہیں وہ دینی چاہیے۔ یہ چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں۔ پھر حضرت خلیفہ رابعؒ کی کتاب Revelation Rationality ہے اسکا ایک Chapter جو خدا تعالیٰ کی ذات پہ ہے وہ بھی بعضوں کو متاثر کر دیتا ہے۔ ''ہمارا خدا'' کی بھی انگلش ٹرانسلیشن ہو چکی ہے وہ دینی چاہیے کہ پڑھو۔ اب پڑھنے کے بعد بھی اگر کوئی نہیں مانتا تو ہمارا کام تو صرف پیغام پہنچانا ہے، کسی کی ہدایت کیلئے ہم گارنٹی نہیں دے سکتے۔ ہدایت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے سپرد لی ہے۔ ہمارے سپرد صرف تبلیغ کی ذمہ داری ڈالی ہے کہ ہم تبلیغ کریں اور اللہ تعالیٰ کے رستہ کی طرف لے کے آئیں۔

سوال اسی ملاقات میں ایک اور طالبعلم نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ کیا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کے جواب میں فرمایا:

جواب اللہ کی عبادت کرو۔ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ میں نے انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ اور اپنی پیدائش کا جو حق ہے وہ ادا کرو۔ پہلی بات تو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ایمان بالغیب۔ ایمان بالغیب کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ، نمازیں قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے نماز قائم کرو، تو دوسری اہم چیز عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد نمازوں کی ادائیگی ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں انسان جب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے قریب ہوتا ہے۔ اس لیے سجدے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا قرب عطا کرے۔

جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو اللہ سے کہو جو دولت میں تجھ سے مانگ رہا ہوں وہ تم ہی ہو۔ مجھے پیسہ نہیں چاہیے، مجھے دنیا نہیں چاہیے۔ مجھے تیرا قرب چاہیے اور جب تیرا قرب مل جائے گا تو دنیا کی دولت بھی میری لونڈی بن جائے گی، میری غلام بن جائے گی اور دنیا کی سہولتیں بھی میری غلام بن جائیں گی۔ اور میری روحانیت بھی بڑھ جائے گی۔ تو پھر سجدے میں دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا قرب عطا کرے۔ ٹھیک۔

سوال اسی Virtual نشست مورخہ 5/ دسمبر 2020ء میں ایک اور طالبعلم نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ نماز میں لذّت کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جواب لذت کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ اس کا ایک سادہ سا طریقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بتایا ہے کہ تم رونی شکل بنا لو۔ جب انسان ظاہری طور پر اپنی شکل بناتا ہے تو جیسی حالت طاری کرنے کی کوشش کرتا ہے دل کے جذبات بھی پھر ویسے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جب سورت فاتحہ پڑھ رہے ہو تو اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کو بار بار دہراؤ اور غور کرو اور رونی شکل بناتے جاؤ تو ایک وقت میں تمہیں رونا آ جائے گا۔ جب تمہیں رونا آئے گا، جب دل پہ رقت طاری ہوگی، نرمی پیدا ہوگی تو پھر تمہیں اس میں ایک لذّت آنی شروع ہوگی۔ پھر جب تم رکوع میں جاؤ گے، پھر تم دعا پڑھو گے پھر تمہیں لذّت آئے گی۔ پھر سمع اللہ کہو گے تو پھر تمہیں لذّت آئے گی۔ سجدے میں جاؤ گے پھر بے چینی سے تڑپو گے، پھر تمہیں لذّت آئے گی۔ تو اسی شکل کو اپنے آپ پہ طاری کرنا پڑے گا۔ ایک مجاہدہ ہے، ایک کوشش ہے، وہ کوشش کرو گے تو پھر لذّت پیدا ہوتی جائے گی۔ اور جب ایک دفعہ لذّت آ جائے گی تو پھر تمہیں مزہ آتا رہے گا۔ ہر دفعہ ہی تم کوشش کرو گے کہ میں نماز میں اللہ کے حضور حاضر ہوں اور روؤں تو مجھے مزہ آئے، مجھے لطف آئے اور جو اللہ کے آگے سجدہ میں رونے کا مزہ آتا ہے ناں وہ ہر مزہ سے بہت بڑھ کے ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے؟ اور اللہ سے یہ دعا کرو کہ جس عہد کے ساتھ تم جامعہ احمدیہ میں آئے ہو اللہ تعالیٰ اس عہد کو پورا کرنے کی، نبھانے کی توفیق دے۔ اور تم ایک اچھے مربی اور مبلغ بن کے نکلو اور اپنی قوم میں تبلیغ کر کے اس قوم کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکانے والے بنو۔ اور پھر ان میں سے بھی وہ لوگ پیدا ہوں جن کو عبادتوں میں لذّت آئے۔

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3/ دسمبر 2021)

اعلان نکاح: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18/ دسمبر 2021ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد (ٹلفورڈ، یو.کے) میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(1) عزیزہ خلت محمود (واقفہ نو) بنت مکرم سید محمود احمد صاحب (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ) ہمراہ عزیزم مرزا محمد احمد مبشر (واقف نو، متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم مرزا توفیق احمد صاحب (ربوہ)

(2) عزیزہ سیدہ بارعہ قاسم بنت مکرم سید قاسم احمد صاحب (ربوہ) ہمراہ عزیزم سید اوّاب ظہور الحسن (واقف نو) ابن مکرم سید ریاض الحسن صاحب (راولپنڈی، پاکستان)

(3) عزیزہ ماہم منیر (واقفہ نو) بنت مکرم منیر احمد خان صاحب (قادیان) ہمراہ عزیزم مرزا فراز احمد طاہر (مربی سلسلہ نائیجر) ابن مکرم اکبر احمد طاہر صاحب (مربی سلسلہ، برکینا فاسو)

(4) عزیزہ عروسہ نور (واقفہ نو) بنت مکرم نور السلام صاحب (کراچی، پاکستان) ہمراہ عزیزم مبارز عتیق (مربی سلسلہ، بہاولپور، پاکستان) ابن مکرم محمد عتیق صاحب (کراچی، پاکستان)

(5) عزیزہ مشعال شکیل رانا (واقفہ نو) بنت مکرم رانا شکیل انجم صاحب (برمنگھم، یو.کے) ہمراہ عزیزم منیب الرحمان (مربی سلسلہ، فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یو.کے) ابن مکرم محمد مجیب الرحمان صاحب

(6) عزیزہ عزیزہ راحت بنت مکرم محمد عبد العزیز کاشف صاحب (کراچی، پاکستان) ہمراہ عزیزم ولید احمد خان (مربی سلسلہ، اصلاح وارشاد مقامی ربوہ) ابن مکرم محمد عبد الوحید خان صاحب (بہاولپور، پاکستان)

(7) عزیزہ وجیہا نایاب بنت مکرم شکیل احمد صاحب (برمنگھم، یو کے) ہمراہ عزیزم فرید احمد (مربی سلسلہ، فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یو.کے) ابن مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب

(8) عزیزہ میمونہ اریج (واقفہ نو) بنت مکرم وسیم احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم عدیل احمد (واقف نو، فرانس) ابن مکرم باسط احمد صاحب (مربی سلسلہ، آئیوری کوسٹ)

(9) عزیزہ رداء احمد بنت مکرم فیض احمد زاہد صاحب (مربی سلسلہ کیٹ فرڈ، یو.کے) ہمراہ عزیزم کاشف شفیق (واقف نو) ابن مکرم شفیق الرحمن صاحب (ربوہ)

(10) عزیزہ ناعمہ خلود چوہدری بنت مکرم چوہدری ظہور الٰہی صاحب (فرانس) ہمراہ عزیزم شکیل احمد (واقف نو، فرانس) ابن مکرم باسط احمد صاحب (مربی سلسلہ، آئیوری کوسٹ)

(11) عزیزہ مشعل کھوکھر بنت مکرم مجید کھوکھر صاحب (ناروے) ہمراہ عزیزم غدیر احمد (کارکن شعبہ مخزن تصاویر لندن) ابن مکرم دبیر احمد صاحب

(12) عزیزہ درشہوار رفیع الدین بنت مکرم محمد رفیع الدین صاحب (ریجنل امیر ہارٹفرڈشر، یو.کے) ہمراہ عزیزم ثاقب احمد ابن مکرم میاں عامر احمد صاحب (کرالی، یو.کے)

(13) عزیزہ خلت احمد (واقفہ نو) بنت مکرم محمود احمد صاحب (لندن، یو.کے) ہمراہ عزیزم میاں سعد احمد ابن مکرم میاں محمود احمد صاحب (سویڈن)

(14) عزیزہ زوبیہ فضل بنت مکرم فضل احمد صاحب (ربوہ) ہمراہ عزیزم طلحہ رفیق (واقف نو) ابن مکرم رفیق احمد صاحب (ملائیشیا)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ: 128)

ترجمہ: یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کیلئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

خدا کے قرب کے حصول کیلئے گریہ وزاری کریں

نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے، نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلوتا تم پر رحم کیا جائے

جلسہ سالانہ ڈنمارک 2021ء کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو النّاصر

اسلام آباد (یو.کے)

01-09-2021

پیارے احباب جماعت احمدیہ ڈنمارک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل ہے کہ جماعت احمدیہ ڈنمارک کو اس سال بھی اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ جلسے ایک خاص مقصد لیے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن مقاصد کیلئے جلسے کا اہتمام فرمایا ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت محض اسکے فضل سے بڑھے اور بڑھانے کی توفیق ملے۔ تیسرے یہ کہ آپس میں محبت، پیار، اخوت اور بھائی چارہ بڑھے اور چوتھے یہ کہ تبلیغی سرگرمیوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔ کیونکہ ایک احمدی سے اس ماحول میں جو جلسے کا ماحول ہے یہ توقع کی جاتی ہے کہ ان دنوں میں جہاں وہ دینی باتیں سن کر دینی علم بہتر کرنے کی کوشش کرے، اپنی دینی اور روحانی حالت کو سنوارتے ہوئے خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کی کوشش کرے۔ اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کیلئے عبادات اور ذکر الٰہی بہت اہم ہیں۔ جب یہ ایک کوشش سے کی جائے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے معرفت الٰہی میں ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا یہی مقصد ہے کہ اس جماعت میں شامل ہونے والے افراد میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا ہو اور معرفت میں ترقی کریں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے اس لیے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا تعالیٰ پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ تاوان نہیں چاہتا بلکہ سچا تقویٰ چاہتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 100 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اس وقت دنیا کے جو حالات ہیں اس میں ہر احمدی کو اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیے۔ پہلے سے بڑھ کر خدا کے حضور جھکنا چاہیے۔ خدا کے قرب کے حصول کے لیے گریہ زاری کریں۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اسکے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو............ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کیلئے گڑھا در پیش ہے۔ بلکہ تم اس لیے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔ خدا بڑی دولت ہے۔ اسکے پانے کیلئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اسکے حاصل کرنے کیلئے جانوں کو فدا کرو...... خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے...... نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلوتا تم پر رحم کیا جائے۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 548-549)

خدا کرے کہ آپ سب اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنے اور اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق پانے والے ہوں۔ آپ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جن کو اس زمانہ کے امام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑا احسان فرمایا ہے کہ آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جس کے ذریعہ آپ کے تزکیہ نفس کے سامان پیدا کیے ہیں۔ پس اس عظیم نعمت کی قدر کریں اور خلافت کے ساتھ ہمیشہ وفا اور اخلاص کا تعلق قائم رکھیں اور دین کو دنیا پر غالب کرنے کا جو عہد کیا ہوا ہے اس عہد کو نبھائیں اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی توفیق بخشے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8/ اکتوبر 2021)

ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ برطانیہ کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے (آن لائن) ملاقات

مجلس اطفال الاحمدیہ یو.کے کے 13 سے 15 سال کے اطفال کو پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تین آن لائن ملاقاتیں کرنے کی توفیق ملی۔ پہلی ملاقات 24/ اپریل 2021ء کو بیت الفتوح، لندن میں ہوئی جس میں 135/ اطفال شامل ہوئے، دوسری ملاقات مورخہ 25/ اپریل کو دارالبرکات Birmingham میں ہوئی جس میں 58/ اطفال شامل ہوئے جبکہ تیسری ملاقات یکم مئی 2021ء کو Manchester میں منعقد ہوئی جس میں 77/ اطفال شامل ہوئے۔

یہ اطفال کی دیرینہ خواہش تھی کہ وہ اپنے محبوب خلیفہ سے ملاقات کریں۔ وبائی حالات کی وجہ سے انہیں اپنے پیارے آقا سے ظاہری طور پر ملنے یا آپ کی اقتداء میں نماز ادا کیے ایک سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا اس لیے فطرتی طور پر، ان کے جذبات نہایت پُر جوش تھے اور ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ہر سہ ملاقات میں اطفال کو حضور انور نے سوالات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ چنانچہ اطفال کے سوالات کے حضور انور نے جوابات مرحمت فرمائے اور ان کی راہنمائی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت سارے معاملات میں اطفال کی رہنمائی فرمائی مثلاً دہریت سے کیسے نپٹا جائے، ایک طفل کی روزمرہ کی مصروفیت کیا ہونی چاہئے، کھیل کے مسائل کو کیسے سلجھایا جائے، کون سی کتابیں پڑھی جائیں، قرآن کریم حفظ کیسے کیا جائے اور قرآن کریم کے کن حصوں کو حفظ کیا جائے وغیرہ شامل تھے۔

ان تینوں ملاقاتوں کے افضال و برکات محض ان 270/ اطفال تک ہی محدود نہیں تھیں جو ان میں شامل ہوئے بلکہ حضور انور کی ہدایات اور راہنمائی کے قیمتی موتی جن سے آپ نے اطفال کو نوازا اور جو وقت آپ نے اطفال کے ساتھ گزارا اور ان اطفال سے براہ راست مخاطب ہو کر ان کی تربیت فرمائی، دُنیا بھر کے اطفال کیلئے لائحہ عمل ہیں اور ہم سب کو حضور کی ہدایات پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اطفال کو خلافت کے حقیقی جاں نثار بننے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گرانقدر راہنمائی کو سمجھنے والے ہوں اور اس پر عمل کرنے والے ہوں اور حضور انور کی بیان فرمودہ راہنمائی ہر طفل اور خادم کی روزمرہ زندگی کا حصہ بن جائے۔ آمین۔

(رپورٹ: لبید مرزا، مجلس اطفال الاحمدیہ یو.کے)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14/ مئی 2021)

اعلان نکاح وتقریب شادی

خاکسار کے بھتیجے مکرم عرفان احمد عارف صاحب وقف نو ابن مکرم نصیر احمد عارف صاحب خادم سلسلہ قادیان کا نکاح مورخہ 4/ جنوری 2022ء کو مکرمہ صوفیہ آفتاب صاحبہ بنت مکرم محمود طارق آفتاب صاحب آف ساؤتھ ہمپٹن یو.کے کے ساتھ پانچ ہزار برٹش پاؤنڈ حق مہر پر مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔ مورخہ 11/ جنوری 2022ء کو بعد دوپہر سندھو ڈریم لینڈ پیلیس قادیان میں شادی کی تقریب عمل میں آئی اور مورخہ 14/ جنوری 2022ء کو بعد نماز عشاء رکھڑا پیلیس قادیان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ ہر دو تقریب میں محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے شرکت کی اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (طاہر احمد عارف، قادیان)

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for
royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

قرآن مجید کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے

(قرآن مجید کی 26 آیات پر اعتراضات کے جوابات)

محمد حمید کوثر، ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ شمالی ہند قادیان

(قسط:13، آخری)

اعتراض آیت نمبر:(v)2

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ

(سورۃ المائدہ، سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 15)

ترجمہ: اور اُن لوگوں سے (بھی) جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان کا میثاق لیا پھر وہ بھی اس میں سے ایک حصہ بُھلا بیٹھے جس کی انہیں تاکیدی نصیحت کی گئی تھی۔ پس ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک باہمی دشمنی اور بغض مقدر کر دیئے ہیں اور اللہ ضرور اُن کو اس (کے بدانجام) سے آگاہ کرے گا جو (صنعتیں) وہ بنایا کرتے تھے۔

وضاحت: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس (میثاق) عہد کا ذکر فرمایا ہے جو بنی اسرائیل کی طرح اُن سے بھی لیا گیا تھا۔ اس میثاق کا ذکر سورۃ البقرہ میں ہے:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ

(سورۃ نمبر 2 آیت نمبر 84)

ترجمہ: اور جب ہم نے بنی اسرائیل کا میثاق (اُن سے) لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور والدین سے احسان کا سلوک کرو گے اور قریبی رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے بھی۔ اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اس کے باوجود تم میں سے چند کے سوا تم سب (اس عہد سے) پھر گئے۔ اور تم اِعراض کرنے والے تھے۔

بنی اسرائیل سے جو عہد لئے گئے تھے توراۃ میں اس کا ذکر آیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو کہا کہ

(1) ”میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔ تُو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا۔ نہ کسی چیز کی صورت بنانا۔ جو اُوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا نہ ان کی عبادت کرنا۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں۔“

(توراۃ، خروج، باب 20 آیت 3)

(2) یسوع مسیح (عیسیٰ ابن مریم) نے کہا کہ ”اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔“

(انجیل، یوحنا، باب 17 آیت 3)

(3) ”یہ نہ سمجھو کہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔“ (انجیل، متی، باب آیت 17)

(4) پولُس نے کہا: وہ شریعت (توراۃ) جس کے بارے میں مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں اُسے منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں پورا کرنے آیا۔ پولُس نے اُسے لعنت کہا: ”مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔“

(انجیل مقدس یعنی ہمارے خداوند اور مُنجی یسوع مسیح کا نیا عہد نامہ، گلیتوں باب 3)

خدا نے نصاریٰ سے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ یہ عہد (میثاق) لیا تھا کہ خدائے واحد پر ایمان لاؤ اور اُس کی ہی عبادت کرو مگر انہوں نے اس عہد کو توڑ دیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (سورۃ المائدہ، سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 73)

ترجمہ: یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابنِ مریم ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ

(سورۃ المائدہ، سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 74)

ترجمہ: یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے (بھی) جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے۔

اس عہد کو توڑنے سے دو نتیجے برآمد ہوئے: (1) بنی اسرائیل (یہود) جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے مطابق خدائے واحد پر ایمان رکھتے تھے اور اُسی کی عبادت کرتے ہیں اس مذہبی عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے نصاریٰ کے مخالف ہو گئے۔ اور دوسرا نتیجہ یہ نکلا کہ نصاریٰ کے فرقوں کے درمیان بھی باہم شدید اختلافات پیدا ہو گئے۔ قرآن مجید کی مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ وہ کرتے تھے اللہ اس پر انہیں جلد آگاہ کرے گا۔

مذکورہ آیت کا مضمون صاف اور واضح ہے اور اس پر کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہیں۔

اعتراض آیت نمبر:(y)2

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ

(سورۃ آل عمران، سورۃ نمبر 3 آیت نمبر 152)

ترجمہ: ہم ضرور ان لوگوں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے جنہوں نے کفر کیا کیونکہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس کو جس کے بارے میں اس نے کوئی بھی دلیل نازل نہیں کی۔ اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

وضاحت: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ منکر ہیں انہوں نے اُس چیز کو اللہ کا شریک بنا لیا ہے۔ جس کے شریک بنانے کے بارے میں انکے پاس کوئی دلیل ہی نہیں اور ان جھوٹے شریک بنانے والوں کے دلوں میں ہم رُعب ڈال دینگے اور اسوجہ سے ان کا ٹھکانہ آگ ہے اور ظالموں کا ٹھکانہ کیا ہی بُرا ہوتا ہے۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دُعا کی تھی وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ

(سورۃ ابراھیم، سورۃ نمبر 14 آیت نمبر 34)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ابراھیم نے کہا اے میرے ربّ! اس شہر کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔

خانہ کعبہ خدائے واحد و یگانہ کی توحید کے اعلان کا گھر تھا اسے حضرت ابراھیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے تعمیر کروایا تھا مگر کسی شیطانی وسوسے سے اہل مکہ نے خانہ کعبہ میں بت رکھنے کا آغاز کیا بالآخر یہ تعداد 360 تک پہنچ گئی ان بتوں کی عبادت کی جاتی اور ان سے مدد واستعانت مانگی جاتی حضرت محمد ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے مقام نبوت پر فائز کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کو مکہ والوں کے سامنے پیش کیا۔ قل ھو اللہ احد تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہے لا الٰہ الا اللہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں یہ بت نہ تو تمھاری دعائیں سنتے ہیں اور نہ ہی تمھیں نفع پہنچانے یا نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں اس بارے میں اللہ نے فرمایا:

اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○

(سورۃ الحج، سورۃ نمبر 22 آیت نمبر 74و75)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ہرگز ایک مکھی بھی نہ بنا سکیں گے خواہ وہ اِس کیلئے اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو وہ اُس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ کیا ہی بے بس ہے (فیض کا) طالب اور وہ جس سے (فیض) طلب کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کا حق تھا۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

تیرہ سال تک آپ ﷺ مکہ میں اور اسکے بعد مدینہ میں جا کر خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلاتے رہے اور اسکے جواب میں کفار مکہ و عرب رسول کریم ﷺ کی شدید مخالفت کرتے رہے۔ اور متعدد جنگوں کے ذریعہ آپکو اور آپکے عقیدے کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے رہے۔

فتح مکہ کے بعد جب سیدنا محمد ﷺ نے کفار مکہ کیلئے عام معافی کا اعلان کر دیا تو اُن میں سے بہت سے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک رُعب ڈال دیا۔ جس محمد ﷺ اور اسکے صحابہ کو یہ لوگ کمزور سمجھتے تھے اور جس اللہ کی طرف وہ بلاتے تھے اُسے استہزاء اور استخفاف کی نظر سے دیکھتے تھے فتح مکہ کے موقعہ پر وہی لوگ آنحضرت ﷺ سے مرعوب اور خوفزدہ نظر آ رہے تھے اور حضور ﷺ نے اُنکے سامنے ایک عظیم الشان اعلان فرمایا لاتثریب علیکم الیوم وانتم الطلقاء تم پر کوئی سرزنش نہیں کی جائے گی اور تم سب آزاد ہو اس عدیم المثال واقعہ نے کفار مکہ کے دلوں میں ایک رعب ڈالا اور وہ یہ سوچنے لگے کہ ہم تو 360 بتوں کی پوجا کرتے تھے اور اُن سے مدد چاہتے تھے اور حضرت محمد ﷺ کہتے تھے کہ انکی عبادت فضول اور بے فائدہ ہے خدائے واحد لاشریک کی عبادت کرو لیکن ہم نے اسکی نصیحت کو نہ مانا اور بدستور اپنے بتوں کی عبادت کرتے رہے اور محمد ﷺ خدائے واحد کی عبادت کرتے رہے ہم اپنے معبودوں سے فتح کی دعائیں مانگتے رہے وہ اپنے اللہ سے دعائیں مانگتا رہا آخر نتیجہ یہ نکلا کہ محمد ﷺ کے اللہ نے اسکی دعا کو سُنا اور اسکو فتح اور ہم پر غلبہ سے ہمکنار کیا اور ہمارے بتوں نے ہماری کوئی مدد نہ کی نہ ہماری کوئی دعا سُنی ہم پسپا اور ذلیل ہوئے اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ واحد لاشریک ہی عبادت کے لائق ہے۔ بتوں کی عبادت سے ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔ یہ رعب تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈالا اور اس آیت کا ذکر مختلف مواقع پر ہوا اور یہاں بھی اس کا ذکر کیا گیا۔ آیت کا مضمون واضح اور صریح ہے کسی بھی سلیم الطبع انسان کے نزدیک اس پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

حرف آخر

سید وسیم رضوی صاحب کے تمام اعتراضات کے جوابات تحریر کر دیے گئے۔ اس اُمید کے ساتھ کہ وہ ان کا بغور مطالعہ کریں گے۔ اگر کوئی بات قابل وضاحت ہو تو تحریر فرمائیں۔ اس کا جواب بھی تحریر کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آخر میں مکرر تحریر ہے کہ سید وسیم رضوی صاحب نے انڈین سپریم کورٹ میں قرآن مجید کی آیات حذف کرنے کے بارے میں عرضی دی ہے وہ ذرا یہ بتائیں کہ کیا وہ روئے زمین پر بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کے حفاظ اور قاری صاحبان کے سینوں سے بھی مذکورہ آیات کے حذف کا مطالبہ کریں گے۔ اگر وہ یہ مطالبہ کریں تو یہ پرلے درجے کی جہالت ہوگی۔ پس اگر یہ ناممکن ہے تو پھر اس مطالبے کا مقصد اسکے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح کر کے انکو مشتعل کرنے کی مذموم جسارت کی گئی ہے۔

یاد رکھیں قرآن مجید کی کوئی آیت دہشت گردی اور فتنہ پردازی کی ہرگز ترغیب نہیں دیتی البتہ آپ کا حذف آیات کا مطالبہ بعض طبائع میں دہشت گردی کے جراثیم پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

لہٰذا درخواست دہندہ کو اس سے گریز کرنا چاہئے کہ ملک اور قوم کی سلامتی اور خیر اسی میں ہے کہ باہمی اتحاد کو فروغ دیا جائے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ملک کو ہر لحاظ سے سلامت رکھے اور خوشحالی کا گہوارہ بنائے۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

(سورۃ یٰس، سورۃ نمبر 36 آیت نمبر 18)

ترجمہ: اور ہم پر کھول کھول کر بات پہنچانے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔

......☆......☆......☆......

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا سے پتہ لگتا ہے کہ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کے قرب کی یہی نشانی تھی کہ اپنی جان کو اس کی راہ میں قربان کرنے کا موقع مل سکے لیکن آج قرب کی یہ نشانی سمجھی جاتی ہے کہ خدا بندہ کی جان بچالے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور آپؐ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8 / اکتوبر 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال عرب کے چند صحرا نشینوں نے کیونکر روم اور فارس کا تختہ الٹ دیا؟ یوروپین مصنف اسکا کیا جواب دیتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یورپین مؤرخوں نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اس وقت فارس اور روم دونوں سلطنتیں اوجِ اقبال سے گر چکی تھیں۔ ایک اَور وجہ یہ بتاتے ہیں کہ نوشیرواں سے کچھ پہلے مُزدَکِیَہ فرقہ کا بہت زور ہو گیا تھا جس کا مقصد زرتشتی مذہب کو مصفّٰی کرنا تھا۔ نوشیرواں نے گو تلوار کے ذریعہ اس مذہب کو دبا دیا تھا لیکن بالکل اس کو مٹا نہ سکا۔ اسلام کا قدم جب فارس میں پہنچا تو اس فرقے کے لوگوں نے مسلمانوں کو اس حیثیت سے اپنا پشت پناہ سمجھا کہ وہ کسی مذہب اور عقائد سے تعرض نہیں کرتے تھے۔ عیسائیوں میں نَسطُوری فرقہ جس کو اَور کسی حکومت میں پناہ نہیں ملتی تھی وہ اسلام کے سائے میں آ کر مخالفوں کے ظلم سے بچ گیا۔ اس طرح مسلمانوں کو دو بڑے فرقوں کی ہمدردی اور اعانت مفت میں ہاتھ آ گئی۔ روم کی سلطنت خود کمزور ہو چکی تھی۔ اسکے ساتھ عیسائیت کے باہمی اختلافات ان دنوں زوروں پر تھے۔

سوال اس کا اصل جواب کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: علامہ شبلی نعمانی اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سوال کا اصلی جواب صرف اس قدر ہے کہ مسلمانوں میں اس وقت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بدولت جو جوش، عزم، استقلال، بلند حوصلگی، دلیری پیدا ہو گئی تھی اور جس کو حضرت عمرؓ نے اَور زیادہ قوی اور تیز کر دیا تھا۔ روم اور فارس کی سلطنتیں عین عروج کے زمانے میں بھی اس کی ٹکر نہیں اٹھا سکتی تھیں۔ البتہ اس کے ساتھ اور چیزیں بھی مل گئی تھیں جنہوں نے فتوحات میں نہیں بلکہ قیام حکومت میں مدد دی۔ اس میں سب سے مقدم چیز مسلمانوں کی راست بازی اور دیانت داری تھی۔ جو ملک فتح ہوتا تھا وہاں کے لوگ مسلمانوں کی راست بازی سچائی کے اس قدر گرویدہ ہو جاتے تھے کہ باوجود اختلافِ مذہب کے ان کی سلطنت کا زوال نہیں چاہتے تھے۔

سوال آلات حرب وضرب میں دونوں میں کتنا فرق تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خَود، زِرہ، چِلْتَہ (لوہے یا فولاد کی پوشاک) جَوشَن (زرہ کی ایک قسم) بکتر، چار آئینہ (فولاد کی چار پلیٹیں جو سینے اور پشت اور دونوں رانوں پر باندھی جاتی تھیں) آہنی دستانے، جِھلَم (خود پر لگی ہوئی لوہے کی کڑیاں یا نقاب) موزے جو ہر ایرانی سپاہی کا لازمی ملبوس جنگ تھا۔ اس میں سے عربوں کے پاس صرف زرہ تھی اور وہ بھی اکثر چمڑے کی ہوتی تھی۔ ان کا یہ سارا پروٹیکشن کا سامان لوہے کا تھا اور عربوں کے پاس اگر کچھ چھوٹا موٹا تھا بھی تو وہ چمڑے کا تھا۔ رکاب لوہے کی بجائے لکڑی کی ہوتی تھی۔ آلات جنگ میں گُرز اور کَمند سے عرب بالکل آشنا نہیں تھے۔ عربوں کے پاس تیر تھے لیکن ایسے چھوٹے اور کم حیثیت تھے کہ قادسیہ کے معرکے میں ایرانیوں نے جب پہلے پہل عربوں کے ان تیروں کو دیکھا تو سمجھا کہ تکلے یا سوئے ہیں۔

سوال کیا مسلمانوں کی فتوحات کا سکندر اور چنگیز کی فتوحات سے مؤازنہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سکندر اور چنگیز وغیرہ کا نام لینا یہاں بالکل بے موقع ہے۔ بے شبہ ان دونوں نے بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں لیکن کس طرح؟ قہر، ظلم اور قتلِ عام کی بدولت۔ سکندر نے جب شام کی طرف شہر صُور کو فتح کیا تو چونکہ وہاں کے لوگ دیر تک جم کر لڑے تھے اس لیے قتل عام کا حکم دیا۔ اسی طرح فارس میں جب اِصطَخر کو فتح کیا تو تمام مردوں کو قتل کر دیا۔ اسی طرح کی اَور بھی بے رحمیاں سکندر کے کارناموں میں مذکور ہیں۔ پھر اسلامی فتوحات سے اسکا کس طرح موازنہ ہوسکتا ہے۔ عام طور پر مشہور ہے کہ ظلم اور ستم سے سلطنت برباد ہو جاتی ہے۔ یہ اس لحاظ سے صحیح ہے کہ ظلم کی بقا نہیں۔ چنانچہ سکندر اور چنگیز کی سلطنتیں بھی دیر پا نہ ہوئیں لیکن فوری فتوحات کیلئے اسی قسم کی سفاکیاں کارگر ثابت ہوئی ہیں۔ اسکی وجہ سے ملک کا ملک مرعوب ہو جاتا ہے اور چونکہ رعایا کا بڑا گروہ ہلاک ہو جاتا ہے اس لیے بغاوت اور فساد کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ چنگیز، بُختُ نَصر، تیمور، نادر شاہ جتنے بڑے بڑے فاتح گزرے ہیں سب کے سب سفاک بھی تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات میں کبھی قانون اور انصاف سے تجاوز نہیں ہوسکتا تھا۔ آدمیوں کا قتل عام ایک طرف، درختوں کے کاٹنے تک کی اجازت نہیں تھی۔ بچوں اور بوڑھوں سے بالکل تعرض نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بجز عین معرکہ کارزار کے کوئی شخص قتل نہیں کیا جا سکتا تھا۔

سوال حضرت عمرؓ کی فتوحات اور سکندر اور چنگیز کی فتوحات میں ایک نمایاں فرق کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سکندر اور چنگیز وغیرہ خود ہر موقع اور ہر جنگ میں شریک رہتے تھے اور خود سپہ سالار بن کر فوج کو لڑاتے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام مدتِ خلافت میں ایک دفعہ بھی کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ فوجیں ہر جگہ کام کر رہی تھیں۔ البتہ ان کی باگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ ایک اَور بڑا واضح اور صریح فرق یہ ہے کہ سکندر وغیرہ کی فتوحات گزرنے والے بادل کی طرح تھیں۔ ایک دفعہ زور سے آیا اور نکل گیا۔ ان لوگوں نے جو ممالک فتح کیے وہاں کوئی نظم حکومت نہیں قائم کیا۔ اسکے برخلاف فتوحات فاروقی میں یہ استواری تھی کہ جو ممالک اس وقت فتح ہوئے تیرہ سو برس گزرنے پر آج بھی اسلام کے قبضہ میں ہیں اور خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ہر قسم کے ملکی انتظامات وہاں قائم ہو گئے تھے۔

سوال فوج کو بہترین رنگ میں لڑانے کی خاطر حضرت عمرؓ کی کیا کیا کاوشیں تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوج کی ترتیب، فوجی مشقیں، بیرکوں کی تعمیر، گھوڑوں کی پرداخت، قلعوں کی حفاظت، جاڑے اور گرمی کے لحاظ سے حملوں کا تعین، فوج کی نقل و حرکت، پرچہ نویسی کا انتظام، افسران فوجی کا انتخاب، قلعہ شکن آلات کا استعمال، یہ اور اس قسم کے امور خود ایجاد کیے اور انکو کس کس عجیب و غریب زور و قوت کے ساتھ قائم رکھا یہ حضرت عمرؓ کا خاصہ ہے۔

سوال عراق کی فتح میں حضرت عمرؓ کا کیا خاص رول تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عراق کی فتوحات میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درحقیقت خود سپہ سالاری کا کام کیا تھا۔ فوج جب مدینہ سے روانہ ہوئی تو ایک ایک منزل بلکہ راستہ تک خود متعین کر دیا تھا کہ یہاں سے جانا ہے، یہاں سے گزرنا ہے، یہاں یہ کرنا ہے اور اس کے موافق تحریری احکام بھیجتے رہتے تھے۔ فوج جب قادسیہ کے قریب پہنچی تو موقع کا نقشہ منگوا کر بھیجا اور اسکے لحاظ سے فوج کی ترتیب اور صف آرائی سے متعلق ہدایتیں بھیجیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمرؓ کو کس خاص دُعا سے نوازا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمرؓ کو سفید کپڑوں میں ملبوس دیکھا۔ آپؐ نے حضرت عمر کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ نئے کپڑے پہنو اور قابلِ تعریف زندگی گزارو اور شہیدوں کی موت پاؤ اور حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تمہیں دنیا اور آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرے۔

سوال حضرت عمرؓ نے کن الفاظ میں شہادت کی دُعا مانگی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ مطہرہ امّ المومنین حضرت حفصہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی قَتْلًا فِی سَبِیْلِكَ وَوَفَاةً فِی بَلَدِ نَبِیِّكَ کہ اے اللہ! مجھے اپنے رستے میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر میں وفات دے۔ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ یَاْتِی بِاَمْرِهٖ اَنّٰی شَاءَ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آتا ہے جس طرح وہ چاہے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے اس پر کیا تبصرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے یہ دعا محبت کے جوش میں کی ورنہ یہ دعا تھی بہت خطرناک۔ اسکے معنے یہ بنتے تھے کہ کوئی اتنا زبردست غنیم ہو کہ جو تمام اسلامی ممالک کو فتح کرتا ہوا مدینہ پہنچ جائے اور پھر وہاں آ کر آپؓ کو شہید کرے لیکن اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے اس نے حضرت عمرؓ کی اس خواہش کو بھی پورا کر دیا اور مدینہ کو بھی ان آفات سے بچا لیا جو بظاہر اس دعا کے پیچھے مخفی تھیں اور وہ اس طرح کہ اس نے مدینہ میں ہی ایک کافر کے ہاتھ سے آپؓ کو شہید کروا دیا۔ بہرحال حضرت عمرؓ کی دعا سے پتہ لگ جاتا ہے کہ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کے قرب کی یہی نشانی تھی کہ اپنی جان کو اس کی راہ میں قربان کرنے کا موقع مل سکے لیکن آج قرب کی یہ نشانی سمجھی جاتی ہے کہ خدا بندہ کی جان بچالے۔

سوال عوف بن مالکؓ نے حضرت عمرؓ کے متعلق کیا خواب دیکھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عوف بن مالکؓ نے دیکھا کہ لوگ ایک میدان میں جمع ہیں۔ ان میں سے ایک شخص دوسرے لوگوں سے تین ہاتھ بلند ہے۔ مَیں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا یہ عمر بن خطابؓ ہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ کس وجہ سے باقی لوگوں سے بلند ہیں؟ کہا ان میں تین خوبیاں ہیں، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے، وہ اللہ کی راہ میں شہادت پانے والے ہیں اور وہ خلیفہ ہیں جنہیں خلیفہ بنایا جائے گا۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو، ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17 / ستمبر 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے شروع میں حضور انور نے کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

جواب خطبہ کے شروع میں حضور انور نے سورۃ الحجرات کی آیات 10 اور 11 کی تلاوت فرمائی وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

سوال آج پوری دُنیا میں جو فتنہ و فساد نظر آتا ہے وہ کس وجہ سے ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: طاقتور ممالک کمزور ملکوں کو ناجائز طور پر، امن کے نام پر اپنے ماتحت کرتے ہیں، اپنی شرطوں پر ان کو زندہ رہنے کا حق دیتے ہیں، صرف اس لئے کہ چھوٹے ملکوں کے وسائل سے فائدہ اٹھا سکیں، انکی دولت پر قبضہ کر سکیں۔ آج دنیا میں جو فساد نظر آتا ہے وہ اسی وجہ سے ہے۔ دنیا کی معیشت پر قبضہ کرنے کیلئے یا معاشی فائدے اٹھانے کیلئے یا پیسہ کمانے کیلئے یہ سب فساد ہے۔ یا یہ کہہ لیں کہ دوسرے کی چیز پر نظر رکھنے کی وجہ سے یہ ہے۔ دوسرے کے مال کو اپنا مال بنانے کی ہوس جو ہے اس کی وجہ سے یہ فساد ہے۔

سوال اِن حالات میں ایک احمدی کو، امام مہدی کی جماعت کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں مومنوں کو، زمانے کے امام کے ماننے والوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ جب بھی ایسی صورت ہو تم نے اصلاح کی کوشش کرنی ہے، فریقین میں صلح و صفائی کروانے کی کوشش کرنی ہے۔ چاہے وہ گھریلو لیول پر میاں بیوی کے جھگڑے ہوں، چاہے وہ کاروباری جھگڑے ہوں، چاہے وہ جھوٹی انانیت کے جھگڑے ہوں، چاہے قوموں کے قوموں سے جھگڑے ہوں۔

سوال اگر کوئی فرد جماعت دار القضا کے فیصلہ کو نہ مانے تو

اس کے رشتہ داروں اور باقی احمدیوں کو اس سے کیسا سلوک کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب ایک فیصلہ ہو جاتا ہے تو بعض ان میں سے فیصلہ ماننے سے انکار کرنے لگ جاتے ہیں اور اس وجہ سے جب ان کو کوئی تعزیر ہوتی ہے تو فیصلہ نہ ماننے والوں کے عزیز یا دوست بجائے اسکے کہ ان پر دباؤ ڈالیں کہ برکت اسی میں ہے کہ فیصلہ مان لو، یہ کہنے کی بجائے انکی ناجائز حمایت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اصلاح کیلئے پورے معاشرے کو یہ حکم ہے کہ جب کسی کے خلاف تعزیر ہو تو پورا معاشرہ اس پر دباؤ ڈالے، اس کی اصلاح کی کوشش کرے، نہ کہ ناجائز حمایت۔ فرمایا: اگر معاشرہ صحیح طور پر دباؤ ڈال رہا ہو تو معاشرے کا دباؤ کوئی نہیں سہہ سکتا۔

سوال نہ ماننے والا فریق جب مان جائے اور صلح پر راضی ہو جائے تو پھر معاشرے کا کیا رول ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب اس دباؤ کی وجہ سے دوسرا فریق صلح پر راضی ہو جائے، فیصلہ ماننے پر راضی ہو جائے تو پھر نہ ہی معاشرے کو، لوگوں کو، دوستوں کو، نہ ہی نظام جماعت کو کسی قسم کی اَنا کا مسئلہ بنانا چاہئے بلکہ اُنہیں شرائط پر جو فیصلہ میں طے کی گئی تھیں ان کی تنفیذ ہونی چاہئے۔ اور پھر ہر فریق کو یہ بھول جانا چاہئے کہ کوئی مسئلہ ہوا تھا۔ خاص طور پر جس فریق کو حق ملنا ہے یا جن لوگوں نے تنفیذ کروانی ہے۔ پھر یہ نہیں کہ کچھ عرصے بعد اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کو یاد کروایا جائے کہ تمہارے ساتھ یہ ہوا تھا، تمہاری تعزیر ہوئی تھی، تمہارے ساتھ فلاں ہوا تھا۔

سوال صلح صفائی کی اہمیت پر حضور انور نے کون سی حدیث بیان فرمائی؟

جواب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص کذاب نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان اصلاح کروانے کی غرض سے صرف اچھی بات ان تک پہنچاتا ہے یا کوئی بھلائی کی بات کہتا ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے کس کس عمل کو صدقہ اور نیکی قرار دیا؟

جواب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر اس دن میں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے ہر عضو پر صدقہ ہے۔ اگر تُو دو بندوں کے درمیان عدل کرتا ہے تو یہ صدقہ ہے۔ اگر کسی شخص کو اسکی سواری پر سوار کرنے میں مدد کرتا ہے یا اس کا سامان اس پر لادنے میں مدد کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات بھی صدقہ ہے۔ اور ہر قدم جو تُو نماز پڑھنے کیلئے جاتے ہوئے اٹھاتا ہے صدقہ ہے۔ اور اگر تو رستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹا دیتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر اپنے کس عمل سے جلد تر صلح کی اہمیت پر روشنی ڈالی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا ہو گیا ہے تو آنحضرت ﷺ ساتھیوں کے ساتھ ان کی صلح کروانے کیلئے تشریف لے گئے۔ اس دوران آنحضرت ﷺ کو وہاں دیر ہو گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اس بات کو ترجیح دی کہ کچھ دیر رک جائیں اور فریقین میں صلح صفائی کروا دیں۔ نماز جو با جماعت ہونی تھی وہ بعد میں پڑھ لیں گے۔ لیکن اس وقت مقدم یہی ہے کہ دو مسلمان جو لڑے ہوئے ہیں ان کی صلح صفائی کروائی جائے۔

سوال قطع تعلقی کی برائی کے متعلق حضور انور نے کون سی حدیث بیان فرمائی؟

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ حیرت ہوتی ہے یہ باتیں سن کر کہ قریبی رشتہ دار آپس میں بعض دفعہ مہینوں ایک دوسرے سے بات نہیں کرتے اور جس بات پر لڑائی یا رنجش ہو وہ بالکل معمولی سی بات ہوتی ہے تو ایسے لوگوں کو ہمیشہ آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد سامنے رکھنا چاہئے۔

سوال اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص کون ہے؟

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ جھگڑالو ہو۔ حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کا پسندیدہ بننے کی کوشش کرے۔ آپس کے جھگڑوں اور لڑائیوں اور فسادوں کو ختم کریں۔ مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ ایک طرف تو ایمان لانے کا دعویٰ ہو اور دوسری طرف اپنے بھائی کے گناہ نہ بخشتا ہو، اس کی غلطیاں نہ معاف کر سکتا ہو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صلح صفائی کے ساتھ رہنے کے متعلق جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں ہے۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے“۔

سوال حضور انور نے احمدیوں کو کون سی دُعا پڑھنے کی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وہ کاٹا جائے گا۔ خدا نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی کاٹا جائے۔ پس استغفار کریں اور ہر احمدی کو بہت زیادہ استغفار کرنا چاہئے اور یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ○

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کون سی دو باتیں یاد رکھنے کی نصیحت کی؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جائے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیک بندوں کی کیا علامات بیان فرمائیں؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: خدا کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور اگر کوئی لغو بات کسی سے سنیں جو جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی ایک تمہید ہو تو بزرگانہ طور پر طرح دے کر چلے جاتے ہیں اور ادنیٰ ادنیٰ بات پر لڑنا شروع نہیں کر دیتے۔ اور صلح کاری کے محل شناس کا یہی اصول ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو خیال میں نہ لاویں اور معاف فرماویں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے قیام کی کیا غرض بیان فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

طریقوں سے اِس حدیث کی صحت ثابت ہوگئی اور نیز اس کی پیشگوئی اپنے پورے پیرایہ میں وقوع میں بھی آ گئی تو اَے خدا سے ڈرنے والو! اب مجھے کہنے دو کہ ایسی حدیث سے انکار کرنا جو گیارہ سو برس سے علماء اور خواص اور عوام میں شائع ہو رہی ہے اور امام محمد باقر اس کے راوی ہیں اور تیرہ سو برس سے یعنی ابتدا سے آج تک کسی نے اس کو موضوع قرار نہیں دیا۔ اور نہ دارقطنی نے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا اور قرآن آیت جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ میں اس کا مصدق ہے۔ یعنی اسی گرہن سورج اور چاند کی طرف یہ آیت بھی اشارہ کرتی ہے اور نیز قرآن کے صاف اور صریح لفظوں میں فرماتا ہے کہ کسی پیشگوئی پر جو صاف اور صریح اور فوق العادت طور پر پوری ہوگئی ہو بجز خدا کے رسول کے اور کوئی شخص قادر نہیں ہوسکتا۔ ایسا انکار جو عناداً کیا جائے ہرگز کسی ایماندار کا کام نہیں۔

(تحفہ گولڑویہ رُوحانی خزائن جلد 17 صفحہ 136)

ایک سو روپے کا پُرشوکت انعامی چیلنج

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اوّل یہ عذر ہے کہ بعض راوی اس حدیث کے ثقاۃ میں سے نہیں ہیں اِس کا یہ جواب ہے کہ اگر درحقیقت بعض راوی مرتبہ اعتبار سے گرے ہوئے تھے تو یہ اعتراض دارقطنی پر ہوگا کہ اُس نے ایسی حدیث کو لکھ کر مسلمانوں کو کیوں دھوکا دیا؟ یعنی یہ حدیث اگر قابلِ اعتبار نہیں تھی تو دارقطنی نے اپنی صحیح میں کیوں اس کو درج کیا؟ حالانکہ وہ اِس مرتبہ کا آدمی ہے جو صحیح بخاری پر بھی تعاقب کرتا ہے اور اس کی تنقید میں کسی کو کلام نہیں اور اس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ گزر گیا مگر اب تک کسی عالم نے اس حدیث کو زیر بحث لا کر اس کو موضوع قرار نہیں دیا نہ یہ کہا کہ اِس کے ثبوت کی تائید میں کسی دوسرے طریق سے مدد نہیں ملی بلکہ اس وقت سے جو یہ کتاب ممالک اسلامیہ میں شائع ہوئی تمام علماء وفضلاء متقدمین ومتاخرین میں سے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے۔ بھلا اگر کسی نے اکابر محدثین میں سے اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو اُن میں سے کسی محدّث کا فعل یا قول پیش تو کرو جس نے لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اگر کسی جلیل الشان محدّث کی کتاب سے اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کرسکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ بطور انعام تمہاری نذر کریں گے جس جگہ چاہو امانتاً پہلے جمع کرا لو ورنہ خدا سے ڈرو جو میرے بغض کے لئے صحیح حدیثوں کو جو علمائے ربّانی نے لکھی ہیں موضوع ٹھہراتے ہو حالانکہ امام بخاری نے تو بعض روافض اور خوارج سے بھی روایت لی ہے ان تمام حدیثوں کو کیوں صحیح جانتے ہو؟ غرض ناظرین کے لئے یہ فیصلہ کُھلا کُھلا ہے کہ اگر کوئی شخص اس حدیث کو موضوع قرار دیتا ہے تو وہ اکابر محدثین کی شہادت سے ثبوت پیش کرے۔ ہم حتمی وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس کو ایک سو روپیہ بطور انعام دے دیں گے۔ خواہ یہ روپیہ بھی مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کے پاس اپنی تسلی کے لئے بشرائط مذکورہ بالا جمع کرا لو اور اگر یہ حدیث موضوع نہیں اور افترا کی تہمت سے اس کا دامن پاک ہے تو تقویٰ اور ایمانداری کا یہی تقاضا ہونا چاہئے کہ اس کو قبول کر لو۔ (تحفہ گولڑویہ رُوحانی خزائن جلد 17 صفحہ 133)

میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کیلئے ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اُس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجّال اور کذّاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا...... میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کیلئے جس کی ابھی تکذیب نہیں ہوئی اور جس پر یہ شور تکفیر اور تکذیب اور تفسیق نہیں پڑا اور ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہوگئی ہے کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا تو متعین ہوگیا کہ آنحضرت ﷺ نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی۔ (ایضاً صفحہ 143)

وہ لوگ متقی نہیں جو خدا کا نشان دیکھ کر انکار کر دیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اب نشان مانگنے والے سوچیں کہ کیا یہ خسوف کسوف نشان نہیں ہے۔ کیا خسوف وکسوف ظاہر نہیں کرتا کہ مہدی موعود پیدا ہو گیا اور وہی ہے جس کی تکذیب کی گئی جس کو کافر ٹھہرا گیا **کیونکہ نشان اسی کی تصدیق کے لئے ہوتا ہے جس کو قبول نہ کیا جائے**۔ افسوس ہمارے نادان علماء اور مغرور فقراء نہیں سوچتے کہ آثار اور احادیث میں مہدی موعود کی یہی نشانی تھی کہ پہلے اس کو بڑے زور شور سے کافر ٹھہرایا جائے گا۔ اور پھر اُس کی تصدیق کے لئے آسمان پر رمضان میں خسوف کسوف ہوگا۔ سو نہایت صفائی سے یہ نشانی پوری ہوگئی۔ کیا وہ لوگ اب تک متقی اور پرہیزگار کہلاتے ہیں جو اس قدر کھلا کھلا نشان ظاہر ہونے پر بھی حق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا نہیں ہوتا۔ یہ کیسے ان کے دلوں پر قفل ہیں جنہوں نے ایک ذرہ تصدیق سے کام نہ لیا۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم جلد 11 صفحہ 296)

آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور انعامی چیلنج قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 3 - February - 2022 Issue. 5

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت ابوبکرؓ اپنے کپڑوں میں مٹی اٹھاتے تھے اور آپ نے خندق کھودنے میں باقی صحابہ کے ساتھ مل کر کام کیا تاکہ خندق کی کھدائی کا کام جلد از جلد مکمل ہو جائے

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28؍جنوری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا اور یہی ذکر آج بھی چلے گا۔ غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہفتہ کے دن احد سے واپس تشریف لائے اتوار کی صبح ایک صحابی نے آنحضرت صلی ﷺ کو خبر دی کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف سے آ رہے تھے۔ جب وہ مَلَل مقام میں تھے تو انہوں نے دیکھا کہ قریش نے وہاں پڑاؤ ڈالا ہوا تھا۔ مَلَل مکہ کے راستے میں مدینہ سے اٹھائیس میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے۔ انہوں نے ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں کو سنا کہ وہ مدینے پر حملے کی باتیں کر رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو بلایا اور ان کو اس صحابی کی بات بتائی تو ان دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ دشمن کی طرف چلیں تاکہ وہ ہمارے بچوں پر حملہ آور نہ ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کو بلوایا اور آپ ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ وہ یہ اعلان کریں کہ رسول اللہ تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ دشمن کے لئے نکلو اور ہمارے ساتھ وہی نکلے جو گذشتہ روز احد کی لڑائی میں شامل تھا۔ آنحضور ﷺ نے اپنا جھنڈا منگوایا اور حضرت علی کو دے دیا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکر کو دیا تھا۔ بہر حال مسلمانوں کا یہ قافلہ جب مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر حمراء الاسد پہنچا تو مشرکین کو خوف محسوس ہوا اور وہ مدینہ کی طرف لوٹنے کا ارادہ ترک کر کے واپس مکہ روانہ ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا: غزوہ بنونضیر 4 ہجری میں ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ صحابہ کی ایک مختصر جماعت کے ساتھ بنو نضیر کے ہاں تشریف لے گئے۔ جن میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت علی بھی تھے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے یہودیوں نے سازش رچی کہ اوپر سے ایک بڑا پتھر گرا کر آپ کو مار ڈالا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبردار کر دیا کہ یہودی کیا کرنے والے ہیں۔ آپ فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنے ساتھیوں کو وہیں بیٹھا چھوڑ کر واپس مدینہ تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ پہنچنے کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ کو بنونضیر کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے شہر یعنی مدینہ سے نکل جاؤ۔ تم لوگ اب میرے شہر میں نہیں رہ سکتے اور تم نے جو منصوبہ بنایا تھا وہ غداری تھی۔ آنحضرت ﷺ نے یہود کو دس دن کی مہلت دی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اپنا وطن ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ اس پیغام پر مسلمان جنگ کی تیاری میں لگ گئے۔ جب تمام مسلمان جمع ہو گئے تو آنحضرت ﷺ بنونضیر کے مقابلے کیلئے نکلے۔ جنگی پرچم حضرت علی نے اٹھایا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا اور ان کی مدد کیلئے کوئی بھی نہ آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کی طرف لشکر کشی فرمائی تو عشاء کے وقت رسول کریم ﷺ اپنے دس صحابہ کے ساتھ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ نے اسلامی لشکر کی کمان ایک روایت کے مطابق حضرت علی کے سپرد فرمائی جبکہ دوسری روایت کے مطابق یہ سعادت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی۔ ادھر آنحضرت ﷺ ان کا سختی کے ساتھ محاصرہ کئے رہے اور بالآخر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور جلاوطن ہونا منظور کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی اجازت سے غزوہ بنونضیر سے حاصل ہونے والا سارا مال مہاجرین میں تقسیم کر دیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا اے انصار کی جماعت اللہ تمہیں جزائے خیر عطا کرے۔

غزوہ بدر الموعد۔ 4 ہجری کا واقعہ ہے۔ اس غزوہ کا سبب یہ ہے کہ ابوسفیان بن حرب جب غزوہ احد سے واپس آنے لگا تو اس نے باآواز بلند کہا کہ آئندہ سال ہماری اور تمہاری ملاقات بدر الصفرا کے مقام پر ہوگی اور ہم وہاں جنگ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروق کو فرمایا اسے کہو ہاں انشاء اللہ۔ جب وعدے کا وقت قریب آنے لگا تو ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم نے قوم کے ساتھ وعدہ کیا تھا اور ہم اسکی خلاف ورزی پسند نہیں کرتے۔ آپ ﷺ وعدہ کے مطابق تشریف لے چلیں۔ یہ جذبات سن کر آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔ آپ ﷺ مسلمانوں کے ہمراہ بدر کی جانب روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ پندرہ سو مسلمان تھے۔ آپ نے وہاں پہنچ کر آٹھ روز قیام فرمایا۔ ابوسفیان اس قدر مرعوب تھا کہ مقابلے کیلئے نہیں نکلا۔ مسلمانوں نے بدر کے مقام پر لگنے والے میلے میں خرید و فروخت کی اور تجارت میں کافی نفع کمایا اور آٹھ روز قیام کرنے کے بعد واپس مدینہ آ گئے۔

غزوہ بنو مصطلق شعبان پانچ ہجری میں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف سات سو اصحاب کے ساتھ پیش قدمی فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے مہاجرین کا جھنڈا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمایا۔

غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر حضرت عائشہ بنت حضرت ابوبکر پر منافقین کی طرف سے تہمت لگائی گئی۔ یہ واقعہ تاریخ میں واقعہ افک کے نام سے معروف ہے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ غزوہ سے واپسی پر مدینہ پہنچنے کے بعد مَیں ایک ماہ بیمار رہی اور لوگ افک لگانے والوں کی باتوں میں لگے رہے اور میری بیماری میں یہ بات مجھے بے چین کرتی کہ میں نبی ﷺ سے وہ مہربانی نہ دیکھتی جو میں آپ سے دیکھتی تھی۔ مجھے اس واقعہ کا یعنی واقعہ افک کا کچھ بھی علم نہ تھا۔ ایک دن اُمّ مسطح نے مجھے افک والوں کی بات بتائی۔ اس پر میری بیماری مزید بڑھ گئی پھر جب میں اپنے گھر واپس آئی رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے سلام کیا اور آپ نے فرمایا تم کیسی ہو؟ میں نے عرض کیا مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آئی تو میں نے اپنی والدہ سے کہا لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے میری بیٹی اس معاملہ میں اپنی جان پر بوجھ نہ ڈالو۔ اللہ کی قسم کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کبھی کسی آدمی کے پاس کوئی خوبصورت عورت ہو جس سے وہ محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں ہوں اور پھر اس کے خلاف باتیں نہ کریں۔ میں نے کہا سبحان اللہ لوگ ایسی بات کا چرچا کر رہے ہیں؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ مَیں سارا دن روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی۔ میرے ماں باپ میرے پاس آئے میں دو راتیں اور ایک دن روئی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ یوں رونا میرے جگر کو پھاڑ ڈالے گا۔ ہم اس حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا اے عائشہ مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے۔ اگر تم بری ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہاری بریت فرمائے گا اور اگر تم سے کوئی لغزش ہو گئی ہو تو اللہ سے مغفرت مانگو اور اس کے حضور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ بھی اس پر رجوع برحمت ہوتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات ختم کر چکے میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ مجھے ان کا ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہوا اور میں نے اپنے باپ یعنی حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو میری طرف سے جواب دیں انہوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔ پھر میں نے اپنی ماں سے کہا آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں جو آپ نے فرمایا ہے انہوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتی میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ مَیں نے کہا بخدا مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ جو لوگ باتیں کر رہے ہیں آپ لوگوں نے اسے درست سمجھ لیا ہے اور اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ میں بری ہوں تو آپ لوگ مجھے اس میں سچا نہیں سمجھیں گے اور اگر میں آپ کے پاس کسی بات کا اقرار کر لوں تو آپ لوگ مجھے سچا سمجھ لیں گے۔ اللہ کی قسم میں اپنی اور آپ لوگوں کی مثال نہیں پاتی سوائے یوسف کے باپ کے کہ جب انہوں نے کہا تھا۔ فَصَبۡرٌ جَمِیۡلٌ ؕ وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ اور اچھی طرح صبر کرنا ہی میرے لئے مناسب ہے اور جو بات تم بیان کرتے ہو اس کے تدارک کیلئے اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے اور اس سے مدد مانگی جائے گی۔ پھر میں نے اپنے بستر پر رخ بدل لیا اور میں امید کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری بریت ظاہر کرے گا لیکن بخدا مجھے گمان نہ تھا کہ وہ میرے متعلق وحی نازل کرے گا۔ اللہ کی قسم آپؐ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے الگ نہیں ہوئے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا یہاں تک کہ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب وحی کی کیفیت جاتی رہی تو آپ تبسم فرما رہے تھے اور پہلی بات جو آپ نے کی وہ آپ کا مجھ سے یہ فرمانا تھا کہ اے عائشہ اللہ کی تعریف بیان کرو کیونکہ اللہ نے تمہاری بریت ظاہر کر دی ہے اور میری ماں نے مجھ سے کہا اٹھو رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم میں آپ کے پاس نہیں جاؤں گی اور اللہ کے سوا کسی کی حمد نہیں کروں گی۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کی برأت ظاہر فرما دی تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ اللہ کی قسم میں مسطح کو کبھی خرچ نہیں دوں گا بعد اسکے جو اس نے حضرت عائشہ کے بارے میں کہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَالسَّعَۃِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَالۡمُہٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۪ۖ وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ اور تم میں سے صاحب فضیلت اور صاحب توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگذر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کیوں نہیں، اللہ کی قسم میں ضرور پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھے بخش دے تو انہوں نے مسطح کو دوبارہ دینا شروع کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا اب ذکر ہے غزوہ احزاب کا جو شوال پانچ ہجری میں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے تین ہزار مسلمانوں کے ساتھ مل کر خندق کھودنی شروع کی۔ کل چھ ایام میں یہ خندق کھودی گئی۔ اس خندق کی لمبائی تقریباً ساڑھے تین میل تھی۔ خندق کھودنے کے دوران حضرت ابوبکر نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے۔ حضرت ابوبکرؓ اپنے کپڑوں میں مٹی اٹھاتے تھے اور آپ نے خندق کھودنے میں بھی باقی صحابہ کے ساتھ مل کر کام کیا تاکہ خندق کی کھدائی کا کام جلد مکمل ہو جائے۔ قریش اور اسکے حامیوں کے دس ہزار کے لشکر نے مدینہ کے مسلمانوں کا جب محاصرہ کر لیا تو اس محاصرہ کے زمانہ میں حضرت ابوبکر مسلمانوں کے لشکر کے ایک حصہ کی قیادت کر رہے تھے۔ بعد میں اس جگہ جہاں حضرت ابوبکر نے قیادت فرمائی ایک مسجد بنا دی گئی جسے مسجد صدیق کہا جاتا تھا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مختار احمد گوندل صاحب، مکرم میر عبد الوحید صاحب اور مکرم سید وقار احمد صاحب آف امریکہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad